

میرے مولا

حالات زندگی امام زمانہ

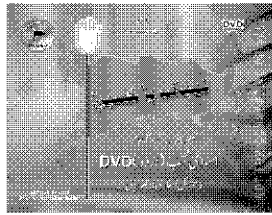


ادارہ اچھا تراشِ اسلامی کراچی پاکستان

اسٹاکسٹ: احمد بک سلیزر ۱۸/۲۰ فیڈرل بنی ایریا کراچی پاکستان

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔



منجانب۔

سبیل سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان



۷۸۶

۹۲-۱۱۰

یا صاحب الزماں اور کئی

DVD
Version

لبیک یا حسینؑ

نذر عباس
خصوصی تعاون: رضوان رضوی

اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری -

SABIL-E-SAKINA

Unit#8,

Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.

www.sabelesakina.page.fl

sabelesakina@gmail.com

Presented by www.ziaraat.com

www.ziaraat.com

NOT FOR COMMERCIAL

میرے مولاؐ

حالات حضرت امام زمانہ

۷

تالیف

سہیل بخاری

ناشر

ادارہ احیاء تراثِ اسلامی کراچی، پاکستان
احمد بک سیلز 718/20 فیڈرل بی ایریا انچولی کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب میرے مولا

تالیف سہیل مخاری

سال اشاعت 2000ء

اشاعت اول ایک ہزار

قیمت

ناشر

ادارہ احیاء تراشِ اسلامی کراچی، پاکستان
احمد بک سیرز 718/20 فیڈرل ٹی ایریا انچولی کراچی



وعاء ظہور امام زمانہ علیہ السلام

اللَّهُمَّ كُنْ لِعَلِيِّكَ الْحُجَّةِ ابْنِ

اسے اپنے دل عجت ابن

الْحَسَنِ صَلِّوْا تَعَلُّكَ عَلَيْهِ

حسن مکی جو نبی اس پر

وَعَلَى آبَائِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ

اور اس کے آباءے ظاہرین پر اس وقت اور

وَفِي كُلِّ سَاعَةٍ وَوَلِيًّا وَحَافِظًا

ہر گور جنہیں ہوں گے بے تو تم کبھی ان کا فہم

وَقَائِدًا وَنَاصِرًا وَدَيِّمًا وَ

معاونہ مددگار راہنما اور اس وقت تک نگران

عَيْنًا حَتَّى تَسْكُنَهُ أَرْضَكَ طَوْعًا

کہ جب تو اسے اپنے گروہ ارضی پر اہل ان کے سامنے

وَتَتَّبِعُهُ فِيهَا طَوْعًا

حکومت سے نوازے اور ایک طویل عمر تک اسے چھوٹے

خذر نظر

میں اپنی اس معمولی سی کاوش کو
عصر عاشور جلنے والے شیوں سے خاک شفا کا کفن پہننے والی مخدرات
عصمت کے اجسام مطاہر سے پہنے والے بے گناہ خون کی نذر کرتا ہوں وہ خون
مقدس جو خاک شفا بن کر کائنات کی جبینوں سے سجدوں کا خراج لے رہا ہے۔
اے مستقم آل محمدؐ کو بلا سے کوفہ و شام تک بازاروں درباروں میں پہنے والے
اس طاہر خون کا بدلہ چکانے کے لئے ظہور میں تعجیل فرما۔
اے زمانے کے وارث! میری اس سعی کو اپنے دربار میں اس انداز میں
قبول فرما کہ جب تیرا ظہور پُر نور ہو تو تیرا سامنا کرتے وقت مجھے نہ امت نہ ہو۔

باردب کشش و در امام مظلومؑ

سہیلے بخاری

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۴۸	آپ کو قائم کیوں کہا جاتا ہے	۲۲	۱۷	جب مولاً آئے
۴۹	ملاکہ آپ کے جسد مبارک سے مس ہوتے رہے	۲۳	۱۸	نوح مبارک پر امام مہدی کا تذکرہ
۵۱	زمانہ غیبت میں مہر کرنے والوں کی منزلت	۲۴	۲۲	حالی ولادت بردایت حضرت حکیمہؑ
۵۲	لوگ آپ کی ولادت سے انکار کریں گے	۲۵	۲۶	ولادت کے تیسرے دن احباب کو زیارت
۵۳	حضرت امام زمانہؑ اور شیخہ	۲۶	۲۷	ولادت پر ماہر نجوم کی رائے
۵۴	امام قائمؑ کو سلام کرنے کا طریقہ	۲۷	۲۸	امام زمانہؑ نے اپنے والد گرامی کی نماز جنازہ پڑھائی
۵۴	زمانہ غیبت میں لوگوں کا حال	۲۸	۳۱	جناب زین جنت کی گرفتاری
۵۵	امام زمانہؑ عام عقل و سمجھ سے بالاتر ہیں	۲۹	۳۲	امام زمانہؑ کی گرفتاری کے لئے فوج کی آمد
۵۶	غیبت امام زمانہؑ میں شیعوں کا حال	۳۰	۳۳	امیر شکر اندھا ہو گیا
۵۶	شیخہ امام مہدیؑ کی زیارت کو ترسیں گے	۳۱	۳۴	امام حسن عسکریؑ کے گھر کا محاصرہ
۵۷	حضرت امام عسکریؑ کے بعد شیعوں کا حال	۳۲	۳۵	جانے قیام امام زمانہؑ
۵۸	عرصہ غیبت طویل ہو گا	۳۳	۳۵	حضرت امام زمانہؑ کی ولاد ازواج
۵۸	زمانہ غیبت میں شیعوں کا فریضہ	۳۴	۳۶	امام زمانہؑ کی ولادت کو پوشیدہ رکھا جائے گا
۵۹	ایک دوڑ سے بیزاری کا اظہار کرو گے	۳۵	۳۴	جب تک امامؑ خود نہ چاہیں نہیں کوئی نہیں دیکھ سکتا
۵۹	غیبت میں شیعوں کی حالت	۳۶	۳۵	آپ آئمہؑ میں سب سے کم سن ہوں گے
۶۰	دشمنانِ خدا کے لئے غیبت غضبِ الہی کی شان	۳۷	۳۵	زمین حجت خدا سے کبھی خالی نہ ہوگی
۶۱	شیخہ چراہ گاہ تلاش کریں گے	۳۸	۳۶	لوگ صاحب الامرؑ کی ولادت کا انکار کریں گے
۶۲	امام قائمؑ کی مثال آفتاب جیسی ہوگی	۳۹	۳۶	ولادت کی تبیین
۶۳	موت امامؑ کے بغیر جاہلیت کی موت	۴۰	۴۷	آپ کے بازو پر قرآن کی تحریر
۶۳	دعائے فریق پڑھنے والے نجات پائیں گے	۴۱	۴۷	حضرت امام مہدیؑ کا عقیدہ
۶۴	اچھے عقیدے پر قائم رہنا	۴۲	۴۸	لاشِ اذن کلام ہوتا

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	پر شمار
۹۹	دور غیبت میں حضرت خضر علیہ السلام زمانہ کی ملاقات	۶۸	غیبت کی وجہ سے کئی قومیں مرتد ہو جائیں گی	۴۳
۱۰۱	مدت غیبت صغریٰ	۶۹	فقہا بہترین ہوں گے شریک ہوں گے	۴۴
۱۰۲	اما زمانہ کی صحت امامت پر دلیل	۷۰	علماء چرووں کی طرح قتل ہوں گے	۴۵
۱۰۳	امام قائمؑ کی غیبت کا عہد کیا جا چکا تھا	۷۱	جب مسلمان علماء سے نفرت کرنے لگیں	۴۶
۱۰۵	غیبت حکم خداوندی ہے	۷۲	بعض لوگ بعض پر لعنت کریں گے	۴۷
۱۰۶	غیبت میں ایمان رکھنے والا اثرش نصیب	۷۳	بعض لوگ بعض کو کذاب کہیں گے	۴۸
۱۰۷	غیبت امام مہدیؑ اللہ کا راز ہے	۷۴	شیعوں کا آپس میں اختلاف	۴۹
۱۰۸	ہم اہل بیتؑ کی مثال ستاروں جیسی سے	۷۵	شیعہ ایسے اختلاف کریں گے	۵۰
۱۰۸	مدت غیبت صغریٰ	۷۶	قرآن کے مخالف روایت رد کردو	۵۱
۱۰۹	غیبت کبریٰ ۲۶۰ ہجری سے ہوگی	۷۷	دور غیبت میں مرتد پر قائم رہنے والوں کی فضیلت	۵۲
۱۱۰	غیبت امامؑ کا انکار نہ کرنا	۷۸	شیعہ آزمائے جائیں گے	۵۳
۱۱۰	عرصہ غیبت طویل ہوگا	۷۹	خواتین کی صورت حال	۵۴
۱۱۱	غیبت کی مدت طویل ہوگی	۸۰	خواتین برہنہ لباس میں ہوں گی	۵۵
۱۱۳	امامت کے جھوٹے دعویدار	۸۱	حضرت امامؑ زمانہ اور نوابِ اربعہ	۵۶
۱۱۴	شیخ شریفی	۸۲	امام زمانہؑ کے نظارہ امامت	۵۷
۱۱۵	محمد بن نصیر نمیری	۸۳	عثمان بن سعید	۵۸
۱۱۶	احمد بن ہلال کرخی	۸۴	محمد بن عثمان بن سعید	۵۹
۱۱۷	ابو طاہر محمد بن علی بن ہلال	۸۵	جناب حسین بن روحؑ نو بختی	۶۰
۱۱۹	حسین بن منصور علاج	۸۶	جناب ابی اکسن علی بن محمد سمری	۶۱
۱۲۰	ابو جعفر بن ابی عزرا قر	۸۷	امام مہدیؑ کی زیارت کرنے والے	۶۲
۱۲۰	ابو دلف مجنون کا حال	۸۸	چالیس افراد نے زیارت کی	۶۳
۱۲۸	حضرت امامؑ زمانہ اور معجزات	۸۹	محمد بن القلانسی کا بیان	۶۴
۱۲۹	آسمان سے نرا آئے گی	۹۰	خادم فارسی نے زیارت کی	۶۵
۲۹	امام مہدیؑ آبادیوں سے دور رہیں گے	۹۱	کافل نے زیارت کی	۶۶
۳۰	اس سال حج پر نہ جانا	۹۲	سفر اردناشین و حاضرین کے حالات	۶۷

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۲۴۲	کیا سوال کریں - ۹	۲۱۸	۲۳۱	امام زمانہؑ کے فراق میں گریہ کریں	۱۹۳
۲۴۳	ظہور کا وقت متعین کرنیوالوں کو بھٹلا دو	۲۱۹	۲۳۲	امام زمانہؑ کا حکم واجب ہے	۱۹۴
۲۴۳	امام زمانہؑ سے ملاقات کی دعائیں	۲۲۰	۲۳۳	امام زمانہؑ کے نام پر مال خرچ کریں	۱۹۵
۲۴۳	اسلم اور سواری پر وقت تیار رکھیں	۲۲۱	۲۳۳	امام زمانہؑ کا صدقہ دیں	۱۹۶
۲۴۴	تعمیل ظہور کے لئے دعائے مذہبے	۲۲۲	۲۳۴	ہر حال میں نصرت کے لئے تیار رہیں	۱۹۷
۲۴۶	حضرت امام زمانہؑ اور علامات ظہور	۲۲۳	۲۳۴	یہ دعائیں مانگی جائے	۱۹۸
۲۴۷	ایک عظیم مہستی کا پوری دنیا کو انتظار	۲۲۴	۲۳۴	آپ کے نام کی قربانی کریں	۱۹۹
۲۴۸	زرتشتوں کی کتاب "زند"	۲۲۵	۲۳۵	آپ کے اصل نام نہ لیا جائے	۲۰۰
۲۴۸	ہندوؤں کی کتاب "دشتو ویک"	۲۲۶	۲۳۵	امام زمانہؑ کا نام سنتے ہی کھڑے ہو جائیں	۲۰۱
۲۴۹	برعینوں کی دو تک نامی کتاب	۲۲۷	۲۳۵	امام زمانہؑ کے لئے جنگی آلات مہیا کریں	۲۰۲
۲۴۹	ہندوؤں کی کتاب پانچکلی	۲۲۸	۲۳۶	مشکلات میں امام زمانہؑ کو وسیلہ قرار دیں	۲۰۳
۲۵۰	توریت اور اس کے ملحقات	۲۲۹	۲۳۶	خدا سے سوال کے وقت امام زمانہؑ کی قسم	۲۰۴
۲۵۱	عہد جدید میں انجیل اور اس کے ملحقات	۲۳۰	۲۳۷	کافروں کے پروپیگنڈے سے متاثر نہ ہوں	۲۰۵
۲۵۱	انجیل لوقا	۲۳۱	۲۳۷	ثابت قدم رکھیں	۲۰۶
۲۵۲	چینیوں اور مصریوں کا عقیدہ	۲۳۲	۲۳۸	امام زمانہؑ کے فضائل بیان کریں	۲۰۷
۲۵۳	علامات ظہور مہدیؑ کی قسمیں	۲۳۳	۲۳۸	جہاں مبارک کی زیارت کا اشتیاق رکھیں	۲۰۸
۲۵۳	ظہور امام مہدیؑ کے رونے کے قریب کی علامات	۲۳۴	۲۳۸	گھروالوں کو جنم کی آگ سے بچائیں	۲۰۹
۲۵۴	رسول پاکؐ کا خطبہ بلئے آخری زمانہ	۲۳۵	۲۳۹	دشمنوں کی اذیت سے بھراؤں نہیں	۲۱۰
۲۵۷	حضرت امیر المومنینؑ کا خطبہ بلئے آخری زمانہ	۲۳۶	۲۳۹	زیارت امام زمانہؑ پڑھنا چاہیے	۲۱۱
۲۶۱	امام باقرؑ کی علامات ظہور مہدیؑ بیان کرنا	۲۳۷	۲۳۹	آپ کی سلامتی کے لئے دعائیں مانگیں	۲۱۲
۲۶۳	ظہور کے وقت کا تعین کرنا (مسئلہ توقیت)	۲۳۸	۲۴۰	دعاؤں کے بہت فائدے ہیں	۲۱۳
۲۶۵	ظہور اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہوگا	۲۳۹	۲۴۱	شیعوں کے دل کو مضبوط کرے	۲۱۴
۲۶۵	ظہور کا وقت بتلنے والے کا ذیہ ہیں	۲۴۰	۲۴۱	امام کی خدمت کریں	۲۱۵
۲۶۶	ہم نے وقت ظہور بتایا نہ بتائیں گے	۲۴۱	۲۴۱	امام زمانہؑ کو دوست رکھیں	۲۱۶
۲۶۶	مخارج پر امام زمانہؑ کا تذکرہ	۲۴۲	۲۴۲	امام مہدیؑ کے دشمنوں پر لعنت کریں	۲۱۷

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
۶۹	خواصان والا کوثر و ملتان پر قبضہ کرے گا	۲۶۲	۲۶۸	امام قاسم کو حجت آل محمد کے لقب سے یاد کرو
۷۰	عراق میں نسل نبیؐ کے بچے کا قتل	۲۶۳	۲۶۹	یورپ تباہ ہوگا
۸۱	امیرالمومنینؑ کا خطبہ لولوة	۲۶۴	۲۷۰	افریقہ کے بارے میں علامات
۸۲	مسجد برائے کے رہنے کے بارے میں امیرؑ کی گفتگو	۲۶۵	۲۷۰	قرب ظہور مہدیؑ زمین کی حالت
۸۵	مسجد کوثر کی دیوار کا گرتا	۲۶۶	۲۷۱	چین فنا ہو جائے گا
۸۵	یوم عرب پر حادثہ	۲۶۷	۲۷۱	روس کا شکر سرنگوں ہوگا
۸۶	حجاز میں آگ اور برف میں پانی آجائے	۲۶۸	۲۷۲	آذربائیجان سے مدد آئے گی
۸۶	بغداد پر تانہ کاری حکومت کرنے لگیں	۲۶۹	۲۷۳	مشرق سے ایک شخص کا فروج
۸۶	قبر کیس کے اطراف میں باغات ہوں گے	۲۷۰	۲۷۴	مشرق کی آگ کے وقت فروج یقینی سے
۸۷	شام میں پرچم شامل ہوں گے	۲۷۱	۲۷۴	مشرق کی تسانی دنیا کے سب لوگ دیکھیں گے
۸۷	قیس اور خراسان کے پرچم	۲۷۲	۲۷۵	اہل عراق پر آرام مفقود ہو جائے گا
۸۸	شام میں تین بھندے خروج کریں گے	۲۷۳	۲۷۵	جب شیبہ ابن صالح کی بیعت کی جائے
۸۸	سفیانی کے قبضے کے بعد	۲۷۴	۲۷۶	تہران بغداد دھنس جائے گا
۸۸	شام کی بستی دھنس جائے گی	۲۷۵	۲۷۶	عجم کے گروہوں میں اختلاف
۸۹	پانچ دریاؤں پر کفار کا قبضہ	۲۷۶	۲۷۷	آئندہ کی قبروں کو خراب کریں گے
۸۹	ہبوط آدم سے لیکر اب تک گرہن	۲۷۷	۲۷۷	خراسان سے پریشانی دہر سہنے کی امید
۹۰	ایک ماہ میں سورج اور چاند گرہن ہوگا	۲۷۸	۲۷۷	تم علم و فضل کا معدن ہوگا
۹۰	جمادی الثانیہ درجہ میں تواتر بارش ہوگی	۲۷۹	۲۷۸	قروین سے خروج
۹۱	ماہ صفر سے ماہ صفر تک جنگ	۲۸۰	۲۷۸	قروین سے زندیق کا خروج
۹۲	حضرت امام مہدیؑ کے بارے میں تعدد احادیث	۲۸۱		



عرض ناشر

طبع اول

حضرت امام مہدی علیہ السلام کا اسم مبارک انسانیت کے زخموں پر مرہم کا نام ہے۔ آپ کی ذات مقدس انسانیت کے تھکے ہوئے اعصاب کی تسکین اور مظلوموں کے لئے سکون کا ذریعہ ہے۔ اپنے زمانے کے امام کی معرفت حاصل کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔ یہ کتاب اسی مقصد کو مد نظر رکھ کر لکھی گئی ہے۔ اس کتاب کے مطالعے سے معلوم ہو گا کہ امام وقت کون ہیں کب اس دنیا میں تشریف لائے آپ کی امامت کا دور کب شروع ہوا آپ کی غیبت صغریٰ کیا تھی۔ اور نابینوں کے ذریعے مومنین سے آپ کا رابطہ کیسے تھا اور کس انداز سے آپ مومنین کی حاجت روائی کرتے تھے۔ اور مسائل کا حل بیان فرماتے تھے۔ غیبت صغریٰ کتنے عرصے پر محیط تھی اور اس کے بعد کن حالات میں غیبت کبریٰ واقع ہوئی اور کب ظہور ہو گا۔ مصنف نے اس کتاب میں چند معجزات اور واقعات کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ چند ایسے مسائل کے جوابات بھی بتائے گئے ہیں جن سے واقف ہونا لازم ہے۔

سہیل بخاری کی یہ کاوش ہم اس امید کے ساتھ مومنین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ کہ خصوصاً شیعہ ایمان جہاں اپنے زمانے کے امام کے حالات سے آگاہ ہو سکیں۔ اور اپنے آپ کو صحیح انتظار کرنے والوں کی صف میں شمار کریں۔

شہنشاہ جعفری

حضرت کی ملازمت حاصل کرنے کے لیے صلوات

تفعمی نے بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ
السلام سے روایت کی ہے کہ: جو شخص بعد نماز صبح و ظہر
حسب ذیل صلوات مسلسل پڑھتا رہے تو اس کو موت سے
قبل حضرت امام عصر کی ملازمت کا شرف حاصل ہوگا
(صلوات یہ ہے)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَهُم

دُعَا عِبْرَائِي حَشْرًا بِالْإِمَامِ عَصْرًا

يَا نُورَ النُّورِ يَا مُدَبِّرَ الْأُمُورِ يَا بَاعِثَ مَنْ فِي
الْقُبُورِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ
لِي وَوَالِدَتِي مِنَ الضِّيْقِ وَمِنْ أَلْهِمِ مَخْرَجًا وَ
أَوْسَعَ لَنَا الْمَنْهَجَ وَأَطْلِقْ مِنْ عِنْدِكَ مَا يُفْرَجُ
وَأَفْعَلْ بِنَا مَا أَنْتَ أَهْلُهُ يَا كَرِيمُ

☆ حرف آغاز ☆

اس وقت پوری دنیا میں ایک ایسی عظیم شخصیت کی آمد کے تذکرے ہو رہے ہیں جو دنیا کو نعم سے نجات دلائے گی اور ہر طرف امن ہی امن ہو جائے گا۔ دنیا کے تقریباً تمام مذاہب میں آخری زمانے میں کسی عظیم شخصیت کے ظہور کے بارے میں پیش گوئیاں کی گئیں ہیں مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کا یہ ایمان ہے کہ آخری زمانے میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔ اس طرح نصرانیوں کا عقیدہ ہے کہ آخری زمانے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں وارد ہوں گے جبکہ شیعہ اثنا عشری مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اُن کے امام 255 ہجری میں اس جہاں میں ظہور پذیر ہوئے اور آپ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے فرزند ہیں۔ 260 ہجری میں آپ کی غیبت صغریٰ ہوئی اور پھر غیب کبریٰ کے بعد آپ آخری زمانے میں عجم خدا ظہور فرمائیں گے۔

مومنین کرام۔ یہ ایک ایسا موضوع ہے جس پر جید علماء نے کئی ضخیم کتابیں لکھیں اور تاحال مزید معلومات یکجا کرنے پر لگے ہوئے ہیں۔ میں نے اس کتاب میں حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی ولادت باسعادت سے لے کر غیبت صغریٰ تک کے حالات، چند معجزات، چند مسائل اور آپ کے تابعین کے ادوار کے واقعات تحریر کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس سے قبل حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے ہی حوالے سے ایک کتاب ”جب مولا آئیں گے“ تحریر کی تھی خدا کا شکر ہے کہ بھٹیل پنشن پاک علیم السلام اور صدقہ آئمہ طاہرین علیم السلام اس کتاب نے شہرہ آفاق پزیرائی حاصل کی۔ کئی ممالک کے علماء و مومنین نے

اس کو بے حد پسند کیا۔ اس کے بعد ایک دوسری کتاب ”عزاداری سید الشہداء
 معصومین کی نظر میں“ بھی تحریر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ جس
 میں عزاداری کے خلاف کی جانے والی سازشوں سے مومنین کو آگاہ کیا
 گیا ہے۔ اور معصومین علیہم السلام نے کس انداز سے عزاداری کی۔ اس سے آگاہ
 کرنے کی سعی کی گئی۔ بحر حال دنیا کے مظلوم عوام ہر وقت ایک مسیحا کی آمد کے
 منتظر ہیں۔ اس وقت دنیا کے مختلف حصوں میں مسلمان شدید مصائب کا
 شکار ہیں۔ شیطانی طاقتیں ہر طرف مسلمانوں کے خلاف برسرِ پیکار ہیں۔ یہود و
 نصاریٰ مختلف بہرِ روپ دھار کر مسلمانوں کا شیرازہ بچھرنے کے لئے سازشوں
 میں مصروف ہیں کہیں تو صہیونی طاقتیں براہِ راست اپنے شیطانی منصوبے پر
 عمل پیرا ہیں اور کہیں مسلمانوں کے روپ میں اُن کے ایجنٹ کام کر رہے ہیں
 مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر صہیونی طاقتیں اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل میں
 مصروف ہیں۔ عام آدمی تو یہودیوں اور نصرانیوں کے ایجنٹوں کو پہچان بھی نہیں
 سکتے۔ بحر حال یہود و نصاریٰ جتنی سازشیں کر لیں۔ وہ اپنے ناپاک عزائم میں
 کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔

حدیث مبارکہ ہے ”مکہ جو شخص اپنے زمانے کے امام کی معرفت کے
 بغیر مر گیا وہ جاہلیت کی موت مرا۔ اس لئے ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اپنے
 زمانے کے امام کی معرفت حاصل کرے۔ شیعیان جہاں وہ خوش قسمت
 ترین لوگ ہیں جن کے امام اس کرۂ ارض پر موجود ہیں۔ اس لئے ہر شیعہ
 مسلمان کا یہ فرض ہے کہ اس کو اپنے امام کے بارے میں معلومات حاصل
 ہوں۔

اس کتاب میں میں نے امام وقت کا تذکرہ کیا ہے جس کے انتظار میں نہ صرف خداوند تعالیٰ بلکہ ہر مذہب و ملت کا فرد ہے۔ حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کے بعد ہی وہ خدائی وعدہ پورا ہو گا جس کے تحت دنیا امن کا گوارہ بن جائے گی۔ ظالموں سے مظلوموں کا حق دلا کر کائنات میں ایک عظیم انقلاب برپا کر دیا جائے گا۔ اہل فسق و فجور صفحہ ہستی سے مٹا دیئے جائیں گے۔ لادینیت کی جڑیں اکھاڑ پھینکی جائیں گی۔

حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور پر نور سے دل قاطعہ کو سکون نصیب ہو گا۔ آپ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا اور معصومین عظیم السلام کے قاتلوں سے بدلہ لیں گے۔ اور وہی لوگ امام کے لشکر میں شامل ہوں گے جو صحیح معنوں میں معصومین کے احکامات پر عمل کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو امام زمانہ علیہ السلام کے صحیح انتظار کرنے والا بنا دے۔ اور ہمیں عزاداری سید الشہداء علیہ السلام کی بھی معرفت عطا کرے تاکہ مولا آئیں تو کربلا میں جو ماتمی حلقہ لگے اُس میں ہم سب شامل ہوں۔ آمین۔

میں ساری سنگتوں کو خود ہی بلاؤں گا
جب کربلا میں ماتمی حلقہ لگاؤں گا

سہیل بخاری

جِبِّ مَوْلَا آقَة

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَعَلَى آلِهِ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

ہر سوینیدیت کی کدورت ہے ان دنوں
مولا آقہ، تیری شدید ضرورت ہے ان دنوں

لوح مبارک پر امام مہدیؑ کا تذکرہ

جو رسولؐ نے فاطمہ زہراؑ کو دی

ابو بصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ

آپؐ نے ارشاد فرمایا :-

کہ میرے والد ماجد نے جابر ابن عبد اللہ انصاریؓ سے فرمایا۔ اے جابرؓ۔ مجھے تم سے ایک کام ہے جب تم فرصت سے ہو تو مجھ سے ملنا۔ جابرؓ نے کہا۔ مولاً جس وقت فرمائیں میں حاضر ہو جاؤں گا پھر ایک مرتبہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جابرؓ ابن عبد اللہ انصاریؓ کو تہنائی میں طلب کیا اور فرمایا۔ اے جابرؓ۔ اُس لوح کے بارے میں بتاؤ۔ جو تم نے میری جدہ فاطمہؑ بنت رسول اللہؐ کے ہاتھوں میں دیکھی تھی اور اس لوح میں جو پتھر تھا اسی کے بارے میں تمہیں بتایا تھا۔ جابرؓ نے کہا کہ میں اللہ کی گواہی دیتا ہوں کہ میں رسول اللہؐ کی زندگی میں آپؐ کی جدہ فاطمہ زہراؑ سے اسلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی ولادت کی مبارک باد دے سکوں۔ میں نے بی بی کے ہاتھوں میں ایک سبز لوح دیکھی مجھے گمان ہوا کہ یہ زمرہ دی ہے اور اس کی کتابت ایسی نورانی تھی جیسے سورج کا نور سا طبع ہو۔ میں نے عرض کیا۔ اے بنت رسول اللہؐ آپؐ پر میرے ماں باپ نثار۔ یہ کیسی لوح ہے آپؐ نے فرمایا۔ یہ لوح اللہ نے رسولؐ پاک کو بھیجی ہے اس میں میرے والد کا نام علیؑ کا نام، میرے دونوں فرزندوں کا نام اور ان کے بعد کے ہونے والے اوصیاء کا

نام ہے۔ پھر یہ میرے والد نے مجھے عطا فرمائی ہے تاکہ اس طرح میں خوش ہو جاؤں۔

جامر کہتے ہیں کہ میں نے آپ کی جدہ سلام اللہ علیہا سے وہ لوح لے کر پڑھی اور اس کو نقل کر لیا۔ میرے والد (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) نے جامر سے کہا۔ اے جامر۔ کیا وہ لوح تم مجھے دکھاؤ گے؟ جامر نے عرض کیا۔ ضرور پس میرے والد جامر کے ساتھ ان کے گھر گئے اور جامر پتلی کھال پر لکھا ہوا ایک صحیفہ نکال کر لائے۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے جامر۔ تم اپنی کتاب پر نظر رکھو اور میں تمہیں بیان کرتا ہوں جو اس میں لکھا ہے۔ پس جامر نسخہ دیکھتے اور آپ بیان کرتے جاتے اور خدا کی قسم امام محمد باقر علیہ السلام نے جو فرمایا۔ وہ ایک حرف بھی غلط نہ تھا۔ جامر نے عرض کیا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ جو آپ نے فرمایا ایسا ہی اس لوح میں لکھا ہے۔

اس لوح کی عبارت یہ تھی :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ کتاب اللہ عزیز و حکیم کی جانب سے محمد کے لئے نور و سفیر و حجاب و دلیل ہے جس کو روح الامین رب العالمین کی جانب سے لے کر نازل ہوئے۔ اے محمد۔ میرے نام کی عظمت بیان کرو میری نعمتوں کا شکر ادا کرو اور ان کا انکار نہ کرو۔ میں اللہ ہوں جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں۔ میں جابروں کا جبر توڑنے والا اور تکبر کرنے والوں کو نابود کرنے والا، ظالموں کو ذلیل کرنے والا ہوں اور قیامت کے دن حساب کرنے والا ہوں۔ میں اللہ ہوں جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں۔ پس چؤ میرے علاوہ کسی غیر سے امید لگائے اور کسی غیر

سے خوف کرے تو میں اسے ایسا عذاب دوں گا جیسا عذاب کائنات میں کسی کو نہیں ہوا۔ پس میری عبادت کرو اور مجھ پر ہی توکل کرو۔ پس میں نے کوئی بھی نبی معیوث نہیں کیا مگر یہ کہ جب اس کے دن پورے ہوئے اور اس کی عمر تمام ہوئی تو میں نے اس کا وصی مقرر کیا اور میں نے تم کو تمام انبیاء پر فضیلت دی اور تمہارے وصی کو تمام اوصیاء پر فضیلت دی اور اس کے بعد تم کو سبطین حسن و حسین علیہم السلام سے مکرم کیا اور میں نے حسن علیہ السلام کو اس کے والد کے بعد اپنے علم کا معدن قرار دیا اور حسین علیہ السلام کو اپنی وحی کا خزینہ قرار دیا اور اس کو شہادت کے ساتھ مکرم کیا اور اس پر سعادت کو ختم کیا۔ وہ شہداء میں افضل ہے اور سب سے بلند درجہ والا ہے اس کے ساتھ میرا کلمہ تامہ اور حجت بانفہ ہے اس کے بعد اس کی عمرت کو فضائل سے مکرم قرار دیا ان میں اولیٰ علی سید العابدین علیہ السلام اور گذشتہ اولیاء کی زینت ہیں اور ان کا فرزند جس کا نام اس کے جد کے نام پر محمد باقر علیہ السلام ہے جو میرے علم کو ظاہر کرنے والا اور میری حکمت کا معدن ہے۔ عنقریب ہلاک ہو جائیں گے وہ لوگ۔ جو جعفر کی امانت کے بارے میں شک کریں گے۔

اس کا انکار کرنے والا میرا منکر ہے میرا یہ وعدہ پورا ہو گا کہ میں جعفر کی عظمت کو اجاگر کروں گا اور اس کے دوستوں (پیر و کاروں) اور مدد کرنے والوں کی وجہ سے اسے خوش کروں گا جو موسیٰ کاظم علیہ السلام کے بعد شدید فتنہ کھڑا ہو گا شریعت کی رسی نہیں ٹوٹے گی اور میری حجت پوشیدہ نہیں رہے گی اور میرے اولیاء کبھی بھی شکایت کے مرتکب نہیں ہوں گے پس جو ان آمنہ میں سے کسی ایک کا انکار کرے گا۔ گویا اس نے میری نعمتوں کو جھٹلایا۔ اور

میری کتاب میں تغیر کیا اور مجھ پر جھوٹ باندھا۔ ایسے جھوٹوں اور منکروں کے لئے جہنم ہے جو میرے مدے اور حبیب (موسیٰ کا ظم علیہ السلام) کے بعد فتنہ اٹھائیں گے اور آٹھویں (نام) کو جھٹلانے والا ایسا ہے گویا اس نے تمام کو جھٹلایا علی رضاعلیہ السلام میرا ولی اور ناصر ہے جس کے کندھے پر میں نبوت کا بوجھ ڈال دوں گا اور سختیوں سے اس کی آزمائش کروں گا اس کو ظالم قتل کریں گے اور وہ اس شہر میں دفن ہو گا جن کی بنیاد عبد صالح ذوالقرنین نے رکھی تھی اور وہ میری بدترین مخلوق کے پہلو میں دفن ہو گا۔

میں اس کی آنکھوں میں اس کے بیٹے محمد (تقی علیہ السلام) سے ٹھنڈک دوں گا جو اس کے بعد خلیفہ ہو گا وہ میرے علم کا وارث میری حکمت کا معدن میرے راز کا امین اور میری حجت ہو گا جنت اس کی جائے بازگشت ہو گی اور وہ اپنے اہل خاندان میں سے ان کی شفاعت کرے گا جن پر دوزخ واجب ہو چکی ہو گی انتہائی سعادت ہے اس کے بیٹے علی (تقی علیہ السلام) کے لئے جو میرا ولی و مددگار ہے وہ خلق پر گواہ اور میری وحی کا امین ہے اس کا ایک فرزند ہو گا جو میرے راستے پر بلانے والا اور میرے علم کا خازن ہو گا وہ حسن (عسکری علیہ السلام) ہو گا پھر میں اس سلسلہ (امامت) کو اس کے بیٹے کے ذریعے مکمل کروں گا جو عالمین کے لئے رحمت ہو گا اس کے لئے کمال موسیٰ (علیہ السلام) ہدیہ عیسیٰ علیہ السلام اور صبر ایوب علیہ السلام ہے میرے یہ اولیاء اس زمانے میں مصائب و آلام اٹھائیں گے اور ان کے دور کے بادشاہ ظلم ڈھائیں گے جس طرح ترک و دولہم کے بادشاہ کرتے تھے۔ پس یہ قتل کئے جائیں گے اور ان کے اسباب جلائے جائیں گے اور خوف کے عالم میں زندگی گزاریں گے زمین ان

کے خون سے سرخ ہو گی یہی میرے اولیائے حق ہیں جن کے ذریعے میں جہل کا قہر دور کروں گا ان کے ذریعے مصیبتوں کو دور کروں گا اور ان پر پڑی ہوئی زنجیروں کو توڑ دوں گا یہی وہ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے صلوات اور رحمت ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔

عبدالرحمن بن سالم کہتے ہیں کہ ابو بصیر فرماتے ہیں کہ اگر آپ نے اپنی زندگی میں صرف یہی ایک حدیث سنی ہے تو یہ بھی آپ کے لئے کافی ہے اور اس حدیث کو اس کے اہل کے علاوہ کسی اور سے بیان کرنے سے پرہیز کریں۔
(کمال الدین جلد اول صفحہ ۳۲۲)

حالِ ولادت بروایت حضرت حکیمہ آپ کا ظہور

کتاب اکمال الدین میں ابن الولید نے محمد عطار سے، اُس نے حسین بن رزق اللہ سے، اُس نے موسیٰ بن محمد بن القاسم بن حمزہ بن موسیٰ بن جعفر سے روایت کی ہے کہ مجھ سے جناب حکیمہ بنت محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے بیان کیا کہ:

حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام نے ایک آدمی بھیج کر مجھے بلوایا اور کہا۔ بھوپھی جان! آج رات آپ ہمارے پاس افطار کریں۔ یہ شب نیمہ شعبان ہے آج کی شب اللہ تعالیٰ اپنی حجت کو ظاہر فرمائے گا جو ساری زمین پر حجت خدا ہوگا۔ میں نے پوچھا۔ کس کنیز کے بطن سے؟ آپ نے فرمایا۔ ”نرجس“۔ میں نے کہا۔ واللہ! مگر اس میں تو کچھ آثار نظر نہیں

آ رہے۔ آپ نے فرمایا ایسا ہی ہو گا۔

اتنے میں جناب نرجس خاتون بھی آگئیں اور سلام کر کے بیٹھ گئیں اور میرے موزے اتارتے ہوئے بولیں :- اے میری سیدہ، کیسا مزاج ہے؟ میں نے کہا۔ لیکن میری اور میرے سارے خاندان کی سیدہ تو اب تم ہو۔ نرجس خاتون نے کہا پھر بھی جان آپ یہ کیا فرما رہی ہیں۔ میں نے کہا کہ بیٹی آج کی شب تمہارے بطن سے اللہ تعالیٰ ایک ایسا فرزند پیدا کرے گا جو دنیا و آخرت کا سید و سردار ہو گا۔ یہ سن کر وہ کچھ شرماسی گئیں اور بیٹھ گئیں۔

الغرض جب میں نے شب کو نماز عشاء سے فارغ ہو کر افطار کیا اور اپنے مہتر بد چلی گئی پھر نصف شب گزرنے کے بعد اٹھی اور نماز شب سے فارغ ہوئی تو دیکھا کہ نرجس خاتون سو رہی ہیں ان میں کوئی بات نظر نہیں آ رہی تو میں تعقیبات کے لئے بیٹھ گئی اور پھر اپنے مہتر پر جا کر سو گئی تھوڑی دیر کے بعد پھر بیدار ہوئی اور اٹھ کر دیکھا تو نرجس خاتون ابھی سو رہی تھیں مگر ذرا دیر میں وہ بھی اٹھیں اور انہوں نے بھی نماز شب ادا کی۔

جناب حکیمہ خاتون کا بیان ہے کہ (جب ابھی تک کوئی آثار و وضع حمل نظر نہ آئے تو) میرے دل میں شکوک پیدا ہوئے۔ کہ اتنے میں ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام نے آواز دی۔ تعقیل نہ کیجئے وقت قریب ہے۔

جناب حکیمہ خاتون کا بیان ہے کہ یہ سن کر میں نے سورہ حم، سجدہ اور سورہ یسین کی تلاوت کی۔ ابھی میں تلاوت کر رہی تھی کہ نرجس خاتون غیند سے چونک کر اٹھ بھٹھکی اور گھبرا کر میری طرف دوڑیں اور مجھ سے لپٹ گئیں۔ میں نے کہا کہ تم پر بسم اللہ کا سایہ رہے۔ کیا تم کچھ محسوس کر رہی ہو انہوں نے

کہا۔ جی ہاں۔ پھوپھی جان۔

میں نے کہا پریشان نہ ہو۔ اپنے دل کو مضبوط رکھو۔ میں نے جو کہا تھا یہ وہی ہے۔ جناب حکیمہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد جیسے کسی نے مجھ پر غنودگی طاری کر دی اور ادھر ولادت ہو گئی۔ آنکھ کھلی تو میں نے محسوس کیا کہ میرا شہزادہ، میرا سید و سردار پیدا ہو چکا ہے۔ میں نے کپڑا اٹھا کر دیکھا کہ وہ اپنے اعضائے سجدہ زمین پر رکھے ہوئے سجدہ خالق میں ہیں۔ میں نے براہ کرا نہیں اٹھا لیا اور سینے سے لگا لیا اور دیکھا تو وہ بالکل پاک و صاف، طاہر و مطہر ہیں اتنے میں حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام نے آواز دی کہ پھوپھی جان! میرے فرزند کو میرے پاس لے آئیے۔ میں لے کر گئی تو آپ نے اُن کو لے لیا اور اُن کے دونوں پاؤں اپنے سینے پر رکھے۔ اپنی زبان اُن کے دھن میں دے دی اور اُن کی آنکھوں کا تون اور تمام جوڑ و سد پر اپنا ہاتھ پھیرا۔ پھر فرمایا۔ اے فرزند کلام کرو۔ انھوں نے کہا:

”أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا رسول الله“

اس کے بعد انھوں نے امیر المومنین علیہ السلام اور تمام آئمہ طاہرین علیہم السلام پر نام مام درود بھیجا تاہینکہ اپنے پدر بزرگوار پر درود بھیج کر ٹھہر گئے۔

امام ابو محمد حسن عسکری علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ان کو لے جائیے تاکہ یہ اپنی ماں کو سلام کر لیں اور پھر میرے پاس ہی واپس لے آئیے۔
جناب حکیمہ خاتون سلام اللہ علیہا کہتی ہیں کہ میں انہیں لے کر گئی انھوں نے اپنی ماں کو سلام کیا پھر انہیں واپس لائی اور حضرت ابو محمد کے

سامنے لٹا دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ پھوپھی جان ساتویں دن پھر تشریف لائیں مگر میں دوسرے ہی دن ابو محمد کے سلام کے لئے گئی اور پردہ اٹھایا کہ اپنے نو مولود شہزادے کو دیکھوں۔ مگر وہ نظر نہ آئے۔ میں نے حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام سے دریافت کیا کہ شہزادہ کہاں ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ پھوپھی جان۔ میں نے اُن کو اُس ذات کے سپرد کر دیا ہے جس کے سپرد مادر موسیٰ نے حضرت موسیٰ کو کیا تھا۔

جناب حکیمہ کا بیان ہے کہ ساتویں دن میں پھر حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام کے پاس آئی۔ سلام کیا اور بیٹھ گئی۔ آپ نے مجھ سے فرمایا۔ جائیے اور میرے فرزند کو میرے پاس لے آئیے۔ میں گئی اور ایک کپڑے کے پارچے میں لپیٹ کر انھیں لے آئی تو آپ نے پھر وہی کیا جو پہلے کر چکے تھے اپنی زبان مبارک اُن کے دہن میں دی جیسے انھیں دودھ یا شہد پلا رہے ہوں۔ پھر ارشاد فرمایا۔ اے فرزند کلام کرو۔

شہزادے نے کہا۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ پھر حمد و ثنائے الہی جلا لائے اور محمد و علیٰ اور پھر تمام آئمہ طاہرین پر نام بہ نام درود بھیجتے ہوئے اپنے پدر بزرگوار پر درود بھیج کر رک گئے اور اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

بسم الله الرحمن الرحيم۔

وَنُذِذُ اَنْ نَمَنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتَفْعَفُوا فِي الْاَرْضِ وَ
نَجْعَلُهُمْ اُمَّةً وَنَجْعَلُهُمُ الْوَارِثِيْنَ ه وَنُؤْمِنُ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَ
نُرِيْ فِرْعَوْنَ وَ هَامَانَ وَ جُنُوْدَهُمْ اَمْنَهُمْ مَا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ه
(سورہ القصص آیت ۶۵)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

ترجمہ :- اللہ کے نام سے جو رحمن ہے رحیم ہے اور ہم نے چاہا کہ جو زمین میں بے بس اور کمزور کئے گئے تھے اُن پر احسان کریں اور انھیں امام (پیشوا) بنا دیں اور انھیں وارث قرار دیں اور ہم انھیں زمیں میں اقتدار بخشیں اور فرعون اور ہامان اور اُن دونوں کے لشکروں کو وہ عذاب دکھائیں جس کا انھیں خوف تھا۔ راوی موسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے جناب رحمہ خاتون سلام اللہ علیہا کی اس روایت کے بارے میں عتبہ خادم سے تصدیق چاہی۔ تو اُس نے کہا کہ جی ہاں۔ جناب رحمہ خاتون نے صحیح فرمایا۔

(اکمال الدین۔ حار الانوار جلد ۱۲، اردو ترجمہ صفحہ ۲۶۳ تا ۲۶۴)

ولادت کے تیسرے دن اصحاب کو زیارت

ابن متوکل نے حمیری سے انھوں نے محمد بن احمد علوی سے انھوں نے ابی غانم خادم حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب حضرت صاحب الزمان تولد ہوئے تو حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام نے انھیں اپنے اصحاب کو لا کر دکھایا اور ارشاد فرمایا۔ یہی تمہارے امام اور میرے بعد تم پر خلیفہ و نائب ہیں۔ یہی وہ قائم ہیں جن کے انتظار میں لوگوں کی گردنیں اُن کی طرف اٹھیں گی اور جب ساری زمین ظلم و جور سے نڈھو جائے گی تو یہ ظہور کریں گے اور زمین کو عدل سے اسی طرح بھر دیں گے جس طرح وہ پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

(اکمال الدین، حار الانوار جلد ۱۲، اردو صفحہ ۲۸، ۲۹)

ولادت پر ماہر نجوم کی رائے

علامہ مجلسی علیہ رحمۃ نے عار الانوار جلد سیزدہم میں ”کتاب النجوم“ اور ”کتاب الاصفیا“ کی اسناد سے آپ کے زائچے کے متعلق تحریر کیا ہے آپ نے جو روایت بیان کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے :-

کہ احمد بن اسحاق ابن مصلحہ کا بیان ہے کہ شہر قم میں ایک یہودی علم نجوم میں دستگاہ کامل رکھتا تھا اور تیاری زائچہ ترتیب تقویم و دیگر ترکیب حسابات نجوم میں فریگانہ اور منتخب زمانہ تھا میں اس کے پاس گیا اور اس سے بیان کیا کہ فلاں وقت اور فلاں ساعت ایک لڑکا پیدا ہوا ہے تم اس کا زائچہ درست کر کے بتلاؤ کہ وہ کیسے حالات پر حاوی اور کیسے کیسے اوصاف سے موصوف ہوگا۔ اس یہودی منجم نے مجھ سے آپ کی ولادت کا ٹھیک ٹھیک وقت دریافت کر لیا اور پھر اسی حساب سے آپ کا زائچہ ولادت مرتب کیا۔ اور پھر بڑی دیر تک کامل غور کر کے بتلایا کہ ان اوقات کے ستارہ ہائے مخصوصہ تو ہرگز یہ امر نہیں بتلاتے کہ ایسا بے مثل ولادت فرزند تمہارے گھر پیدا ہوا۔ کیونکہ ایسا لڑکا تو کبھی کسی معمولی آدمی کو نصیب ہی نہیں ہو سکتا بلکہ ایسے فرزند ان گرامی طالع تو انبیاء اور اوصیاء کے مقدس دائرہ تک خاص محور پر محدود و مخصوص ہوتے ہیں اور وقت ساعت و کوکب موجود میں پیدا شدہ حضرات یا بذات خود پنہنبر ہوں گے۔ یا پیغمبر برحق کے وصی مطلق۔ جہاں تک میں نے اس مولود مسعود کے زائچہ ولادت پر غور کیا ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ فرزند گرامی شان تمام دنیا کے غرب و شرق و شمال و

جنوب۔ دریا و بیابان۔ کوہ و صحرا کا مالک اور حاکم ہو گا اور ان تمام اشیاء پر حکمرانی کریگا اور تمام روئے زمین پر کوئی شخص ایسا باقی نہ رہے گا جو اس کے دین و ملت اور آئین عقیدت میں نہ آیا ہو۔ اور کوئی شخص تمام اقصائے عالم میں ایسا نہیں پایا جائے گا جو اس کی امارت و حکومت کا مطیع و فرمانبردار نہ ہو۔

(در مقصود صفحہ ۱۲۳۲۰)

امام زمانہؑ نے اپنے والد گرامی کی نماز جنازہ پڑھائی

ابو الادیان سے مروی ہے ان کا بیان ہے کہ میں حضرت امام حسن بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام کا خادم تھا اور آپ کے خطوط مختلف شہروں میں لے کر جاتا تھا جب آپ کا وقت شہادت قریب آیا میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے بہت سے خطوط تحریر فرمائے اور فرمایا کہ تم ان کو لے کر مدائن جاؤ گے اس میں تمہیں پندرہ دن لگیں گے پندرہویں دن جب تم سرمن رائے واپس آؤ گے تو میرے گھر سے آہ و بھقا کی آوازیں سنو گے اور مجھے تختہ غسل پر پاؤ گے۔

ابو الادیان کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا۔ آٹا! جب ایسا ہو گا تو پھر امام کون ہو گا؟ فرمایا۔ جو تم سے ان خطوط کے جوابات طلب کرے گا وہی میرے بعد امام قائم ہو گا میں نے عرض کیا۔ کوئی اور علامت۔ فرمایا۔ جو تھیلی (ہیمان) کی رقم کی نشاندہی کرے گا۔ میں جرات نہ کر سکا کہ ہیمان میں کتنی رقم ہو گی اور میں خطوط لے کر مدائن چلا گیا وہاں سے ان کے جوابات وصول کئے اور پندرہویں دن سرمن رائے واپس آیا۔

جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا اور آتے ہی میں نے آپ کے گھر سے گریہ و زاری کی آوازیں بلند ہوتے سنیں اور دیکھا کہ جعفر بن علی گھر کے دروازے پر بیٹھا ہے اور شیعوں کا مجمع ہے وہ لوگ اس سے رسم تعزیت ادا کر رہے ہیں میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر اب نبی امام ہے تو امانت کا خدا ہی حافظ ہے اس لئے میں جانتا تھا کہ جعفر (کذاب) بن علی شراب خور اور قمار باز ہے اور وہ گانے جانے میں بھی مشغول رہتا ہے۔

بر حال میں نے بھی آگے بڑھ کر رسم تعزیت ادا کی مگر اس نے مجھ سے کسی چیز کے متعلق پوچھا ہی نہیں اس کے بعد عقیدہ (خادم) اندر سے برآمد ہوا اور اس نے کہا کہ مالک آپ کے بھائی کو کفن دیا جا چکا ہے ان کی نماز جنازہ پڑھ لیں۔

یہ سن کر جعفر بن علی اندر آ گیا اور اس کے ساتھ دوسرے شیعہ بھی آگئے۔ جب ہم لوگ اندر گئے تو دیکھا کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی میت ایک تاپوت میں کنن کی جا چکی ہے۔ جعفر بن علی آگے بڑھا تا کہ اپنے بھائی کی نماز جنازہ پڑھائے۔ جو نبی اس نے تکبیر کہنے کا ارادہ کیا۔ اندر سے ایک بیچہ گندی رنگ، سر پر (زلفیں)، دندان مبارک کھڑکی دار، زنان خانے سے برآمد ہوا۔ اور آکر کہنے لگا۔ چچا! آپ پیچھے جائیں۔ میں اپنے باپ کی نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ حق دار ہوں۔ یہ سن کر جعفر نے منہ مایا اور پیچھے ہٹ گیا۔ اور وہ چہ آگے بڑھا اور نماز جنازہ پڑھائی اور انھیں ان کے والد کی قبر کے پہلو میں دفن کیا۔

پھر اس بچے (حضرت امام زمانہ علیہ السلام) نے فرمایا۔ اے بھری

تہارے پاس جو خطوط کے جوابات ہیں وہ مجھے دکھاؤ۔ میں نے اُن کی خدمت میں پیش کئے اور دل میں سوچا کہ کیا یہ دوسری نشانی ہے؟۔ اب صرف ہیمان (تھیلی) والی علامت اور باقی ہے پھر میں وہاں سے اٹھ کر جعفر بن علی کے پاس آیا وہ آپیں کھڑا رہا تھا۔ حاجز و شفاء نے پوچھا۔ اے سیدی وہ چہ کون تھا؟۔ جعفر نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم وہ کون تھا نہ میں اُسے پہچانتا ہوں۔ ابھی ہم لوگ وہیں بیٹھے ہوئے تھے کہ تم کے کچھ لوگ وارد ہوئے اور پوچھنے لگے۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کہاں ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ اُن کا تو انتقال ہو چکا ہے۔ انہوں نے دریافت کیا۔ کہ اُن کی تعزیت کس کو دی جائے؟۔ لوگوں نے جعفر بن علی کی طرف اشارہ کیا۔

انہوں نے (اہل قم نے) آگے بڑھ کر سلام کیا اور تعزیت کا حق ادا کیا اور بولے ہمارے پاس کچھ خطوط اور رقوم ہیں یہ بتائیے کہ وہ خطوط کس کے ہیں اور رقم کتنی ہے؟ یہ سن کر جعفر اپنا لباس سمیٹتا ہوا اٹھا اور بولا۔ لوگ چاہتے ہیں کہ ہم غیب کی باتیں بھی انھیں بتائیں۔ اتنے میں اندر سے ایک خادم برآمد ہوا اور بولا تم لوگوں کے پاس فلاں فلاں کے خطوط ہیں اور ایک تھیلی میں ایک ہزار دینار ہیں مگر اس میں سے دس دینار گھسے ہوئے اور نقوش مٹے ہوئے ہیں یہ سن کر قم والوں نے وہ خطوط اور تھیلی خادم کے حوالے کر دی اور کہا کہ جس نے مجھے اس کام کے لئے بھیجا ہے درحقیقت وہی امام ہیں۔

اس کے بعد جعفر بن علی معتمد کے پاس پہنچا اور اُسے سارا حال کہہ سنایا اُس نے اپنے سپاہی روانہ کئے کہ صیقل خادمہ کو گرفتار کر لو اور اُس سے وہ چہ طلب کرو۔ سپاہی صیقل کو گرفتار کر کے لائے اور اُس سے چہ طلب کیا تو اُس نے

انکار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے تو ابھی حمل ہے (تاکہ اس بچے یعنی امام زمانہ) کا حال لوگوں سے پوشیدہ رہے۔ چنانچہ اُسے ابن ابی شوارب قاضی کے حوالے لے دیا گیا مگر اسی اثناء میں یحییٰ بن خاقان کا انتقال ہو گیا اور بصرے میں صاحبِ زین نے خروج کر دیا سب لوگ اس افراتفری میں مشغول ہو گئے اور صیقل کی طرف سے اُن کا دھیان منتقل ہو گیا اور اُن لوگوں کے بچے سے نکل گئی اور خدائے وحدہ لا شریک کا شکر ادا کیا۔

(اکمال الدین، حار الانوار، جلد ۱۱، صفحہ ۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹)

جناب نر جس خاتون کی گرفتاری

معتد ملعون نے سب سے پہلے حضرت نر جس خاتون سلام اللہ علیہا کی گرفتاری کا حکم دیا اُس کے اس ظالمانہ حکم کی فوراً تعمیل کی گئی اور جناب نر جس معتد ملعون کے سامنے لائی گئیں۔ صاحبِ در مقصود لکھتے ہیں کہ جہاں تک اُن کی تحقیق کا تعلق ہے تو اُن کو اسلام کی تاریخ میں یہ دوسری مثال ملتی ہے کہ اس خاندان عصمت و طہارت کی محدراتِ عظمیٰ حاکم وقت کے پاس لائی گئیں اور اسلام کے سلاطینِ جامدین کی فہرست میں یزید لعین ابن معاویہ کے بعد معتد ابن متوکل ملعون کا دوسرا نمبر خصوصیت کیساتھ قائم کیا جاتا ہے جس نے پاس شریعت کے ساتھ ہی عرب ہو چکی عزت اور قوم قریش، نبیلی حیثیت بھی ہمیشہ کے لئے ضائع کر دی اور دنیا میں وہ تنگ و عار اختیار کی جو اُس کی پیشانی کا سیاہ داغ بن کر قیامت تک اُس کی بد افعالی اور شامتِ اعمال کی یاد بنا رہے گا۔

بہر حال جناب نر جس خاتون سلام اللہ علیہا اُس شقی القلب کے سامنے

لائی گئیں تو معتمد ملعون نے آپ سے جناب قائم آل محمد علیہ السلام کے بارے میں پوچھا تو آپ نے نہایت ہوشیاری اور عاقبت اندیشی سے اپنی حفاظت جانی اور اسرار خداوندی کے اخفقا اور کتمان کی خاص غرض سے انکار کیا اور کہا کہ مجھ سے اس وقت تک کوئی ولادت نہیں ہوئی ہے بلکہ میں ابھی تک حاملہ ہوں اور میرے وضع کے ایام پورے نہیں ہوئے ہیں۔

خدا کی قدرت اور خدا کی شان دیکھئے کہ جناب نرجس سلام اللہ علیہا کے بیان پر معتمد ملعون کو فوراً یقین ہو گیا اور اُس نے اپنے موجودہ اضطراب کی فکر میں اس کو ہزار غنیمت سمجھ کر کہ جب ولادت ہوگی تو تو مولود فوراً قتل کر دیا جائے گا اس کے بعد جناب نرجس خاتون سلام اللہ علیہا کو قاضی ابو شراب کی حراست میں قید کر دیا گیا اور قاضی کو سخت تاکید کر دی گئی کہ وہ ان کی حفاظت، نگرانی کا کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کرے اور جس وقت ولادت واقع ہو فوراً خبر کی جائے تاکہ وہ اپنی آئندہ تجویزوں کو اس کے متعلق فوراً عملی صورت میں لائے۔

(در مقصود صفحہ ۹۴)

امام زمانہ کی گرفتاری کے لئے فوج کی آمد

کتاب الخراج والخراج میں بھی رشیدیق صادر آئی سے روایت ہے کہ اس کے لئے ایک جوا لشکر بھیجا گیا جب وہ لشکر حضرت علیؑ امام حسن عسکری علیہ السلام کے گھر میں داخل ہوا تو سرداب سے قرآن مجید کی تلاوت کی آواز سنائی، ی تو سب کے سب سرداب کے دروازے پر جمع ہو گئے تاکہ نہ کوئی باہر نکل سکے اور نہ کوئی اندر جاسکے اور لشکر کا امیر دروازے پر پہرے کے لئے کھڑا

ہو گیا تاکہ لشکر والے نماز سے فارغ ہو لیں تو پھر کاروائی شروع کریں ادھر لشکری نماز میں مشغول ہو گئے تو آپؐ (حضرت صاحب الزمان علیہ السلام) سرداب کے دروازے سے نکلے اور اُن لوگوں کے سامنے سے نکل کر چلے گئے اور غائب ہو گئے جب لشکری نماز سے فارغ ہو چلے تو سردار لشکر نے کہا کہ اب سرداب کے اندر اتر جاؤ۔

اُن لوگوں نے کہا۔ اے امیر! وہ تو آپ کے سامنے سے ہی نکل کر گئے ہیں کیا آپ نے انہیں نہیں دیکھا؟ امیر لشکر نے کہا کہ نہیں میں نے نہیں دیکھا۔ مگر تم نے انہیں کیوں چھوڑا؟ اُن لوگوں نے کہا۔ ہم تو سمجھے کہ آپ نے دیکھ لیا ہے اور خود ہی چھوڑ دیا ہے۔

(البرائج والجرائح، حار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ، صفحہ ۵۶۱)

امیر لشکر اندھا ہو گیا

کتاب ”الترائج والجرائح“ میں رشید صاحب مازرائی سے روایت ہے کہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی گرفتاری کے لئے ایک بڑا لشکر بھجا گیا جب وہ لشکر امام حسن عسکری علیہ السلام کے گھر میں داخل ہوا تو سرداب سے قرآن مجید کی تلاوت کی آواز سنائی دی تو سب کے سب سرداب کے دروازے پر جمع ہو گئے تاکہ نہ کوئی باہر نکل سکے اور نہ کوئی اندر داخل ہو سکے اور لشکر کا امیر سرداب کے دروازے پر پہرے کے لئے کھڑا ہو گیا۔ تاکہ لشکر والے نماز سے فارغ ہو لیں تو پھر کاروائی شروع کریں ادھر لشکری نماز میں مشغول ہو گئے۔

تو آپؐ (حضرت صاحب الزمان علیہ السلام) سرداب کے دروازے

سے نکلے اور ان لوگوں کے سامنے سے نکل کر چلے گئے اور غائب ہو گئے۔ جب لشکری نماز سے فارغ ہو چکے تو سردار لشکر نے کہا کہ اب سرداب کے اندر جاؤ۔ ان لوگوں نے کہا: اے امیر! وہ تو آپ کے سامنے ہی نکل کر گئے ہیں کیا آپ نے انہیں نہیں دیکھا؟ امیر لشکر نے کہا: نہیں۔ میں نے نہیں دیکھا۔ مگر تم نے انہیں کیونکر چھوڑا ان لوگوں نے کہا: ہم تو سمجھے کہ آپ نے دیکھ لیا ہے اور خود ہی چھوڑ دیا ہے۔

(الخروج والجرارح، حارالانوار جلد ۱۱، صفحہ ۵۶۱)

امام حسن عسکری کے گھر کا محاصرہ

علی بن حسن علی بن محمد علوی کا بیان ہے کہ میں نے ابو الحسن ابن و جنا کو کہتے ہوئے سنا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ میرے والد سے میرے جد نے یہ واقع بیان کیا ہے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے گھر میں موجود تھا کہ چند سواروں نے آکر گھر کا محاصرہ کر لیا جن کیساتھ جعفر کذاب بھی تھا اور ان سب نے لوٹ مار شروع کر دی تو مجھے مولانا نے حضرت قائم علیہ السلام کی فکر لاحق ہوئی۔ مگر میں نے دیکھا کہ وہ اندر سے برآمد ہوئے اور ان لوگوں کے سامنے سے نکل کر چلے گئے مگر انہیں کسی نے نہیں دیکھا اور اُس وقت آپ کا سین چھ سال کا تھا۔

(اکمال الدین، حارالانوار جلد ۱۱، اردو صفحہ ۵۵۳، ۵۵۵)

جائے قیام امام زمانہ علیہ السلام

ابن عقیلہ نے علی بن حسن کتملی سے انہوں نے عمرو بن عثمان سے انہوں نے ابن محبوب سے انہوں نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: آپ نے فرمایا:-

امام قائم علیہ السلام کے لیے دو غیبتیں ہیں ایک ان میں سے طویل ہوگی اور دوسری صغیر۔ پس پہلی غیبت (غیبت صغریٰ) میں آپ کے مخصوص شیعوں کو آپ کا مسکن (جائے قیام) معلوم ہوگا لیکن دوسری غیبت (غیبت کبریٰ) میں آپ کی جائے رہائش کا علم سوائے آپ کے خاص آدمیوں کے اور کسی کو نہ ہوگا۔

(غیبتہ نعمانی، حار الانوار، جلد ۱۲، اردو ترجمہ)

حضرت امام زمانہ کی اولاد و ازواج

حضرت حجت علیہ السلام کی اولاد کے بارے میں بعض صاحبان متحیر رہتے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ بیشتر محافل و مجالس میں ایسی باتوں کا ذکر نہیں ہوتا اور خود فرصت نہیں کہ ان کتابوں کو دیکھیں جن میں اس قسم کے تذکرے ملتے ہیں۔ بہت سی روایات میں اس قسم کے بیانات ملتے ہیں اور عقل بھی اس کی تائید کرتی ہے کیونکہ عینی طور پر کسی امر پر ہمارا مطلع نہ ہونا اس کے نہ ہونے کی دلیل نہیں بن سکتا۔ ہم کیا اور ہمارا علم کیا۔ اگر ایک چیز ہمیں معلوم

نہیں ہے تو اس سے یہ نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا کہ اس شے کا وجود ہی نہیں۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ ہمیں اس بات کی اطلاع نہ ہو۔ لیکن دوسرے لوگ اس سے مطلع ہوں۔ البتہ ہمارے پاس تین قسم کے ایسے قرآن و شواہد موجود ہیں جنکی بنا پر اگر ہم یہ تسلیم کر لیں کہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام مجرد نہیں بلکہ معیل زندگی گزار رہے ہیں تو ہم حق بجانب ہوں گے وہ شواہد و قرآن یہ ہیں۔

☆ فطرت انسانی کے فطری تقاضے

☆ آئمہ معصومین سے منقول روایات

☆ آئمہ کرام کی عطا کردہ دعائیں

☆ فطری تقاضے :

شریعت اسلامیہ کے عطا کردہ قوانین کلیہ کے پیش نظر ضروری ہے کہ آپ بھی دیگر اہل بیت علیہم السلام کی طرح صاحب خانہ ہو کر سنت رسول کے حامل ہوں

علامہ مرزا نوری اپنی گر افندہ تالیف ”النجم الثاقب“ میں فرماتے ہیں۔ آئمہ اہلبیت علیہم السلام سرور انبیاء کے خلفائے حقہ ہونے کی حیثیت سے دوسری امت کی نسبت سنت ختمی مرتبت پر عمل کرنے پر زیادہ پابند ہیں اور یقیناً یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے تو پھر ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ سرکار حجت علیہ السلام مجرد نہیں بلکہ معیل زندگی گزار رہے ہیں کیونکہ ایک ایسی ہستی جس کا فرض مٹھی ہی احيائے سنت ہے وہ خود تارک سنت نہیں ہو سکتا۔

سرکار علامہ نناوندی اپنی شہرہ آفاق تصنیف ”العقدقری الحسان“

میں فرماتے ہیں کہ :

سرکارِ حجت علیہ السلام کی اتنی طویل زندگی تسلیم کر لینے کے بعد یہ بات کیسے مانی جاسکتی ہے کہ آپ اپنے جدِ ہونہ گوار کی شریعتِ مقدسہ پر کما حقہ عمل نہ کرتے ہوں گے جبکہ ہمیں یقین سے علم ہے کہ حضرت نبی اکرمؐ نے زاہدانہ زندگی گزارنے کی سختی سے ممانعت فرمائی ہے اور نکاح اور ترویج کو اپنی ایسی سنتِ موکدہ فرمایا ہے کہ نکاح سے رخ موڑنے والے کو اپنی امت سے خارج بتایا ہے ان مسلمات کے پیش نظر یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام حضرت ختمی مرتبت کی ایسی سنتِ موکدہ پر عمل کرنے سے گریزاں ہیں۔

بہرحال ان تصوراتی اور خیالی باتوں میں کوئی حقیقت نہیں رہتی کہ غائب تو صرف حضرت حجت علیہ السلام ہیں اگر ان کی اولاد ہوتی وہ کیسے غائب رہ سکتی تھی کیونکہ حضرت حجت علیہ السلام اسی کرہ ارض پر رہتے ہیں ایک ایسے خطہ مبارکہ میں زندگی گزار رہے ہیں جو نگاہِ خلاق سے مخفی و پوشیدہ ہے کیونکہ جو قادرِ مطلق حضرت امام زمانہ علیہ السلام اور ان کے مقام رہائش کو لوگوں کی نظر سے مخفی رکھ سکتا ہے تو آپ کی اولاد کو بھی مخفی رکھنے میں اسے کوئی رکاوٹ نہیں۔

چند روایات

جہاں تک ایسی روایات کا تعلق ہے جن میں حضرت حجت علیہ السلام کی اولاد کا تذکرہ ہے تو ان کی اولاد کی تعداد بہت زیادہ ہے اور انہیں بنیاد بنا کر اس بات کا تعین کیا جاسکتا ہے کہ سرکارِ امام زمانہ علیہ السلام صاحب اولاد ہیں۔

البتہ جو مسئلہ قابلِ غور ہے وہ یہ ہے کہ حضرت صاحب العصر علیہ السلام کی ازدواج کا۔ اس سلسلے میں ہمارے پاس صرف اور صرف ایک روایت ہے جو نجم الثاقب میں صفحہ ۲۵۵ پر ہے اور صرف اس قدر ہے۔

”حضرت ولی العصر علیہ السلام کی زوجہ مبارکہ عبد العزیز ابن عبد المطب کی اولاد سے ہیں“

سید ابن طاووس نے جمال الاسبوع صفحہ ۵۱۲ پر تحریر فرمایا ہے کہ مجھے ایک موثق اور مستند روایت ملی ہے جس کے مطابق حضرت ولی العصر علیہ السلام کی اولاد ساحلِ دریا کے شہروں میں موجود ہے وہاں صرف ان کی ہی حکومت ہے جو نیکی و پاکبازی اور گفتار و کردار میں بے مثال ہیں۔

”انجم الثاقب“ صفحہ ۲۲۵ پر محمود بن مشہدی نے حضرت صادق آل محمد علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں آخری حجت خدا علیہ السلام کو اپنے اہل و عیال سمیت کوفہ کی مسجدِ سہلہ میں دیکھ رہا ہوں۔

الایقاظ من الحجۃ صفحہ ۳۹۳ اور غیبت شیخ طوسی صفحہ ۹۷ پر ایک روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے اپنی زندگی کی آخری شب میں حضرت علی علیہ السلام کو کاغذ اور قلم لانے کا حکم دیا۔ حضرت علی علیہ السلام نے تعمیلِ حکم کی۔ آنحضرتؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیتیں لکھوانا شروع کیں۔ اپنے تمام اوصیاء علیہم السلام کے نام یہ پیغام دیا کہ میری یہ وصیت دست بدست حضرت ممدی علیہ السلام پہنچائی جائے اور حضرت ممدی علیہ السلام دمِ آخریہ وصیت اپنے فرزند کے حوالے کر دیں۔

شیخ حر عاملی نے ایقاظ الحجۃ صفحہ ۳۹۲ تا صفحہ ۴۰۵ پر خصوصاً ایک

علیحدہ باب میں حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی اولاد کا تذکرہ کیا ہے۔

علامہ مجلسیؒ نے حار الانوار جلد ۵۳ صفحہ ۱۳۵ تا صفحہ ۱۴۵ میں حضرت ولی العصر علیہ السلام اور ان میں یکے بعد دیگرے ہونے والے خلفاء کے لیے ایک علیحدہ باب مختص فرمایا ہے۔

مذکورہ بالا روایات کے مقابلے میں غیبت طوسی صفحہ ۱۳۴ پر ایک ایسی روایت ملتی ہے اگر اسے تسلیم کر لیا جائے تو مذکورہ روایات از خود کا اعدام اور غیر موثر ہو جاتی ہیں وہ روایت یہ ہے :

”ما سوائے امام منتظر علیہ السلام کے ہر امام صاحب اولاد ہوگا“

”النجم الثاقب“ کے فاضل مصنف سرکار علامہ مرزا نوری نے اس

روایت کی یوں تاویل کی ہے میرے خیال میں حضرت حجت علیہ السلام کی اولاد نہ ہونے کا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ آپ بالکل ہی بے اولاد ہوں گے۔ بلکہ آپ کی اولاد نہ ہونے کا مقصد یہ ہے کہ چونکہ آپ خاتم الانبیاء ہیں اس لیے آپ کا کوئی ایسا فرزند نہیں ہوگا جو راہنمائے امت معصوم امام ہوگا۔

خود سرکار طوسیؒ نے مذکورہ روایت پیش کرنے کے بعد جو تبصرہ فرمایا ہے وہ یہ کہ اگر کوئی یہ کہے کہ حضرت ولی العصر علیہ السلام کا کوئی فرزند جانشین سرور انبیاء ہوگا تو وہ غلط گو ہے کیونکہ نصوص صریحہ کے مطابق آئمہ عظیمہ السلام کی تعداد بارہ ہے اگر امام زمانہ علیہ السلام کے کسی فرزند کو آپ کا وصی اور مسد امامت کا مستحق تسلیم کر لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آئمہ کی تعداد بارہ نہیں تیرہ ہے۔

سرکار طوسی کے اس تبصرے اور ان روایات کے پیش نظر جن میں

حضرت حجت علیہ السلام کی اولاد کا تذکرہ ہے یہ تسلیم کرنا ہی پڑے گا کہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام صاحب اولاد کثیرہ ہیں اور اولاد حضرت امام زمانہ علیہ السلام عالم اور صالح ہونے کے باوجود مسد امامت کے حقدار نہیں ہیں کیونکہ تعددِ آئمہ عظیم السلام بارہ ہے۔

ادعیہ

فطری تقاضوں، روایتِ آئمہ عظیم السلام اور اقوالِ علمائے حقہ کے بعد جب ہم ان دعاؤں کو دیکھتے ہیں جو آئمہ عظیم السلام سے منقول ہیں تو بھی ہمارے لیے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہتا کہ ہم بلا نزاع اس بات کو تسلیم کر لیں کہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام صاحب اولاد ہیں۔ مثال کے طور پر چند ایک دعاؤں کے فقرات ملاحظہ فرمائیے :

غیبت طوسی صفحہ ۷۰، ۱، مصباح کفھی صفحہ ۵۲۸، جمال الاسبوع صفحہ ۵۰۴ اور حار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۲۲ کے مطابق نماز کی آخری دعا جو تاجیہ مقدر سے موصول ہوئی ہے اس کے آخری جملے یوں ہیں :

اے اللہ! اپنے ولی اور اولاد ولی میں سے جو نائین ہیں ان پر نزول رحمت اور سلام فرما، ان کی زندگی دراز فرما، انہیں دین و دنیا اور آخرت میں ان کی خواہش سے ہم کنار فرما، تو ہی قادرِ مطلق ہے۔

حار الانوار جلد ۱۰۴ صفحہ ۱۱۴ اور مصباح الزائر صفحہ نمبر ۷۷ کے مطابق ہر زائر کو حکم ہے کہ جب سامرہ میں مقام غیبت کو الوداع کو تو یہ دعا پڑھو اس دعا کے آخری الفاظ ملاحظہ ہوں۔

”اے اللہ اپنے ولی، اپنے ولی کے نائین اور اپنے ولی کی راہنما اولاد

پر درود و سلام بھیج“ حار الانوار جلد ۱۰۲ صفحہ نمبر ۲۲۸ کے مطابق سرکارِ حجت علیہ السلام کے زیارت مخصوصہ ہے اس کے بعض جملے اس طرح ہیں

”حضرت حجت علیہ السلام کے نائین زمانہ اور آپ کی صالح اولاد پر میرا سلام ہو“ حار الانوار جلد ۹۵ صفحہ نمبر ۳۳۲، مصباح کفعمی صفحہ نمبر ۵۵۰، جمال الاسبوع صفحہ نمبر ۵۱۰، ۵۱۶۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے زمانہ غیبت میں جو دعا پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے اس کے چند جملے ملاحظہ فرمائیے۔

”اے اللہ! حضرت حجت علیہ السلام کی اپنی ذات، اس کے تمام اہل، اس کی اولاد، اس کی ذریت، اس کی امامت اور تمام رعیت کو وہ سب کچھ عنایت فرما جس سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی اور دل مطمئن ہو ہر قسم کی حکومت خواہ قریب ہو یا بعید اور بلند ہو یا پست اس طرح حضرت حجت علیہ السلام کے تابع فرمان بنا کہ اس کا حکم ہر حکم پر غالب رہے اور اس کا حق ہر باطل کو مغلوب کر دے“

جمال الاسبوع صفحہ نمبر ۳۸ اور نجم الثاقب صفحہ نمبر ۲۲۳ میں دیگر آئمہ اہلبیت علیہم السلام کی طرح حضرت حجت علیہ السلام کی زیارت مخصوصہ برائے یوم جمعہ ہے اس کے بعض فقرات ملاحظہ فرمائیے :

”میں اللہ سے التجا کرتا ہوں کہ محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمتیں نازل فرمائے۔ اے میرے آقا! اے میرے امام زمانہ علیہ السلام! میری اللہ سے اپیل ہے کہ مجھے آپ کے انتظار کنندگان، آپ کے تابع احکام، آپ کے مددگاروں، آپ کے چاہنے والوں اور آپ کے قدموں میں شہید ہونے والوں

کی فرست میں جگہ دے، آج یومِ جمعہ ہے آپ پر آپ کی صالح اہل بیت پر اللہ کی رحمت ہو“

عصر روز جمعہ کے اعمال مستحبہ میں سید ابن طاووس نے ایک دعا نقل کی ہے اور تحریر فرمایا ہے کہ یہ دعا نایبہ مقدسہ سے موصول ہوئی ہے۔ اور روز جمعہ اگر کوئی اور عمل نہیں کر سکتے تو کم از کم اس دعا کو کبھی فراموش نہ کرو اس دعا کے بعض فقرات ملاحظہ ہوں

”حتیٰ کہ ہم تیرے ولی کی زیارت کا شرف حاصل کریں تیری رحمت ہو اس ولی پر اور اس کی آل پر (کمال الدین صفحہ نمبر ۵۱۲، جمال الاسبوع) چونکہ صلواتک علیہ وآلہ کا جملہ بھی جزو توفیق اور نایبہ مقدسہ سے موصول ہوا ہے اس لیے اس جملہ سے بھی صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحبِ آل بھی ہیں۔

غار الانوار جلد ۸۹ صفحہ نمبر ۳۳ اور نجم الثاقب صفحہ نمبر ۲۲۶ میں صبح جمعہ کے وظائف میں سے ایک مفصل صلوات منقول ہے جس کا ایک جملہ اس طرح منقول ہے

”اے اللہ! حضرت حجت علیہ السلام اور آپ کی ذریت کو وارثان روئے زمین قرار دے“

غیبت شیخ طوسی صفحہ نمبر ۱۷۰، مصباح کھمفی صفحہ نمبر ۷۵۳ کے مطابق نایبہ مقدسہ سے بذریعہ توفیق ایک صلوات پڑھنے کا حکم موصول ہوا ہے جس کا ایک جملہ ملاحظہ فرمائیے:

”اے اللہ! حضرت حجت علیہ السلام کو اپنی ذات، اپنی ذریت، اپنے

شیعہ اور اپنی رعیت کے ہر خاص و عام کے لیے وہ چیز عنایت فرما جس سے حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور دل مطمئن رہے۔“

مصباح کھنمی صفحہ نمبر ۵۵۰ کے مطابق حضرت امام رضا علیہ السلام نے زمانہ غیبت میں شعبان آل محمد کو ایک دعا تعلیم فرمائی ہے اور پڑھنے کا حکم دیا ہے جس کے بعض فقرات یوں ہیں۔

”اے اللہ! حضرت حجت علیہ السلام اور آپ کے بعض راہنماؤں پر رحمتیں نازل فرما کیونکہ وہ تیرے کلمات کی کانیں ہیں۔“

مرحوم کھنمی نے حاشیہ مصباح پر لکھا ہے کہ آپ کے بعد آئمہ سے مراد آپ کی اولاد ہے اور حضرت حجت علیہ السلام سے منقول دعا سے اس کی تائید بھی ہو جاتی ہے۔

ان تمام باتوں کے بعد حضرت کی ازواج و اولاد کے وجود میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ یہ تفصیل معلوم نہیں کہ حضرت کے کتنے فرزند ہوئے یا اولاد کی کتنی تعداد ہے جب حضرت پر وہ غیبت میں ہیں تو حضرت سے تعلق رکھنے والی بعض باتیں بھی پردے میں ہیں۔

(عرفان امامت در حالات حضرت امام مہدی صفحہ ۱۵۶ تا ۱۶۳)

امام مہدی کی ولادت کو پوشیدہ رکھا جائے گا

احمد بن ہارون اور ابن شازویہ اور ابن مسرور اور جعفر بن حسین نے محمد بن حمیری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ایوب بن نوح سے، ایوب نے عباس بن عامر سے اور ہم سے بیان کیا جعفر بن علی بن حسن بن

جب تک امام خود نہ چائیں انہیں کوئی نہیں دیکھ سکتا

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے فرمان سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگ اگرچہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کو دیکھتے ہیں لیکن انہیں پہچان نہیں سکتے۔ جس طرح کہ لوگ حضرت یوسف کو نہ پہچان سکتے تھے۔ اور یہ نشانی اور یادگار حضرت یوسف علیہ السلام کی حضرت امام مہدی علیہ السلام میں موجود ہے۔

ایک سو سے زیادہ ایسے خوش نصیب افراد کے بارے میں مختلف کتب میں مذکور ہے جو ملاقات سے مشرف ہوئے ہیں لیکن آنحضرت کو نہ پہچان سکے اور جب بعد میں متوجہ ہوئے تو سمجھ گئے کہ وہ بزرگوار حضرت امام زمانہ علیہ السلام تھے۔

تمام واقعات سے آشکار حاجی علی بغدادی کا واقعہ ہے جو کہ ماضی قریب میں وقوع پذیر ہوا ہے۔ چنانچہ مرحوم حاجی نوری نے کتاب ”التحقیق الثاقب“ میں لکھا ہے کہ حاجی بغدادی کا واقعہ ہماری کتاب کی جان ہے اور اگر اس واقعہ کے سوا کوئی اور واقعہ اس کتاب میں ذکر نہ کیا جاتا تب بھی اس واقعہ کی نوعیت اور کیفیت اس کے صحیح ہونے کی قوی دلیل تھی۔

حاجی شیخ عباس قمی نے بھی اس واقعہ کو کتاب ”مفتاح الجنان“ میں تحریر کیا ہے۔ حاجی علی بغدادی نے حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی زیارت کی اور ایک عرصہ تک آنجناب کی خدمت اقدس میں حاضر رہا لیکن چونکہ امام علیہ السلام نے خود ہی یہ نہ چاہا کہ وہ آپ کو پہچانے لہذا وہ آپ کو نہ پہچان سکا۔

بہر حال اس واقعہ کی صحت پر کسی قسم کے شک و شبہ کی کوئی گنجائش ہی نہیں۔
(مندی موعود امام زمانہ صفحہ ۱۵۱، ۱۵۲)

آپ آئمہ میں سے سب سے کمسن ہوں گے

علی بن احمد نے عبد اللہ بن موسیٰ سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے ابو جارود سے انہوں نے حضرت امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ صاحب الامر علیہ السلام عہدہ امامت سنبھالنے وقت ہم گروہ آئمہ میں سب سے کمسن اور سب سے زیادہ گننام ہو گئے۔

دوسری اسناد سے محمد بن سنان نے ابو جارود سے اور انہوں نے حضرت امام باقر علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

(عینیہ نعمانی، حار الاوار جلد ۱۱ صفحہ ۸۵)

زمین حجت خدا سے کبھی خالی نہ ہوگی

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے ارشاد فرمایا: جب سے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا کبھی بھی زمین کو اپنی حجت سے خالی نہیں چھوڑا خواہ وہ حجت ظاہر و مشہور ہو یا غائب و مستور ہو اور نہ کبھی تا قیامت اس کو اپنی حجت سے خالی چھوڑے گا اور اگر ایسا ہو تا تو کبھی اللہ کی عبادت ہی نہ کی جاتی۔ سلیمان نے عرض کیا۔ مولانا پھر حجت غائب و

مستور سے لوگ فیض کیسے حاصل کریں گے۔ فرمایا: جس طرح لوگ آفتاب سے اس وقت بھی فیضیاب ہوتے ہیں جب وہ ابر کے پردوں میں پوشیدہ ہوتا ہے۔
(حار الانوار جلد ۱۱ صفحہ نمبر ۶۰۸)

لوگ صاحب الامرؑ کی ولادت سے انکار کریں گے
اسحاق بن ایوب نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو الحسن امام علی
نقی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ
صاحب الامرؑ وہ ہو گا جس کی ولادت کے بعد بھی لوگ کہیں گے کہ وہ
ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے ہیں۔

(اکمال الدین، حار الانوار جلد ۱۱ صفحہ نمبر ۲۹۵)

ولادت کی تہنیت

لوگوں کی ایک جماعت نے تلحمری سے، انہوں نے احمد بن علی سے،
انہوں نے محمد بن علی سے اور انہوں نے حنظلہ بن ذکریا سے باوثوق ذریعے
سے کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن عباس علوی نے انہوں نے حسن بن حسین علوی
سے نقل کی ہے کہ میں سرمن رائے میں حضرت ابو محمد علیہ السلام کی خدمت
میں حاضر ہوا اور انہیں اپنے آقا و مولا حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی
ولادت باسعادت کی تہنیت پیش کی۔

(غیبت طوسی، حار الانوار صفحہ ۴۳، جلد ۱۱، اردو ترجمہ)

آپ کے بازو پر قرآن کی تحریر

جناب حکیمہ خاتون سلام اللہ علیہا سے روایت ہے کہ وہ پندرہ شعبان کی شب تھی اور یہ کہ ان کی والدہ کا نام زبس تھا اور اس کے بعد ولادت کا حال میان کرتے ہوئے کہا کہ پھر میں نے اپنے (امام عصر) کی حس و حرکت محسوس کی، معاً حضرت ابو محمد علیہ السلام نے فرمایا کہ اے پھوپھی جان! میرے فرزند کو میرے پاس لے آئیے۔

جب میں نے ان (کے جھولے) کا پروہ ہٹا کر دیکھا وہ اپنے اعضاء بیدہ زمین پر رکھے ہوئے محو سجدہ ہیں اور ان کے داہنے بازو پر یہ تحریر تھی۔
 ”جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ“ (سورۃ بئنی اسرائیل آیت ۸۱)
 ترجمہ: حق آگیا اور باطل مٹ گیا۔

پھر میں نے انہیں آغوش میں لیا اور حضرت ابو محمد علیہ السلام کے پاس گئی یہاں تک کہ انہوں نے کلام کیا۔

حضرت امام مہدیؑ کا حقیقہ

ماجیلویہ وان متوکل و عطار۔ ان سب نے اسحاق بن ریح بصری سے انہوں نے ابو جعفر عمری سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام کے ہاں شہزادہ (صاحب الزمان علیہ السلام) تولد ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ ابو عمرو کے پاس آدمی بھیجو۔ جب آدمی گیا اور وہ آگئے تو آپ نے فرمایا کہ دس ہزار رطل روٹی اور دس ہزار رطل گوشت خرید کر اسے تقسیم

کردو۔ راوی کہتا ہے کہ مجھے یاد آتا ہے کہ آپ نے یسعی ہاشم پر تقسیم کرنے کے لئے فرمایا تھا اور آپ نے ان کا عقیقہ بھی اتنی اتنی بچیوں پر کیا۔
(اکمال الدین، خارا الانوار جلد ۱۱، اردو صفحہ ۲۷-۲۸)

کاش اذن کلام ہوتا

ماجیلویہ و عطار نے محمد عطار سے انہوں نے حسین بن علی (غیشاپوری) سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن عبد اللہ بن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے انہوں نے شاری سے اور انہوں نے نسیم اور ماریہ (دونوں کنیزوں) سے روایت کی ہے کہ جب حضرت صاحب الزمان علیہ السلام تولد ہوئے تو دونوں گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور شہادت کی دونوں انگلیاں آسمان کی طرف بلند کیں۔ پھر آپ کو چھینک آئی تو فرمایا:

ظالموں نے یہ گمان کر لیا ہے کہ حجت خدا مٹ جائے گی اور اگر مجھے اذن کلام ہوتا تو لوگوں کے سارے شک دور ہو جاتے۔

(اکمال الدین، خارا الانوار جلد ۱۱، اردو صفحہ ۲۶، ۲۷)

علان نے بھی محمد عطار سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

(غنیۃ طوسی)

آپ کو قائم کیوں کہا جاتا ہے

دقاق اور ابن عصام نے کلینی سے انہوں نے قائم بن عباس سے،

انہوں نے اسماعیل فراری سے انہوں نے محمد بن جمور عمی سے انہوں نے ابن ابی نجران سے جس نے ان سے ذکر کیا اس سے شمالی نے روایت بیان کی ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا: فرزند رسول! کیا آپ سب آئمہ قائم بالحق نہیں ہیں؟

آپ نے فرمایا: ہاں میں نے عرض کیا: پھر امام قائم ہی کو قائم کیوں کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جب میرے جد حضرت امام حسینؑ ابن علی علیہ السلام کو قتل کر دیا گیا تو ملائکہ کو بے حد دکھ ہوا تو انہوں نے بارگاہِ خدا میں گریہ کتنا عرض کیا۔ اے ہمارے اللہ اور ہمارے مالک تیرے منتخب بندے اور تیرے منتخب بندے کے فرزند کو جو تیرا بہترین خلائق ہے قتل کر دیا گیا لیکن تو نے خبر نہ لی۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی طرف وحی کی اور فرمایا: اے ملائکہ! ذرا صبر سے کام لو، بے قرار نہ ہو جاؤ مجھے اپنی عزت و جلالت کی قسم ہے میں اس کے قاتلوں سے یقیناً انتقام لوں گا خواہ کچھ عرصے کے بعد ہی کیوں نہ لوں۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت امام حسین علیہ السلام میں جتنے آئمہ تھے ان سب کے انوار سے پردہ ہٹا دیا تو ملائکہ انہیں دیکھ کر بہت مسرور ہوئے۔ ان میں سے ایک نور کھڑا ہوا مصروفِ نماز تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اسی قائم (کھڑے ہوئے) کے ذریعے حسین کے قاتلوں سے انتقام لوں گا۔

(علل الشرائع، ج ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۶۳)

ملائکہ آپ کے جسدِ مبارک سے مس ہوتے رہے
ماجیلویہ نے محمد عطار سے اور انہوں نے ابو علی خیرانی سے روایت کی

ہے کہ ان کی ایک کنیز تھی جسے انہوں نے حضرت ابو محمد حضرت امام حسن
عسکری علیہ السلام کے پاس بطور ہدیہ بھیجا تھا مگر جعفر کذاب نے آپ کے گھر پر
لوٹ مار مچائی تو وہ کنیز جعفر کے قبضے سے بھاگ کر پھر اس کے پاس آگئی اور اس
نے اس سے عقد کر لیا۔

ابو علی کہتا ہے کہ اس کنیز کا بیان ہے کہ میں حضرت صاحب الزمان کی
ولادت کے وقت وہاں موجود تھی۔ ان کی والدہ کا اسم گرامی صیقل تھا حضرت
ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام نے اس کو بنا دیا تھا کہ میرے اہل و عیال پر
کیا کیا حادثات رونما ہونگے تو صیقل نے آپ سے التجا کی کہ آپ دو عافزائیں کہ
میں آپ سے پہلے ہی مر جاؤں۔ چنانچہ وہ حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ
السلام کی حیات میں ہی دنیا سے کوچ کر گئیں اور ان کی قبر پر ایک لوح نصب ہے
جس پر لکھا ہوا ہے: ”ہذہ ام محمد“

ابو علی کا بیان ہے کہ میں نے اس کنیز کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ جب
حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو اس کنیز نے دیکھا کہ آپ
کے جسد پاک سے ایک نور ساطع ہے جو افقِ سماء تک جا رہا ہے اور کچھ طائران
سفید فضاؤں سے اتر کر آپ کے سر، چہرے اور جسد پاک سے اپنے بازوؤں کو
مسن کر رہے ہیں۔ میں نے جا کر یہ قصہ حضرت ابو محمد علیہ السلام کو بتایا۔ آپ
مسکرائے پھر فرمایا: یہ سب آسمان کے فرشتے ہیں جو ان سے ابھی برکتیں حاصل
کرنے کے لئے اترے ہیں اور جب ان کا ظہور ہو گا تو یہی ان کے ناصر و مددگار
ہوں گے۔

(اکمال الدین، بحار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۲۸)

زمانہء غیبت میں صبر کرنے والوں کی منزلت

ہدانی نے علی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبدالسلام
ہروی سے انھوں نے ربیع بن سعد سے انھوں نے عبدالرحمن بن سلیط
سے انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا
کہ :

ہم میں سے بارہ ممدی ہوں گے جن میں سے پہلے حضرت
امیر المومنین ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور آخری میرا نواں فرزند ہو گا وہ
امام قائم باحق ہو گا اللہ اس کے ذریعے سے زمین کے مردہ ہو جانے کے بعد اسے
زندگی بخشے گا اور دین حق کو اس کے ذریعے سے سارے ادیان پر غالب کرنے کا
خواہ مشرکین اسے کتنا ہی ناپسند کریں اس کے زمانہء غیبت میں بہت سی قومیں
مردہ ہو جائیں گی، کچھ اپنے دین پر قائم رہیں گی، آپ کا ظہور چاہیں گی اور ان
سے کہا جائے گا کہ اگر تم بچے ہو تو بناؤ وعدہ کب پورا ہو گا اس کی غیبت میں
مصائب اور لوگوں کی تکذیب پر صبر کرنے والوں کی منزلت وہی ہو گی جو
رسول اللہ ﷺ کے سامنے تلوار سے جہاد کرنے والے کی ہو گی۔

(اکمال الدین حارثی جلد ۲۳۲-۲۳۳ اردو ترجمہ)

عبداللہ بن معیرہ نے، انہوں نے اپنے جد حسن سے انہوں عباس بن عامر سے، عباس نے موسیٰ بن ہلال ضنبی سے انہوں نے عبداللہ بن عطا سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ آپ کے شیعہ عراق میں بہت کثرت سے ہیں اور خدا کی قسم اہل بیت میں آپ کا کوئی مثل نہیں۔ پھر آپ خروج کیوں نہیں کرتے؟

آپ نے فرمایا: اے عبداللہ بن عطا! تیرے کانوں میں انگو لوگوں کی باتیں داخل ہو گئیں ہیں۔ خدا کی قسم! میں تم لوگوں کا امام قائم نہیں ہوں۔ میں نے عرض کیا۔ پھر ہمارا امام قائم کون ہے؟

آپ نے فرمایا: دیکھتے رہو۔ جس کی ولادت کو لوگوں سے پوشیدہ رکھا جائے پس وہی امام قائم ہوگا۔

(کمال الدین، حار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۷۶)

لوگ آپ کی ولادت سے انکار کریں گے

عباس بن عامر نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

امام علیہ السلام نے فرمایا: صاحب الامر کے متعلق پیدا ہونے کے بعد بھی لوگ کہیں گے کہ وہ ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے

(کمال الدین، حار الانوار اردو ترجمہ جلد ۱۱ صفحہ ۷۶)

حضرت امام زین العابدینؑ اور شیعہ



میں سوچ ہی رہا تھا علاج غم حیات
بے ساختہ کسی نے کہا ماتم حسینؑ

امام قائمؑ کو سلام کرنے کا طریقہ

جامدؒ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ کتاب خدا اور سنت نبیؐ علم قلبِ مہدی علیہ السلام میں اس طرح آگے گا جس طرح بہترین کھیتیاں اگتی ہیں اگر تم لوگوں میں سے اس وقت کوئی باقی رہے اور اس سے ملاقات کرے تو سلام اس طرح کرے۔

السلام علیکم یا اهل بیت الرحمة و النبوة و معدن

العلم و موضع الرسالة

اور ایک روایت میں ہے کہ امام قائم علیہ السلام کو اس طرح سلام

کرے:

السلام علیک یا بقیة اللہ فی ارضہ

عمر بن شمر سے بھی اسی کے مثل روایت ہے۔

(اکمال الدین، غنیۃ نعمانی، حار الانوار جلد ۱۱ صفحہ ۷۸)

زمانہ غیبت میں لوگوں کا حال

جعفر بن محمد نے محمد بن حسین سے، انہوں نے یزید سے، انہوں نے عیاش سے، ام سے انہوں نے ابن سبایا سے انہوں نے عمر بن مہشم سے انہوں نے عیاش سے، ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: آپؑ نے فرمایا تمہارا اس وقت کیا حال ہو گا جب تم علم و ہدایت کے امام کے بغیر رہ جاؤ گے اور تم میں سے ہر ایک دوسرے سے برأت

وہیاری کا اظہار کر رہا ہو گا۔

(غیہ طوسی، حار الانوار جلد ۱۱ صفحہ ۲۰۶ اردو ترجمہ)

امام زمانہ عام عقل و سمجھ سے بالاتر ہیں

امی نے سعد سے انہوں نے حسن بن عیسیٰ بن محمد بن علی بن جعفر سے انہوں نے اپنے جد محمد سے انہوں نے علی بن امام جعفر صادق علیہ السلام سے انہوں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ بن جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے ساتویں امام کا پانچواں فرزند پردہ غیبت میں چلا جائے تو خدا کے لئے اپنے دین کا بہت خیال رکھنا کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کو تمہارے دین سے ہٹا دے۔ اے میرے فرزندو! اس صاحب الامر کی غیبت یقینی ہے اور یہ غیبت ایسی ہوگی کہ جو شخص اس کا قائل ہو گا وہ بھی اس سے پھر جائے گا۔ درحقیقت یہ غیبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آزمائش ہوگی اس سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا امتحان لے گا اور سنو! اگر تمہارے آباء اجداد اس دین سے زیادہ درست اور صحیح کوئی دوسرا دین پاتے تو اس کی پیروی کرتے۔

میں نے عرض کیا مولا و آقا! وہ ساتویں کا پانچواں فرزند کون ہو گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اے میرے فرزندو! تمہاری عقلیں کوتاہ ہیں تم اس کا تصور بھی نہ کر سکو گے تمہاری عقل و سمجھ اتنی کم ہے کہ اس کی تحمل نہ ہو سکے گی۔ لیکن اگر تم لوگ اس عہد تک زندہ ہو تو اس کو خود ہی دیکھ لو گے۔

(علل الشرائع، حار الانوار جلد ۱۱ صفحہ ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶ اردو ترجمہ)

غیبت امام زمانہ میں شیعوں کا حال

محمد نے حمیری نے اپنے والد سے انہوں نے ابن یزید سے انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے انہوں نے ابراہیم بن عمر یحییٰ سے انہوں نے ایک شخص سے اور اس نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔

ترجمہ: اے شعیان آل محمد! تم اس طرح گھس جاؤ گے جیسے آنکھ میں سرمہ گھس جاتا ہے کیونکہ سرمہ لگانے والا یہ تو جانتا ہے کہ سرمہ کب لگایا گیا؟ مگر یہ نہیں جانتا کہ وہ آنکھوں سے کب غائب ہو گیا۔ چنانچہ اس طرح تم میں سے ہر شخص ہماری شریعت پر صبح کو نظر آئے گا وہ شام کو اس سے نکل چکا ہو گا۔ پھر اسی شخص شام کو ہماری شریعت پر نظر آئے گا تو وہ صبح کو اس سے باہر ہو گیا ہو گا۔ (غیبۃ طوسی، حاز الانوار)

شیعہ امام مہدیؑ کی زیارت کو ترسیں گے

ابی بے حمیری سے انہوں نے احمد بن ہلال سے، انہوں نے ابن محبوب سے انہوں نے حضرت ابوالحسن امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

ایک انتہائی سخت اور اندوہناک فتنے کا برپا ہونا لازمی ہے جس میں ساری دوستیاں اور رازداریاں ختم ہو جائیں گی اور یہ فتنہ اس وقت برپا ہو گا جب شیعہ میرے تیسرے فرزند کو اپنے درمیان مفقود پائیں گے۔ اور اس سے

لیے تمام آسمان وزمین والے گریہ کریں گے ہر مرد و زن ان کی زیارت کو ترسے گا سب محزون اور آہ و زاری کریں گے۔

پھر فرمایا: اس پر میرے ماں باپ قربان! جو میرے جذ کا ہمنام ہوگا جو میری اور موسیٰ بن عمران کی شبیہ ہوگا اس کے جسم پر نور کا لباس ہوگا جو ضیائے قدس سے روشن ہوگا۔ اس چشمہ آبِ شیریں کے غائب ہونے کے بعد کتنی ہی مومنات اُس کے شرمت دیدار کی پیاسی ہوں گی مومن کھٹ افسوس ملتے ہوں گے اس کے بعد انھیں ایک نداشتانی دے گی جیسے کوئی قریب سے ہی پکار رہا ہو۔ جو ندامتین کے لئے باعثِ رحمت اور کافرین پر عذاب ہوگی۔

(عیون الاخبار الرضا، حار الانوار جلد ۱۱، ص ۲۸۰، ۲۸۱)

حضرت امام حسن عسکریؑ کے بعد شیعوں کا حال

ابو حاتم کامیان ہے کہ میں نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا آپؑ نے فرمایا۔ کہ ۶۶۰ھ ہجری میں ہمارے شیعہ متفرق ہو جائیں گے چنانچہ اسی سن میں آپؑ نے شہادت پائی اور آپؑ کے شیعوں اور انصار کا شیرازہ منتشر ہو گیا کچھ جعفر کی طرف مائل ہو گئے اور کچھ شک میں پڑ گئے کچھ نے توقف کیا اور کچھ بتوفیقِ الہی اپنے دین پر ثابت قدم رہے۔

(اکمال الدین، حار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۸۰۰)

عرصہ غیبت طویل ہوگا

محمد بن مسلم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا :-

جب امام قائم علیہ السلام غیبت اختیار کریں گے تو لوگ ایک عرصہ تک یونہی رہیں گے انہیں پتہ نہیں ہوگا کہ امام کون ہیں اور کہاں ہیں پھر اللہ تعالیٰ ان کے صاحب (امامؑ) کو ظاہر ہونے کا حکم دے گا۔

(غنیۃ نعمانی، حار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۲۶۷)

زمانہ غیبت میں شیعوں کا فریضہ

شمالی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے امام علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا :-

بے شک۔ اللہ تعالیٰ عزوجل کے سب سے زیادہ مقرب بندے اور سب سے زیادہ علم رکھنے والے، اور سب سے زیادہ لوگوں پر مہربانی کرنے والے حضرت محمدؐ اور آئمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین ہیں پس جہاں وہ جائیں تم بھی جاؤ جہاں سے وہ الگ ہٹ جائیں تم بھی گریز کرو۔ (اس سے مراد آپؑ نے حضرت امام حسین علیہ السلام اور ان کی اولاد کو لیا ہے) کیونکہ ان ہی میں حق ہے اور وہی اوصیاء ہیں اور ان ہی میں آئمہ ہیں تم لوگ جہاں بھی انہیں دیکھو ان کی پیروی کرو اور اگر کسی دن تمہیں ان میں سے کوئی نظر نہ آئے تو تم اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر سے مدد چاہو اور اس ہی سنت پر چلئے رہو جس پر تم اب

تک (اُن کی موجودگی میں تھے) اور اُس کی پیروی کرتے رہو اور اُن ہی سے محبت رکھو جن سے تم محبت رکھتے تھے اور اُن سے بغض رکھو جن سے اب تک تم بغض رکھتے تھے پس جلد ہی امام قائمؑ کا ظہور ہو گا اور تمہاری مشکلات دور ہو جائیں گی۔

(اکمال الدین، حار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۲۳۰، ۲۳۱)

ایک دوسرے سے بیزاری کا اظہار کرو گے

جعفر بن محمد نے محمد بن حسین سے، انہوں نے ابن یزید سے، انہوں نے اصم سے، انہوں نے ابن سیانہ سے انہوں نے عمران بن صہب سے، انہوں نے عبایہ اسدی سے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا:-

تمہارا اس وقت کیا حال ہو گا جب تم علم و ہدایت کے امام کے بغیر رہ جاؤ گے اور تم میں سے ہر ایک دوسرے سے برأت و بیزاری کا اظہار کر رہا ہو گا۔
(غیبیہ طوسی، حار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۲۰۶)

غیبت میں شیعوں کی حالت

شیبانی نے اسدی سے، انہوں نے سہل سے، سہل نے عبد العظیم حسنی سے، انہوں نے ابو جعفر ثانی سے اور انہوں نے اپنے آباء سے انہوں نے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ کہ

آپ نے فرمایا :-

ہم میں سے جو امام قائم ہو گا اُس کی غیبت طویل مدت تک رہے گی گویا میں دیکھ رہا ہوں اُس زمانہ غیبت میں شیعہ اس طرح پھریں گے جیسے چوپائے چراہ گاہ کہ تلاش میں پھرتے ہیں مگر اُن کو چراہ گاہ نہیں ملتی مگر یاد رہے کہ جو شخص اُس زمانہ غیبت میں اپنے دین پر قائم رہا اور اپنے امام کی طولانی غیبت کی وجہ سے مایوس نہ ہوا وہی قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں ہو گا۔

پھر فرمایا :- جب ہمارا قائم ظہور کرے گا تو اُس کی گردن میں کسی کی بیعت کا قلابہ نہ ہو گا (وہ کسی کا محکوم نہ ہو گا) اس لئے ان کی ولادت کو پوشیدہ رکھا جائے گا اور وہ جسمانی طور پر غائب رہیں گے۔

(اکمال الدین، حار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۲۰۴)

دشمنانِ خدا کے لیے غیبتِ غضبِ الہی کی نشانی

الی اور ابن ولید نے ایک ساتھ سعد اور حمیری سے انہوں نے ابن عیینی سے انہوں نے ابن محبوب سے انہوں نے محمد بن نعمان سے روایت کی ہے کہ نعمان کے فرزند محمد کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا :

ترجمہ : اللہ عزوجل کی سب سے زیادہ قربت و رضامندی کو اس وقت حاصل ہوگی کہ جب وہ جھٹ خدا کو گم (پوشیدہ) پائیں گے وہ ان پر ظاہر نہ ہو اور پردہ غیبت میں ہو اور انہیں یہ معلوم نہ ہو کہ محبت خدا کس مقام پر

ہے مگر اس کے باوجود وہ جانتے ہوں کہ اللہ کی محبتوں کا سلسلہ ہرگز ختم نہیں ہوا ہے اور وہ جاری ہے اور وہ صبح شام ظہور و کشائش کے لیے متوقع رہیں اور دعا کرتے رہیں۔

اور سب سے زیادہ غضب اللہ تعالیٰ کا اپنے دشمنوں پر یہ ہوتا ہے کہ اپنی محبت کو ان میں سے مفقود کر دیتا ہے اور ان پر ظاہر نہیں اور اللہ کو معلوم ہے کہ اس کے اولیاء اور دوستدار کبھی شک میں مبتلا نہ ہونگے اور اگر اس کے علم میں یہ بات ہوتی تو چشم زدن کے لیے بھی وہ اپنی محبت کو پردہ غیبت میں نہ رکھتا۔

امالی صدوق میں بھی مفضل بن عمر سے اسی کے مثل روایت ہے۔

(حار الانوار جلد ۱۱، اردو صفحہ ۶۱۱)

شیعہ چراہ گاہ تلاش کریں گے

طالقانی نے علی بن حسن بن فضال نے اپنے والد سے انہوں نے

حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے :

آپ نے ارشاد فرمایا :

ترجمہ :- گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ میری اولاد میں سے تیسرے کے

مفقود ہونے کے دوران شیعہ چراہ گاہ تلاش کرنے میں سرگرداں پھر رہے ہیں

مگر انہیں چراہ گاہ (مرکز) نصیب نہیں۔

میں نے عرض کیا۔ فرزند رسولؐ یہ کیوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا اس

لیے کہ ان کا امام ان میں سے غائب ہو گا۔ میں نے عرض کیا کہ غائب کس لیے

ہو گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تاکہ جب وہ تلوار لے کر خروج کرے تو ان کی گردن پر کسی حاکم و حکومت کی بیعت کا بار نہ ہو۔ اور نہ کسی کے زیرِ نگیں ہوں۔

(علل الشرائع، حار الا نوار جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۰)

امام قائم کی مثال آفتاب جیسی ہوگی

محمد بن ہمام نے فزاری سے انہوں نے حسن بن محمد بن ساعد سے انہوں نے احمد بن حارث سے انہوں مفضل سے انہوں نے ابن ظہیان سے انہوں نے جابر جعفی سے اور انہوں نے جابر انصاری سے روایت کی ہے کہ جابر انصاری نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا امام قائم کی غیبت میں ان کی ذات سے شیعہ فائدہ حاصل کر سکیں گے؟

آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبوت پر مبعوث فرمایا ہے۔

بلاشبہ وہ لوگ ان سے فائدہ حاصل کریں گے اور ان کے نور و اہیت سے روشنی و ضیائیں گے جس طرح آفتاب کے بادلوں میں پوشیدہ رہنے کے باوجود لوگ اس سے نفع حاصل کرتے ہیں۔

(حار الا نوار جلد ۱۱)

معرفت امامؑ کے بغیر جاہلیت کی موت

فضیل بن یسار نے بیان کیا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ کوئی شخص مر جائے۔ اس حالت میں کہ اُس کا کوئی امام نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور انسانوں کے لئے معرفت امام کے سلسلے میں کوئی عذر قابل قبول نہ ہوگا۔ (اکمال الدین وتمام النعمہ جلد دوم صفحہ ۴۰۲)

بغیر امام کے مرنا ضلالت کی موت ہے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی شخص مر جائے۔ اس حالت میں کہ اس کا کوئی امام نہ ہو۔ تو وہ جاہلیت، کفر، شرک اور ضلالت کی موت مرا۔

(اکمال الدین، تمام النعمہ جلد دوم صفحہ ۴۰۳)

دعائے غریق پڑھنے والے نجات پائیں گے

عبداللہ بن سنان نے بیان کیا کہ میں اور میرے والد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا:۔ اس وقت تم کیسے زندگی گزارو گے جب تم اپنے امام کو نہیں دیکھ سکو گے اور نہ یہ کہ ان کا پتہ پاسکو گے اور اس سے نجات صرف ان لوگوں کو ملے گی جو دعائے غریق پڑھیں گے۔ میرے والد نے عرض کیا کہ حضور اس

وقت ہم کیا کریں آپ نے فرمایا: جب ایسا وقت آئے تو دین پر ثابت قدم رہنا۔ یہاں تک کہ امر تمہارے لئے واضح ہو جائے۔

(اکمال الدین، تمام العہمہ جلد دوم، صفحہ ۳۵۴)

اپنے عقیدے پر قائم رہنا

حارث بن مغیرہ نے میان کیا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کیا لوگوں پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ وہ اپنے امام کو نہ پہچان سکیں گے؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ میں نے عرض کیا پھر ایسے وقت میں لوگوں کو کیا کرنا چاہیے۔ فرمایا۔ اپنے عقیدے پر قائم رہنا چاہیے۔ یہاں تک کہ ان کے لئے امر حق ظاہر کر دیا جائے۔

غیبت کی وجہ سے کئی قومیں مرتد ہو جائیں گی

یونس بن عبد الرحمن نے کہا کہ میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ اے فرزند رسول۔ کیا آپ قائم بالحق ہیں۔ آپ نے فرمایا میں ضرور قائم بالحق ہوں لیکن وہ قائم جو زمین کو خدا کے دشمنوں سے پاک کرے گا اور عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہو گی وہ میری اولاد میں سے پانچواں ہے اس کے لئے غیبت ہے جو اتنی طویل ہو گی کہ کئی قومیں مرتد ہو جائیں گی اور کچھ لوگ دین پر ثابت قدم رہیں گے پھر فرمایا۔ ہمارے شیعوں کے لئے طوئی ہے جو ہمارے قائم کی ۵ نسبت میں ہم سے متمسک رہے اور ہماری ولایت پر ثابت

قدم رہیں اور ہمارے دشمنوں سے بے زار رہیں۔ وہ ہم سے اور ہم ان سے، ان سے آئمہ راضی اور وہ آئمہ سے راضی ہیں۔ پس ان کے لئے طوفی اور پھر طوفی ہے خدا کی قسم وہ ہمارے ساتھ قیامت کے روز ہمارے درجے میں ہوں گے۔
(اکمال الدین، تمام النعمہ جلد دوم، صفحہ ۳۶۳)

فقہا بدترین ہونگے شریر ہو گے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے رسول اللہ سے روایت کی ہے کہ میری امت پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ قرآن کے فقط نقوش باقی رہ جائیں گے اور اسلام کا فقط نام باقی رہ جائے گا اور وہ اپنے کو مسلمان کہیں گے لیکن اسلام سے بہت دور ہوں گے ان کی مسجدیں عمارت کے اعتبار سے صحیح ہوں گی لیکن ہدایت کے اعتبار سے خرابہ ہوں گی اس زمانے کے فقہا بدترین اور شریر ترین فقہا ہوں گے جو آسمان کے نیچے ہوں گے ان ہی سے فتنہ باہر آئے گا اور ان ہی کی طرف واپس جائیگا۔
(ظہور الحجیہ، صفحہ ۱۳۴)

علماء چوروں کی طرح قتل ہوں گے

ارشاد فرمایا کہ انسانوں پر ایک زمانہ ایسا آئے والا ہے کہ اس زمانے میں جس طرح چور قتل کئے جائیں گے اسی طرح علماء بھی قتل کئے جائیں گے۔ کاش علماء اُس وقت اپنے آپ کو بے وقوف اور احمق بنا لیں۔

(علامہ الظہور، زنجانی ص ۳۱۷، علامات ظہور مہدی ص ۲۲۸)

جب مسلمان علماء سے نفرت کرنے لگیں

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے رسول اللہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب مسلمان اپنے علماء سے نفرت کرنے لگیں اور اپنے بازاروں کی تعمیر کو ظاہر کرنے لگیں اور دولت کے لئے شادی کریں تو اللہ انہیں چار بلاؤں میں مبتلا کرے گا۔ اس زمانے میں قحط پڑے گا بادشاہ (صاحب سلطنت) ظالم ہوگا، حکمران خیانت کار ہوں گے اور مسلمانوں کے دلوں میں دشمنوں کا شدید خوف ہوگا۔

(علامہ الطہور زنجانی صفحہ ۳۱۷، علامات ظہور مہدی صفحہ ۲۲۷، ۲۲۷)

بعض لوگ بعض پر لعنت کریں گے

غیبت طوسی میں حضرت امام حسن ابن علی علیہ السلام کی صاحبزادی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جس امر کے تم منتظر ہو وہ اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک کہ تم میں سے بعض لوگ بعض کے چہرے پر نہ تھوک دیں یہاں تک کہ تم میں سے بعض لوگ بعض کی کفر کی گواہی دیں گے راوی نے کہا کہ اُس وقت تو پھر خیر نہیں ہے۔ فرمایا کہ سارا خیر اسی وقت ہے اس لئے کہ اسی وقت تمہارا قائم قیام کرے گا اور ساری باتیں ختم ہو جائیں گی۔

(الزام الناصب جلد ۲، ص ۱۳۵ علامات ظہور مہدی ص ۲۲۳، ۲۲۳)

بعض لوگ بعض کو کذاب کہیں گے

عمیرہ بنت نفیل بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت امام حسن علیہ السلام سے سنا کہ یہ امر اس وقت تک نہیں ہو گا تم جس کا انتظار کر رہے ہو جب تک کہ تم میں سے ایک شخص دوسرے سے اظہار بیزاری و نفرت نہ کرے اور بعض بعض پر لعن طعن نہ کریں یہاں تک کہ تم میں سے بعض لوگ بعض کو کذاب کہیں گے۔

(ظہور الحجۃ صفحہ ۱۱۵، علامات ظہور مہدی صفحہ)

شیعوں کا آپس کا اختلاف

عوالم میں غیبت نعمانی سے نقل کیا ہے کہ ذکر قائم علیہ السلام پر حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ابھی قیام کیسے ہو سکتا ہے ابھی تو فلک نے گردش بھی نہیں کی کہ اس کے بارے میں یہ کہا جائے کہ وہ (قائم) مر گیا ہے یا ہلاک ہو گیا۔ وہ کسی وادی میں چلا گیا؟ راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ فلک کی گردش کیا ہے؟ فرمایا۔ شیعوں کا آپس میں اختلاف۔

(الترام الناصب جلد ۲ صفحہ ۶۱، علامات ظہور مہدی صفحہ ۲۴۲)

شیعہ ایسے اختلاف کریں گے

مالک ابن حمزہ سے حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ مالک :- تمہارا حال اُس وقت کیا ہو گا جب شیعہ اس طریقہ سے اختلاف کریں گے پھر آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو کھول کر دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کو پیوست کر دیا۔ مالک کہتے ہیں کہ میں نے کہا۔ یا امیر المومنین۔ اس وقت تو خیر نہیں ہو گا۔ فرمایا۔ سارا خیر تو اس وقت ہو گا۔ اے مالک۔ اسی وقت ہمارا قائم قیام کرے گا۔ اور ستر مرد قیام کریں گے جو خدا اور رسول کی تکذیب کریں گے تو قائم ان سب کو قتل کر دے گا پھر اللہ ان شیعوں کے اختلاف کو رفع کر کے امر واحد پر جمع کر دے گا۔

(ظہور الحجیہ صفحہ ۱۱۵، علامات ظہور مہدی)

قرآن کے مخالف روایت رد کردو

ابن قولویہ نے کلینی سے انہوں نے علی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یقظینی سے انہوں نے یونس سے انہوں نے عمرو بن شمر سے انہوں نے جابر سے روایت کی ہے۔ جابر کہتے ہیں کہ ہم لوگ مناسک حج ادا کرنے کے بعد رخصت ہونے کے لئے حضرت امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ فرزند رسول ہمیں کچھ نصیحتیں فرمائیے :-

آپ نے ارشاد فرمایا :-

تم میں جو قوی ہے وہ ضعیف و کمزور کی مدد کرے۔

تم میں سے جو دولت مند ہے وہ اپنے فقیروں پر توجہ دے۔

تم میں سے ایک شخص جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوسروں کے لئے چاہے۔ تم لوگ ہمارے اسرار کو پوشیدہ ہی رکھنا اور لوگوں کو اپنی گردنوں پر مت سوار کرنا۔

ہمارے ظہور امر (قائم) کا انتظار کرنا اور جو روایت ہماری نسبت سے تم لوگوں تک پہنچے اگر وہ قرآن کے مطابق ہو تو اُسے قبول کر لینا اور اگر قرآن کے مخالف ہو تو اسے رد کر دینا۔ اور اگر مشتبہ ہو (پتہ نہ چلے کہ موافق ہے یا مخالف ہے) تو توقف کرنا اور ہم سے دریافت کرنا تاکہ ہم اس کی تشریح کر دیں۔

اگر تم لوگ ہماری نصیحتوں پر عمل کرتے رہے تو ہمارے قائم کے ظہور سے قبل تک جو بھی تم میں سے ان نصیحتوں پر عمل کرتا ہو امرے گا۔ وہ شہید ہو گا۔ اور جس نے حضرت امام قائم کا زمانہ پالیا اور اُن کی معیت میں قتل ہو گیا اُس کو دو شہیدوں کا اجر ملے گا۔ اور جس نے اُن کی معیت میں ہمارے ایک بھی دشمن کو قتل کیا اُس کو بیس ۲۰ شہیدوں کا اجر ملے گا۔

(امالی شیخ، حارالانوار جلد ۱۱)

دور غیبت میں آل محمد کی موڈت پر ثامت قدم رہنے

والوں کی فضیلت

ہمدانی نے علی سے، انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے لہطام بن مرہ سے انھوں نے عمرو بن ثابت سے روایت کی ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:۔ کہ

جو شخص قائم کے دور غیبت میں ہماری ولایت پر ثابت قدم رہا اس کو بدر واحد کے شہیدوں جیسے ایک ہزار شہیدوں کا ثواب عطا ہوگا۔

(اکمال الدین، حار الانوار جلد ۱۱ صفحہ ۶۵۴)

شیعہ آزمائے جائیں گے

محمد حمیری نے اپنے والد سے انہوں نے ایوب بن نوح سے انہوں

عباس بن عامر سے انہوں نے ربیع بن محمد مسلمی سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا:۔

خدا کی قسم تم لوگ اس طرح توڑے جاؤ گے جیسے مٹی کے برتن۔ جن کو جوڑا جائے تو جڑتا ہی نہیں۔ خدا کی قسم تم لوگ رگڑے جاؤ گے۔ خدا کی قسم تم لوگ چھانے جاؤ گے جس طرح جھرنے میں گھسیوں سے دوسرے دانے چھانے جاتے ہیں۔

(غیبت طوسی، حار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۶۱۹)

خواتین کی صورت حال

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ آخری زمانے میں جو بدترین زمانہ ہے وقت کے قریب آجانے کی ساعت میں ایسی عورتیں ظاہر ہوں گی جو بے پردہ ہوں گی اور اپنی زیب و زینت اجنبی مردوں پر ظاہر کریں گی دین سے عاری ہوں گی۔ فتنوں میں داخل ہوں گی شہوت رانی کی طرف مائل ہوں گی لذتوں کے پیچھے بھاگنے والی ہوں گی محرمات کو حلال سمجھنے والی ہوں گی اور ہمیشہ جہنم میں رہنے والی ہوں گی۔

(علامہ الطہور صفحہ ۲۶۳، علامات ظہور مہدی)

خواتین برہنہ لباس میں ہوں گی

ان عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اس وقت کے آخری زمانے کے مرد تیز گردش والی سوار یوں پر سوار ہوں گے اور مسجد کے دروازوں پر آئیں گے ان کی عورتیں لباس میں ہوں گی لیکن برہنہ ہوں گی اور ان کے سروں پر اونٹ کی کوہان کی طرح بال ہوں گے۔

(علامہ الطہور صفحہ ۳۶۳، علامات ظہور مہدی صفحہ ۲۳۸)

حضرت امامانِ زمانہ اور نوابِ اربعہ

یا علیؑ

دنیا تیرے مزاجِ ساعت کا نام ہے
عشرت تیرے ظہور کی ساعت کا نام ہے

امام زمانہ کے نظامِ امامت

حضرت قائم آل محمد علیہ السلام نے اپنے والد گرامی حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت کے بعد اپنے عہدہ جلیلہ اور منصب رفیعہ امامت کے فرائض جو منجانب اللہ آپ کے سپرد فرمائے گئے تھے انجام دینے شروع کر دیئے مگر چونکہ ابتدا ہی سے نظامِ مشیت نے آپ کے تمام امور کو ایک خاص اختفاء کی حالت میں رکھا جانا عین مصلحت سمجھا۔ اس لئے ان فرائض کے متعلق تمام احکام بہت بڑی حزم و احتیاط کے ساتھ انہی سزاء اور نائبین کے ذریعے انجام دیئے جاتے تھے جو حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے زمانے ہی سے مومنین خالصین کے اغراض و مقاصد کو آپ کی خدمت میں عرض کیا کرتے تھے مگر چونکہ ان کے عہدِ کرامت سے آپ کے وقت کی دشواریاں بڑھ گئیں تھیں اسلئے ان کے انتظامات میں پہلے سے زیادہ اضافات فرمائے گئے۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے وقت میں تو صرف رقم نسی و غیرہ کے ایسے امور کی وصولی میں سزاء اور نائبین وغیرہ کی ضرورت ہو کرتی تھی۔ پھر بھی آپ کی خدمت میں مومنین کا جمع ہونا چونکہ مخالفین کی مخالفت اور آپ کی تکلیف و زحمت کا باعث ہوتا۔ اس ترکیب سے روک دیا گیا تھا مگر آپ کے عہد میں یہ دشواری اور مجبوری روز بروز ترقی کرتی گئی۔

جناب امام حسن عسکری علیہ السلام کے وفات کے وقت سے روایت عموماً موقوف ہو کر خاص خاص۔ وہ بھی صرف چند خوش قسمت حضرات تک

مخصوص و محدود رکھی گئی تھی۔ آپ کے خاص زمانہ میں تو عام یا خاص۔ رویت کا شرف عموماً سب کے لئے ممنوع ہو گیا اور جملہ امور کی اطلاع اور احکام و نصاب ہدایت کے تمام اجراء و اعلان سزاء اور ناسین سے متعلق کر دیئے گئے اور ان ہی حضرات کو حضوری اور زیارت کی دولت بھی نصیب ہوتی رہی مگر جب مخالفین کی شورش اور زیادہ ہو گئی تو یہ سزاء بھی عموماً زیارت سے محروم رہنے پر مجبور کر دیئے گئے (در مقصود صفحہ ۴۸)

جناب قائم آل محمد علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت کے بعد امامت کے فرائض سرانجام دینا شروع کر دیئے۔ عوام کی نظروں سے پوشیدہ رہنے کے ساتھ ساتھ کار ہدایت نہایت ہی مستحکم انتظام کے ساتھ انجام پاتا رہا۔

پہلے ہی سے اس گھر میں دنیا کی ظاہری سلطنت و مملکت نہ تھی جو مالی ریاست و دولت، جاہ و حشم فوج و لشکر کی ضرورت ہوتی اس پر تو دنیا والے قائل چلے آ رہے تھے۔ یہاں تو دین و ملت کی حفاظت اور لوگوں کی ہدایت کا کام تھا جو محض مخصوص نظام کے تحت انجام پاتا رہا۔ حضرت کا یہ پوشیدہ نظام ہدایت آپ کے پدر بزرگوار کے زمانہ کا قائم شدہ تھا کیونکہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں بھی لوگوں کی زیادہ آمد و رفت حکومت کو ناگوار تھی اور آزادی کے ساتھ موافقین کی حاضری نہ ہو سکتی تھی اس لئے کچھ خاص معتمد صاحبان کے ذریعے سے کار ہدایت ہوتا رہتا تھا۔ وہی قابل اعتماد لوگ امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت کے بعد امام زمانہ علیہ السلام کے کام آنے اور نیابت و وکالت سے امامت کی ذمہ داریاں پوری ہوتی رہیں۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی نماز جنازہ کا واقعہ اور اہل قم کا واقعہ تو بجزرت مومنین نے دیکھا اور سنا تھا جو اسی وقت سے حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی امامت کے مقرب ہو گئے تھے اور اس سے قبل بھی بہت سے مقامات پر پاکباز مومنین حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوئے تھے۔ دور دراز شہروں، بستٹیوں میں جا جا مومنین کی آبادیاں تھیں اس تمام گروہ کی ہدایت و اعانت حضرت کی ذمہ داری تھی جس کی تکمیل میں یہ نسبت پہلے حضرات آئمہ کے اس وقت حکومت کی وجہ سے کافی دشواریاں پیدا ہو رہی تھیں لیکن خدا کی شان کہ بڑے نظم و نسق کے ساتھ پوشیدہ طور پر عراق و حجاز و ایران وغیرہ میں یہ تمام کام پورے ہوتے رہے۔

بعد ازاں جو اسلامی مرکز سمجھا جاتا تھا اور جہاں ہزاروں مومنین قاصدوں کی زندگی بسر کر رہے تھے اور ان کے علاوہ ہر جگہ کے صاحبان ایمان اپنی اپنی ضرورتوں سے آتے رہتے تھے وہاں ایک مقدس بزرگ امام زمانہ علیہ السلام کے نائب خاص سردار مومنین کی مشیت سے مقرر کئے گئے اور دوسرے بڑے شہروں میں ان کے ماتحت و کلاء و سفراء معین ہوئے۔

قصبات اور دیہاتوں میں کارکنوں کا تقرر ہوا اور تمام آبادیوں کے حصے اس طرح تقسیم کر دیئے گئے۔ کہ ایک علاقہ ایک وکیل و سفیر کی سپردگی میں آگیا اور سلسلہ بسلسلہ افسری، ماتحتی کی صورت میں یہ دینی فریضہ سرانجام ہونے لگا کسی بھی ایک دروازے پر مومنین کا قبضہ نہ ہوتا جس سے راز فاش ہونے کا خطرہ تھا۔ حاجت مندوں کی درخواستیں حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی خدمت اقدس میں نائب کے ذریعے سے پیش ہوتی تھیں جن کی حاضری نہ تو

اس طرح ہوتی تھی کہ جب چاہیں جائیں اور نہ اس کیلئے کوئی خاص وقت مقرر تھا بلکہ جب مصلحت ہوتی تو ان کو طلب کر لیا جاتا تھا اور وہ مومنین کے معروضات ان کے مسائل و دیگر متعلقہ امور حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کرتے تھے بعض عرصہ ضعیفوں پر تحریری احکامات صادر ہوتے تھے ان تمام جوابوں کی تقسیم نہایت احتیاط سے ہوتی تھی اگر ذرا بھی لچھ خطرہ ہوتا تو درخواست والوں کو وہ نائب اپنے پاس بلا کر جوابات سے مطلع فرمادیتے تھے۔

کبھی کبھی دوسرے وکیل و سفیر بھی بعض ضرورتوں پر بارگاہ معلیٰ میں خود حاضر ہو کر حالات عرض کرتے اور جوابات لے کر واپس چلے جاتے لیکن ہر مرتبہ یہ نہ ہوتا تھا کہ زیارت سے بھی مشرف ہوں۔

فیس وغیرہ امام وقت کے مالی حقوق جو منجانب خدا اور رسول معین ہیں ہر حلقہ سے وہاں کے سفیر و وکیل کے پاس جمع ہوتے تھے اور یہ سب رقمیں بذریعہ نائب کے حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی خدمت اقدس میں پہنچائی جانی تھیں اور نام بنام ان کی رسیدیں دوبار امامت سے ملتی تھیں۔ مال حرام۔ جعلی سکے، کھوٹے درہم و دینار واپس لکر دیئے جاتے تھے۔ کمی و بیشی کی بھی اطلاع دی جاتی تھی۔

پھر نائب و وکلاء سزا کے ذریعے سے مستحق مومنین میں یہ مال تقسیم ہوتا تھا چونکہ حکومت وقت کی طرف سے جاسوسی کا سلسلہ برابر جاری تھا جب کسی نہ کسی طرح اس تحصیل خراج کی خبریں دشمنوں تک پہنچنے لگیں تو صحیح طور پر پتہ گانی یہ تدبیر سوچی گئی کہ ان بعض محصلین کے پاس جن کے متعلق تحصیل

وصولی کا محکمہ ہے کچھ آدمی مال لے کر جائیں اور وہ جا کر کہیں کہ یہ رقوم حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی خدمت میں روانہ کر دیں اور ان کی رسیدیں منگوا دیں۔ لیکن قبل اس کے کہ حکومت کا مکرو فریب عمل میں آئے حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی طرف سے فرمان جاری ہو گیا کہ کہیں کسی نے آدمی سے اُس وقت تک کوئی رقم نہ لی جائے جب تک کہ وصول کنندہ کی اس شخص سے ذاتی واقفیت اور اس پر پورا بھروسہ نہ ہو۔

پھر تو مومنین کے لباس میں بہت سے ناکار اور غدار جا جا اس کام کے لئے گشت کرنے لگے اور اچھی طرح یہ جال پھیلا یا گیا مگر کوئی اس دام فریب میں نہ پھنسا۔ ضرورت کے وقت خاص صاحبان و کلاء، سفراء یا دوسرے مومنین مخلصین بارگاہ امامت میں حاضر ہونا چاہتے تو ان کی حاضری پوشیدہ طریقے سے حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی قیام گاہ پر ہوتی رہتی۔ لیکن جس وقت مکان کے اندر حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی تلاش کے سلسلہ میں واقعات پیش آئے تو اس کے بعد سرداب مقدس میں صرف ان حضرات سے ملاقات کا شرف باقی رہ گیا تھا جو نہایت رازداری اور احتیاط کے ساتھ امام زمانہ علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کرتے تھے اور ہدایت حاصل کر کے احکام مقرر ذرا کج سے مومنین تک پہنچانے تھے۔ اجراء احکام و ہدایت کے انتظامات کی صورت میں حسب مصلحت تغیر و تبدل رہتا تھا۔

حکومت کی طرف سے امام زمانہ علیہ السلام کی تلاش میں جتنی زیادہ سختی برہتی تھی ادھر اتنی ہی احتیاط سے کام لیا جاتا تھا۔ حکمرانوں کو جب بھی ملکی جھگڑوں سے فرصت ملتی تو وہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام پر قابو پانے کی

کوشش میں لگ جاتے۔ بڑی بڑی کوششیں کی گئیں مگر تدبیر الہی سے سب کی سب ناکام ہو گئیں حضرت امام زمانہ علیہ السلام عوام الناس کی نگاہوں سے تو پوشیدہ ہو گئے لیکن آپ نے اپنے چند نائبین کے ذریعہ سے اپنے مومنین کے ساتھ رابطہ برقرار رکھا

عثمان بن سعیدؑ

تقی الامال جلد دوم صفحہ ۵۰۳ فصل ششم سے نقل کیا ہے جو حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے نواب اربعہ کے بارے میں ہے اور کتاب کفایت الموحدین میں تحریر ہے : فرمایا۔ ان میں اول عثمان بن سعید عمری ہیں۔ حضرت امام زمانہ علیہ السلام ان کو بہت قابل اعتماد سمجھتے تھے اور انہیں امانت دار قرار دیتے تھے۔ وہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اور حضرت امام علی نقی علیہ السلام کے بھی معتمد تھے اور ان کی زندگیوں میں ان کے امور کے وکیل تھے اور گروہ اسدی کے جد اعلیٰ جعفر عمری سے منسوب تھے۔ ان کو روغن فروش بھی کہا جاتا تھا اور انہوں نے یہ کام بعض مصلحتوں کی بنا پر اختیار کیا تھا وہ تقیہ برتتے تھے۔ اپنے کارِ سفارت کو دشمنوں سے پوشیدہ رکھنے کی غرض سے وہ یہ کام کرتے تھے اور شیخہ جو اموال حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے لئے لے جاتے تھے ان کے حوالے کر دیتے تھے اور وہ ان اموال کو اپنی تجارت میں لگا لیتے تھے اور پھر خدمتِ امام علیہ السلام میں پہنچا دیتے تھے۔

احمد بن اسحاق قمی جو علمائے شیخہ میں سے ہیں ان سے روایت ہے کہ

میں نے ایک روز خدمتِ حضرت امام علی نقی علیہ السلام میں باریاب ہونے کا شرف حاصل کیا میں نے عرض کیا: اے میرے مولاً اور سید! میرے لئے یہ ہر وقت ممکن نہیں ہے کہ آپ کی خدمت میں آنے کا شرف حاصل کر سکوں۔ فرمائیے اس صورت میں کس کی بات مانوں اور اطاعت کروں؟

امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: یہ ابو عمر و امین معتبر اور ثقہ فرد ہیں یہ تم سے جو کچھ کہتا ہے میری طرف سے کہتا ہے اور جو کچھ تم تک پہنچاتا ہے وہ میری طرف سے پہنچاتا ہے۔ پھر جب حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے دنیا سے رحلت فرمائی تو میں ایک روز امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے وہی عرض کیا جو ان کے پدر بزرگوار سے عرض کیا تھا۔ فرمانے لگے کہ یہ ابو عمر و ثقہ اور امین فرد ہیں اور میری نظر میں بھی ثقہ ہیں اور یہ میری زندگی میں یا وفات کے بعد جو کچھ تم سے کہیں وہ میری جانب سے ہی کہیں گے اور جو کچھ تم تک پہنچائیں گے وہ میری جانب سے ہی پہنچائیں گے۔

علامہ مجلسی علیہ رحمۃ نے حارالانوار میں لکھا ہے کہ شیخہ موثنین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے کہ اہل یمن کی ایک جماعت حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں شرفیاب ہوئی۔ وہ لوگ امام کے لئے اموال لے کر آئے تھے۔ پس امام علیہ السلام نے فرمایا: اے عثمان! تو یقیناً مال خدا کا امین اور وکیل ہے۔ جا۔ اور جو مال یہ اہل یمن لائے ہیں اسے وصول کر۔ اہل یمن نے عرض کیا: مولاً! خدا کی قسم۔ عثمان! آپ کے برگزیدہ شیعوں میں سے ہیں اور ان کی جو عزت و منزلت ہماری نظر میں تھی آپ کے اس عمل سے اور ہ

میں۔ امام نے فرمایا: بے شک گواہ رہنا کہ عثمان بن عمری میرا وکیل ہے اور اس کا لڑکا محمد بن عثمان میرے بیٹے ممدی کا وکیل ہے۔

حار میں تحریر ہے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت کے بعد بظاہر عثمان بن سعید آنجناب کی تجبیر و تکفین میں مشغول ہوئے اور حضرت صاحب الامر علیہ السلام نے ان کی وفات کے بعد ان کو وکالت و نیامت کے جلیل منصب پر فائز کیا اور شیعوں کے سوالات کے جوابات ان کے توسط سے شیعوں تک پہنچاتے تھے۔ اور سہم امام کے جو اموال تھے وہ ان کے حوالے کیے جاتے تھے اور حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے وجود کی برکت کے نتیجے میں ان سے غیبت سے متعلق عجیب و غریب امور دیکھنے میں آتے تھے۔ لوگ جو مال ان کو دینا چاہتے تھے ان کے حلال و حرام اور مقدار کے بارے میں وہ وصولیابی سے قبل اطلاع دیتے تھے اور یہ کہ صاحب اموال کون ہیں چہ اللہ کی طرف سے اس کی اطلاع ان کو دیتے تھے۔ یہی حال حضرت کے باقی وکیلوں اور سفیروں کا تھا کہ آنجناب کی جانب سے دلائل و کرامت کے ساتھ وہ فرض نیامت ادا کرتے تھے۔

محمد بن عثمان بن سعید

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے ان کی اور ان کے والد کی توثیق فرمائی تھی اور اپنے شیعوں کو اطلاع دی تھی کہ وہ میرے بیٹے ممدی کے وکیلوں میں سے ہیں۔ جب ان کے والد عثمان بن سعید عمری کی وفات کا وقت قریب آیا تو حضرت صاحب الامر علیہ السلام کی طرف سے ایک توثیق مبارک

باہر آئی جو ان کے والد کی وفات کے سلسلہ میں تعزیت نامہ کی حیثیت رکھتی تھی اور اس میں یہ تحریر تھا کہ وہ اپنے والد کی جگہ ولی خدا کی جانب سے منصب نیامت پر فائز ہیں۔ توقع کی عبارت شیخ صدوق علیہ رحمۃ اور ان دوسرے لوگوں کے مطابق یہ تھی۔

یقیناً ہم خدا کیلئے ہیں اور ہماری بازگشت خدا ہی کی جانب ہے ہم نے اس امر کو تسلیم کر لیا ہے اور ہم اس کی قضا سے راضی ہیں۔ تمہارے والد نے سعادت اور نیک بستختی کے ساتھ زندگی گزاری اور اس کے بعد اس حالت میں فوت ہوئے کہ وہ ہمارے پسندیدہ و محبوب تھے۔ خدا ان پر رحمت کرے اور انہیں اولیاء و سادات و موالیان سے ملحق کرے۔ اس لیے کہ وہ ہمیشہ آئمہ دین کے کاموں میں ان چیزوں کے لئے مصروف رہتے تھے جو خدا اور آئمہ دین کی بارگاہ میں اس کے تقرب کا باعث ہوتی تھیں۔ خدا تمہارے چہرہ کو شگفتہ کرے۔ اور ان کی (تمہارے والد) لغزشوں کو معاف کرے اور تمہاری جزا اور تمہارے اجر کو زیادہ کرے۔ ان کی مصیبت کے بارے میں تمہیں صبر عطا کرے۔ خدا تمہیں اپنی رحمت سے مسرور کرے اور ان کی آرام گاہ کو رحمت سے نوازے۔ تمہارے باپ کے کمال سعادت میں سے ایک بات یہ ہے کہ تمہارے جیسا فرزند انہیں عطا کیا گیا تم ان کے مقام و منصب پر فائز ہو۔ ان کے خلیفہ و جانشین ہو۔ تمہیں چاہیے کہ ان کے لئے ایصالِ ثواب اور طلبِ مغفرت کرو۔ اور میں کہتا ہوں کہ حمدِ خدا کرو کہ نیک طینت شیعوں کے دل تمہارے مقام اور منزلت سے اور جو کچھ خدا نے تمہیں ودیعت کیا ہے اس سے مسرور و شادماں رہیں۔ پروردگار تمہاری مدد کرے اور تمہیں مضبوط اور مستحکم کرے اور توفیق

خیر عطا فرمائے۔

علامہ کلینیؒ سے منقول ہے کہ توفیق شریف حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے طرز تحریر میں باہر آئی اس پر لکھا تھا:-

کہ محمد بن عثمانؒ خدا اس کے والد سے خوش ہو۔ میرا معتد ہے اور اس کا نوشتہ ہے۔ امام کے بہت سے دلائل اور معجزات شیعوں کے واسطے ان سے ظاہر ہوتے تھے وہ زمانہ نیابت و سفارت میں حضرت حجت کی طرف سے شیعوں کے مرجع تھے۔

ام کلثوم دختر محمد بن عثمانؒ سے روایت ہے کہ میرے والد نے فقہ کے موضوع پر چند کتابیں تصنیف کیں تھیں۔ اور ان میں مندرج معلومات انہوں نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام، حضرت صاحب الامر علیہ السلام اور اپنے والد سے حاصل کی تھیں انہوں نے وہ سب کتابیں وفات کے وقت جناب حسین بن روح کے حوالے کر دی تھیں۔

شیخ صدوقؒ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عثمان بن سعید سے روایت کی ہے کہ خدا کی قسم ہر سال موسم حج میں حضرت امام زمانہ علیہ السلام تشریف لاتے ہیں مخلوق خدا کو دیکھتے ہیں اور مخلوق خدا بھی ان کو دیکھتی ہے مگر ان کو پہچانتی نہیں۔

ایک اور روایت میں جناب صدوقؒ سے ہی منقول ہے کہ محمد بن عثمانؒ بن سعید سے پوچھا کہ تم نے حضرت صاحب الامر علیہ السلام کو دیکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں دیکھا ہے اور آخری مرتبہ خانہ خدا میں دیکھا ہے اس حالت میں کہ وہ فرما رہے تھے ”اللهم انجزنی ما وعدتني“ اور

پھر مستجار میں دیکھا کہ وہ فرما رہے تھے ”اللهم انتقم بی اعدائی“

جناب حسین ابن روحؒ نو بیختیؒ

حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے سفیروں اور وکیلوں میں سے تیسرے جناب حسین ابن روحؒ ہیں جو جناب محمد بن عثمانؒ کے زمانہ سفارت میں ان کی جانب سے ان کے حکم سے بعض امور کے متمم تھے۔ محمد بن عثمانؒ کے مومنوں میں سے چند افراد معتمد اور موثق تھے ان میں سے ایک حسین ابن روحؒ بھی تھے۔

جناب علامہ مجلسی علیہ رحمۃ اللہ انوار میں شیخ طوسیؒ کی کتاب ”غیبت“ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ جناب محمد بن عثمانؒ کے نزاع کے وقت جب کہ جعفر ابن احمد ان کے سرہانے بیٹھے ہوئے تھے اور جناب حسین ابن روحؒ پائین پاتھے۔ اسی حالت میں جناب محمد بن عثمانؒ نے جعفر ابن احمد کی طرف رخ کیا کہ امر و وصیت حسین ابن روحؒ کو منتقل ہو جانا چاہیے۔ اس وقت جعفر ابن احمد اپنی جگہ سے اٹھے، انہوں نے حسین ابن روحؒ کا ہاتھ پکڑا اور ان کو سرہانے بٹھا دیا اور خود پائنتی کی طرف چلے گئے۔ معتبر روایات میں ذکر ہوا ہے کہ محمد بن عثمانؒ نے شیعہ بزرگوں اور مشائخ کو جمع کیا اور کہا کہ جیسے ہی میری موت واقع ہو تو وکالت و سفارت کا کام الی القاسم حسین ابن روحؒ کے حوالے ہو گا اور یہ اس لئے کہ میں ان کو اپنے بعد اس منصب پر مامور کرنے کا پابند ہوں۔ پس ان سے رجوع کیا جائے اور اپنے کاموں کے سلسلے میں آپ لوگ ان پر اعتماد کریں۔ وہ توفیق مبارک جو حضرت صاحب الزمانؑ کی طرف حسین ابن

روح کے لئے برآمد ہوئی۔

توقیع مبارک کے جملوں کا ترجمہ

ہم اسے یعنی حسین ابن روح کو جانتے ہیں خدا سے ہم سے متعارف کرائے اس کو عالم مادے اس کی اپنی توفیق سے مدد کرے ہم اس کے مکتوب سے باخبر ہوئے۔ ہم اس کی امانت سے بھی باخبر ہوئے۔ ہم اس کی دینداری کو موثق اور قابل اعتماد سمجھتے ہیں یقیناً جس نے ہمیں خوشحال کیا ہے وہ بلند مرتبہ ہے پروردگار اس کے مرتبہ و مقام میں اضافہ فرمائے۔

اس بزرگوار کے حالات بہت لکھے ہیں کہ بغداد میں اس طرح تقیہ کرتا تھا اور مخالفین سے ایسا سلوک کرتا تھا یہاں تک کہ دوسرے مسلک کے لوگ کہتے تھے کہ وہ ہم میں سے ہے اور اس پر فخر کرتے تھے چاروں مذاہب کے افراد کا خیال تھا کہ حسین ابن روح ان سے تعلق رکھتے تھے۔

جناب ابی الحسن علی بن محمد سمری

جب جناب حسین ابن روح کا وقت وفات آیا تو انہوں نے حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے حکم کے مطابق ابی الحسن بن محمد سمری کو اپنا قائم مقام قرار دیا۔ کرامتوں معجزوں اور مسائل کے جواب کو حضرت حجت علیہ السلام کے ہاتھ سے جاری کرتے تھے اور شیعہ آنجناب کے حکم کی تعمیل میں اموال ان کے سپرد کرتے تھے اور ان سے خواہش کرتے تھے کہ کسی کو اپنی جگہ ٹھمائیں اور

امر نیامت ان کے سپرد کر دیں وہ جواب میں کہتے ہیں خدا کا ایک امر ہے۔ چاہیے کہ وہ پورا ہو۔ یعنی غیبت کمرای واقع ہو جائے۔

ایک اور روایت میں شیخ صدوق علیہ رحمۃ نے تحریر کیا ہے کہ جب علی بن محمد سمری کا وقت وفات آیا تو شیخ ان کے پاس گئے اور ان سے پوچھا کہ آپ کے بعد مکمل امور کون ہو گا اور آپ کی جگہ کون بیٹھے گا انہوں نے ان کے جواب میں کہا کہ مجھے اجازت نہیں ہے کہ اس سلسلہ میں کوئی وصیت کروں۔

(ناکین امام صفحہ ۲۳۶۱۸)

امام مہدیؑ کی زیارت کرنے والے

ایسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے جنہوں نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی زیارت کی ہے یا ان سے بات چیت کا شرف حاصل کیا ہے۔ یہاں صرف ان لوگوں کی فہرست پیش کرنا مقصود ہے جنہوں نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے والد گرامی قدر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی زندگی میں یا ان کی وفات کے بعد قریبی دور میں حضرت امام مہدی علیہ السلام سے ملاقات کی یا ان کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ ان لوگوں کے اسماء گرامی یہ ہیں:

۱۔ ابراہیم ابن اور لیس

۲۔ ابراہیم بن محمد بن احمد انصاری

۳۔ ابراہیم بن محمد تبریزی اور ان کے ساتھ دوسرے انتالیس اشخاص

۴۔ ابراہیم بن محمد بن فارس نیشاپوری

- ۵۔ ابراہیم بن محمد فرح زنجی
- ۶۔ ابراہیم بن مہزیار
- ۷۔ ابن اخت ابی بحر عطار صوفی
- ۸۔ ابن بادشاہ اصفہانی
- ۹۔ ابن اعجمی یمانی
- ۱۰۔ ابن خال شنزوری
- ۱۱۔ ابن القاسم بن موسیٰ (اہل رے)
- ۱۲۔ ابوالادیان
- ۱۳۔ ابوتامت (اہل مرو)
- ۱۴۔ ابو جعفر احول ہمدانی
- ۱۵۔ ابو جعفر الرقا (اہل رے)
- ۱۶۔ ابوالحسن دیوڑی
- ۱۷۔ ابوالحسن حینی
- ۱۸۔ ابوالحسن ضراب اصفہانی
- ۱۹۔ ابوالحسن عمری
- ۲۰۔ ابوالحسن ابن کثیر نوبختی
- ۲۱۔ ابوراج الحماوی
- ۲۲۔ ابوالرجاء المصری
- ۲۳۔ ابو عبد اللہ ثوری
- ۲۴۔ ابو عبد اللہ جنیدی بغدادی

- ۲۵۔ ابو عبد اللہ بن صالح
- ۲۶۔ ابو عبد اللہ بن فروخ اصفہانی
- ۲۷۔ ابو عبد اللہ کنذی بغدادی
- ۲۸۔ ابو علی بن مظہر
- ۲۹۔ ابو علی نیلی
- ۳۰۔ ابو غانم خادم
- ۳۱۔ ابو القاسم جلیسی بغدادی
- ۳۲۔ ابو القاسم بن دینس بغدادی
- ۳۳۔ ابو القاسم روجی
- ۳۴۔ ابو محمد ثمالی
- ۳۵۔ ابو محمد غلجی
- ۳۶۔ ابو محمد سروہی
- ۳۷۔ ابو محمد جنای نصیبی
- ۳۸۔ ابو محمد بن ہارون (اہل رے)
- ۳۹۔ ابو ہارون
- ۴۰۔ ابو الہشتم اتباری
- ۴۱۔ ابو علی احمد بن ابراہیم بن ادریس
- ۴۰۔ احمد بن ابراہیم بن مخلد
- ۴۳۔ احمد بن ابی روح
- ۴۴۔ ابو غالب احمد بن احمد بن محمد بن سلیمان زراری

- ۲۵۔ احمد بن اسحاق بن سعد اشعری
 ۲۶۔ احمد بن حسن بغدادی
 ۲۷۔ احمد بن حسن بن ابی صالح نخدی
 ۲۸۔ احمد بن حسن بن احمد کاتب
 ۲۹۔ احمد دینوری
 ۵۰۔ احمد بن عبد اللہ
 ۵۱۔ احمد بن عبد اللہ ہاشمی
 ۵۲۔ احمد بن سورہ
 ۵۳۔ ابو الطیب احمد بن محمد بن بلیہ
 ۵۴۔ احمد بن محمد سراج دینوری
 ۵۵۔ چالیس افراد
 ۵۶۔ ازدی
 ۵۷۔ اسحاق کاتب بن نوخت
 ۵۸۔ ابو سل اسامیل بن علی نوبختی
 ۵۹۔ ام کلثوم بنت ابی جعفر بن عثمان عمری
 ۶۰۔ بدر (خادم)
 ۶۱۔ بلالی بغدادی
 ۶۲۔ ابو علی خیران کی کینز
 ۶۳۔ ابو الحسن بن وجناء کے جد
 ۶۴۔ جعفر ابن احمد

- ۶۵۔ جعفر بن محمد ان
 ۶۶۔ جعفر کذاب (تواب)
 ۶۷۔ جعفر بن عمر
 ۶۸۔ جعفری (اہل یمن)
 ۶۹۔ ابراہیم بن محمد تمیزی کی جماعت (۱۳۹ اشخاص)
 ۷۰۔ احمد بن عبد اللہ ہاشمی (عباسی) کی جماعت (۱۳۹ اشخاص)
 ۷۱۔ محمد بن ابوالقاسم علوی عقیقی کی جماعت تقریباً ۱۳۰ اشخاص
 ۷۲۔ عاجز بغدادی
 ۷۳۔ حسن بن جعفر قزوینی
 ۷۴۔ حسن بن حسین اسباب آبادی
 ۷۵۔ حسن بن عبد اللہ تمیمی زیدی
 ۷۶۔ حسن بن فضل بن یزید
 ۷۷۔ حسن بن نصر قمی
 ۷۸۔ ابو محمد حسن بن وجناء نصیبی
 ۷۹۔ حسن بن وطاة صیدلانی
 ۸۰۔ حسن بن ہارون دینوری
 ۸۱۔ حسین بن یعقوب قمی
 ۸۲۔ حسین بن روح نوینختی (نائب سوم)
 ۸۳۔ حسین بن حمدانی
 ۸۴۔ حسین بن علی بن محمد بغدادی

- ۸۵۔ حسین بن محمد اشعری
 ۸۶۔ حصینی اہل اہواز
 ۸۷۔ جناب حکیمہ خاتون سلام اللہ علیہا
 ۸۸۔ ابوالحسن خضر بن محمد
 ۸۹۔ راشد اسد آبادی
 ۹۰۔ ایک ایرانی غلام
 ۹۱۔ قابس کے دو آدمی
 ۹۲۔ رشیدیق
 ۹۳۔ زہری
 ۹۴۔ زیدان (اہل صمیرہ)
 ۹۵۔ سعدان عبداللہ قتی
 ۹۶۔ سنان موصلی
 ۹۷۔ شمشاطی (اہل یمن)
 ۹۸۔ اہل مرو میں سے ایک شخص (صاحب الالف ویتار)
 ۹۹۔ اہل رے میں سے ایک شخص (صاحب الحضاة)
 ۱۰۰۔ اہل بغداد میں سے ایک شخص (صاحب الصرة المخرومة)
 ۱۰۱۔ اہل بغداد میں سے ایک شخص (صاحب الفراء)
 ۱۰۲۔ اہل مصر میں سے ایک شخص (صاحب مال)
 ۱۰۳۔ اہل مرو میں سے ایک شخص (صاحب الترفعة البیضا)
 ۱۰۴۔ اہل مصر میں سے ایک شخص (صاحب مولودین)

- ۱۰۵۔ غلام ابو نصر ظریف
 ۱۰۶۔ احمد بن حسن مادرانی کا غلام
 ۱۰۷۔ عبد اللہ سفیانی
 ۱۰۸۔ عبد اللہ سوری
 ۱۰۹۔ ابو عمر عثمان بن سعید (نائب اول)
 ۱۱۰۔ عقید (غلام)
 ۱۱۱۔ علان کلینی
 ۱۱۲۔ علی ابن ابراہیم بن مہزیار
 ۱۱۳۔ علی بن احمد قزوینی
 ۱۱۴۔ ابو الحسن علی بن حن یمانی
 ۱۱۵۔ علی بن الحسین بن موسیٰ بابویہ قمی
 ۱۱۶۔ علی ابن محمد (اہل رچے)
 ۱۱۷۔ علی ابن محمد بن اسحاق قمی
 ۱۱۸۔ ابو الحسن علی بن محمد سری (نائب چہارم)
 ۱۱۹۔ ابو طاہر علی بن یحییٰ رازی
 ۱۲۰۔ عمرو ابو اوزی
 ۱۲۱۔ ابو سعید خانم بن سعید ہندی
 ۱۲۲۔ فضل بن یزید اہل بصرہ
 ۱۲۳۔ قاسم بن عطاء (اہل آذربائیجان)
 ۱۲۴۔ قاسم بن موسیٰ (اہل رے)

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
۶۹	خواسان والا کو ذمہ دہ ملتان پر قبضہ کرے گا	۲۶۲	۲۶۸	امام قاسم کو حجت آل محمد کے لقب سے یاد کرو
۷۰	عراق میں نسل نبیؐ کے بچے کا قتل	۲۶۳	۲۶۹	یورپ تباہ ہو گا
۸۱	امیر المومنینؑ کا خطبہ لولوة	۲۶۴	۲۷۰	افریقہ کے بارے میں علامات
۸۲	مسجد برائے کے رہنے کے بارے میں امیرؑ کی گفتگو	۲۶۵	۲۷۰	قرب ظہور مہدیؑ زمین کی حالت
۸۵	مسجد کو ذمہ دہ دیوار کا گزرتا	۲۶۶	۲۷۱	چین فنا ہو جائے گا
۸۵	یوم عرب پر حادثہ	۲۶۷	۲۷۱	روس کا شکر سرنگوں ہو گا
۸۶	حجاز میں آگ اور برف میں پانی آجائے	۲۶۸	۲۷۲	آذربائیجان سے مدد آئے گی
۸۶	بغداد پر تانہ کاری حکومت کرنے لگیں	۲۶۹	۲۷۳	مشرق سے ایک شخص کا فروج
۸۶	قبر کیس کے اطراف میں باغات ہوں گے	۲۷۰	۲۷۴	مشرق کی آگ کے وقت فروج یقینی سے
۸۷	شام میں پرچم شامل ہوں گے	۲۷۱	۲۷۴	مشرق کی نشانی دنیا کے سب لوگ دیکھیں گے
۸۷	قیس اور خراسان کے پرچم	۲۷۲	۲۷۵	اہل عراق پر آرام مفقود ہو جائے گا
۸۸	شام میں تین بھندے خروج کریں گے	۲۷۳	۲۷۵	جب شیبہ ابن صالح کی بیعت کی جائے
۸۸	سفیانی کے قبضے کے بعد	۲۷۴	۲۷۶	تہران بغداد دھنس جائے گا
۸۸	شام کی بستی دھنس جائے گی	۲۷۵	۲۷۶	عجم کے گروہوں میں اختلاف
۸۹	پانچ دریاؤں پر کفار کا قبضہ	۲۷۶	۲۷۷	آئندہ کی قبروں کو خراب کریں گے
۸۹	ہبوط آدم سے لیکر اب تک گرجن	۲۷۷	۲۷۷	خراسان سے پریشانی دہر سہنے کی امید
۹۰	ایک ماہ میں سورج اور چاند گرجن ہو گا	۲۷۸	۲۷۷	تم علم و فضل کا معدن ہو گا
۹۰	جمادی الثانیہ درجہ میں تواتر بارش ہوگی	۲۷۹	۲۷۸	قروین سے خروج
۹۱	ماہ صفر سے ماہ صفر تک جنگ	۲۸۰	۲۷۸	قروین سے زندیق کا خروج
۹۲	حضرت امام مہدیؑ کے بارے میں تعدد احادیث	۲۸۱		



- ۱۲۵۔ کامل بن ابراہیم مدنی
 ۱۲۶۔ ماریہ (کنیز)
 ۱۲۷۔ محمد بن ابراہیم بن سہزیار
 ۱۲۸۔ مجروح فارسی
 ۱۲۹۔ محمد بن ابی عبد اللہ کوفی
 ۱۳۰۔ محمد بن احمد
 ۱۳۱۔ ابو جعفر محمد بن احمد
 ۱۳۲۔ ابو نعیم محمد بن احمد انصاری اور کچھ لوگ
 ۱۳۳۔ محمد بن احمد بن جعفر قطان
 ۱۳۴۔ ابو علی محمد بن احمد محمودی
 ۱۳۵۔ محمد بن اسحاق قمی
 ۱۳۶۔ محمد بن اسماعیل بن موسیٰ بن جعفر
 ۱۳۷۔ محمد بن ایوب بن نوح
 ۱۳۸۔ ابو الحسن محمد بن جعفر حمیری
 ۱۳۹۔ محمد بن حسن بغدادی
 ۱۴۰۔ محمد بن حسن صیرفی
 ۱۴۱۔ محمد بن حسن بن عبد اللہ قمی
 ۱۴۲۔ محمد بن حصین مروی
 ۱۴۳۔ محمد بن شاذان کاظمی
 ۱۴۴۔ محمد بن شاذان نعیمی (اہل نیشاپور)

- ۱۲۵۔ محمد بن جعفر
 ۱۲۷۔ محمد بن صالح
 ۱۲۸۔ محمد بن صالح بن علی بن محمد بن قنبر
 ۱۲۹۔ محمد بن عباس قصری
 ۱۳۶۔ محمد بن شعیب بن صالح (اہل نیشاپور)
 ۱۵۰۔ محمد بن عبداللہ الحمید
 ۱۵۱۔ محمد بن عبید اللہ قتی
 ۱۵۲۔ ابو جعفر محمد بن عثمان سعید (نائب دوم)
 ۱۵۳۔ محمد بن علی اسود اوڈوی
 ۱۵۴۔ محمد بن علی شلمغانی
 ۱۵۵۔ محمد بن کشمرد ہمدانی
 ۱۵۶۔ محمد بن قتی
 ۱۵۷۔ ابوالحسین محمد بن محمد بن خلف
 ۱۵۸۔ محمد بن محمد کلینبی (اہل رے)
 ۱۵۹۔ محمد بن معاویہ ابن حکیم
 ۱۶۰۔ محمد بن ہارون بن عمران ہمدانی
 ۱۶۱۔ محمد بن یزید اوڈوی
 ۱۶۲۔ مرداس قزوینی
 ۱۶۳۔ مرداس بن علی
 ۱۶۴۔ مسرور طباع
 ۱۶۵۔ ابوغالب زراری کا مصاحب
 ۱۶۶۔ معاویہ بن حکیم

۱۶۷۔ نسیم خادمہ امام حسن عسکری علیہ السلام

۱۶۸۔ نیلی (ابلی بغداد)

۱۶۹۔ نصر بن صباح

۱۷۰۔ قم اور مضافات قم کا ایک وفد

۱۷۱۔ ہارون بن قزاق بغدادی

۱۷۲۔ ہارون بن موسیٰ بن فرات

۱۷۳۔ یعقوب ابن منقوش

۱۷۴۔ یعقوب ابن یوسف ضربا حر اسانی

۱۷۵۔ یوسف ابن احمد جعفری

۱۷۶۔ یحییٰ بن فتح بن دینار

یہ سارے اسماء ارشاد مفید، غیبت طوسی، المجالس السنیہ، تبصرہ الولی، منتخب الاثر حار الانوار، سفینہ البحار، کمال الدین، ینابیع المودۃ، الزام الناصب اور الخراج و الجراح سے لئے گئے ہیں جو تفصیلی واقعات کے ساتھ ان کتابوں میں مذکور ہیں۔ اگر غیبت کمرانی کے طویل عہد میں زیارت کرنے والوں کے نام جمع کیے جائیں تو وہ ہزاروں کی تعداد میں ہوں گے۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے سلسلہ میں یہ بھی ایک خدائی منصوبہ تھا کہ مختلف عہد میں لوگوں سے ملاقاتیں ہوتی رہیں تاکہ آپ کے وجود مبارک کو افسانوی اور تخیلاتی قرار نہ دیا جاسکے۔

(علامات ظہور مہدی صفحہ ۳۴۲۵)

امام زمانہ کی زیارت کرنے والے مخصوص مومنین
 امام قدوری نے بیابیع المودۃ میں ایک علیحدہ باب اس مضمون کا
 قائم کیا ہے جس کے عنوان کو اس عبارت کے ساتھ آغاز فرماتے ہیں :-
 اس بیان میں کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے فرزند
 دلہد جناب قائم علیہ السلام کو اپنے احباب مخصوصین کو دکھایا اور یہ ارشاد فرمایا
 کہ میرے بعد یہ فرزند ارجمند امام وقت ہوگا۔ اس سلسلے میں چند مزید واقعات
 پیش کرنے کی سعادت چاہتا ہوں۔

آپ کے خادم الی قائم کا بیان ہے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ
 السلام کو جب فرزند ارجمند عطا کیا تو آپ نے اس کا نام محمد رکھا اور ولادت سے
 تین دن بعد اپنے اس پارہ بچہ کو باہر لاکر اپنے اصحاب کو دکھایا اور ارشاد فرمایا کہ
 ہمارے بعد تمہارا یہی امام ہے اور ہمارا خلیفہ تم پر۔ اور یہی وہ قائم علیہ السلام
 ہے جس کے انتظار میں تمہاری گردنیں جھکی رہیں گی اور جس طرح زمین اس
 وقت ظلم و جور سے پر ہو جائے گی اس طرح یہ تمام دنیا کو عدل و انصاف سے بھر
 دیں گے۔

چالیس افراد نے زیارت کی

جعفر ابن الملک ناقل ہیں کہ ہم سے معاویہ ابن حکیم و محمد ابن ایوب
 اور محمد ابن عثمان نے بیان کیا کہ ہم لوگ جناب حضرت امام حسن عسکری علیہ
 السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے ہم لوگ تعداد میں چالیس تھے تو آپ
 نے اپنے فرزند دلہد کو ہم لوگوں کو دکھا کر کہا کہ ہمارے بعد یہی تمہارے امام

ہیں اور تم پر یہی ہمارا خلیفہ ہے۔ انہی کی اطاعت اختیار کرنا اور میرے بعد اختلاف میں نہ پڑنا اور ملحدانہ دین و ایمان کھو کر معرضِ ہلاکت میں نہ پڑنا۔ اگرچہ ان کو آج کے بعد پھر تم نہ دیکھ سکو گے۔

حمد ان القلانسی کامیان

حمد ان القلانسی کامیان ہے کہ میں نے محمد ابن عثمان العمریؒ سے پوچھا کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا تو انتقال ہو گیا؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ آپ نے البتہ رحلت فرمائی۔ مگر ہم لوگوں میں آپ نے اپنا وصی ضرور چھوڑا ہے اور اس کی بیعت ہم لوگوں کی گردن پر باقی ہے۔ (ینتابیع)

عمر و اہوازی کامیان ہے کہ جناب حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے فرزند کو دکھلا کر مجھ سے ارشاد فرمایا کہ یہی میرے بعد تمہارا امام ہے۔

خادم فارسی نے زیارت کی

خادم فارسی کامیان ہے کہ میں در دولت پر حاضر تھا کہ ایک کثیر اپنے ہاتھوں پر کوئی چھپی ہوئی چیز لے کر اندر سے باہر نکلی۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جو چیز تیرے ہاتھ پر ہے اسے دکھلا دے پس اس نے دکھلا دیا تو میں نے دیکھا کہ اس کے ہاتھوں پر ایک نہایت حسین

گورا چہ ہے۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بعد تمہارے امام ہیں اس دن کے بعد میں نے پھر کبھی بھی انہیں نہیں دیکھا۔

محمد بن اسماعیل ابن موسیٰ اکاظم علیہ السلام جو ہنسی کا ظم میں سب سے بزرگ اور سن رسیدہ تھے بیان کرتے ہیں کہ جناب امام حسن عسکری علیہ السلام کے صاحبزادے کو دیکھا اور ان کے نزدیک اس صاحبزادے کی بڑی قدر تھی۔

کامل نے زیارت کی

کامل ابن ابراہیم مدنی کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو محل سرا پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ ہوا جو آئی تو وہ کپڑا ایک طرف سے کھل گیا اب میں نے دیکھا کہ ایک ماہ پارہ چہ ماہ کامل کی طرح موجود ہے آپ نے ارشاد فرمایا: اے کامل اتیری آرزو پوری ہو گئی یہی میرے بعد حجت ہے۔

ابراہیم بن اور لیس کا بیان ہے کہ میں نے جناب مہدی علیہ السلام کو حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت کے بعد دیکھا آپ اس وقت طفل صغیر السن تھے اور میں نے آپ کے دستِ مطہر اور فرق مبارک کا ہوسہ لیا۔ یعقوب ابن مہنفوس کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ آپ کے بعد امر امامت کس سے متعلق ہو گا یہ سن کر آپ نے فرمایا یہ پردہ اٹھا دو۔ میں نے پردہ اٹھایا تو ایک طفل صغیر السن برآمد ہوا اور جناب امام حسن عسکری علیہ السلام کے زانو مبارک پر بیٹھ گیا۔ آپ نے مجھ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ یہ میرے بعد

تمہارا امام ہے پھر آپ نے اس بچے سے ارشاد فرمایا کہ اچھا اب گھر چلے جاؤ چنانچہ وہ تشریف لے گیا اور میں اس کو جاتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھتا رہا۔ جب وہ اندر چلا گیا تو پھر آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اب تم گھر میں جا کر دیکھو۔ میں گھر میں گیا تو کسی کو وہاں نہیں پایا۔

سفر اودنائین و حاجزین کے حالات

اگرچہ سفر اودنائین اور نائین وغیرہ کے انتظامات جناب حضرت امام علی نقی علیہ السلام ہی کے زمانے سے تھوڑے تھوڑے شروع تھے اور حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے زمانے میں یہ انتظام کامل ہو چکے تھے۔ یہ حضرات رقوم وصول کر کے خدمتِ امام میں پہنچا دیا کرتے تھے۔ جناب امام زمانہ علیہ السلام کے عہد میں بھی اگرچہ یہی خدمات ان حضرات کے متعلق رہیں مگر وصولیِ فیس کی ضرورتوں کے ساتھ ہی اور تمام امور کی اطلاع و اجراء کا کافی اضافہ فرمادیا گیا تھا۔ جس کی کوئی اور وجہ سوائے اس کے نہیں ہو سکتی تھی کہ رویتِ ممنوع ہو جانے کے باعث ہدایتِ عامہ احتفاظِ شریعت اور دیگر ضروریات کے اجراء و احیاء کی کوئی دوسری سبیل بغیر ان انتظامات کے نہیں تھی۔ اس وقت بڑے بڑے شہروں میں دو دو تین تین بلکہ اس سے بھی زیادہ سفراء مقرر فرمائے گئے اور قریوں اور قصبوں میں ایک ایک یا ایک سے زائد ان سفراء کے نائین مقرر کئے گئے اور قریوں اور قصبوں سے بھی چھوٹی چھوٹی بسستیوں میں نائین سفراء کی ماتحتی میں ~~مقرر ہوئے~~ مقرر ہوئے۔ حاجزِ عربی کا اسمِ فاعل ہے جس کے معانی حدِ فاضل ہونے کے ہیں اور حجازِ اربعہ، وسیلہ

اور واسطہ کے بھی ہو سکتے ہیں اور یہاں بطور حجاز انہی معنوں میں مستعمل ہے۔ بہت سی ایسی چھوٹی چھوٹی بستیاں بھی تھیں جہاں مومنین کی تعداد بہت کم تھی اور باعتبار شمار کے وہاں ایک علیحدہ سفیر نائب یا حاجز مقرر کئے جانے کی مصلحت نہیں تھی اس لئے ایسے دو دو تین تین چار چار مقامات کو آبادی قرار دے کر ایک وکیل سفیر یا حاجز کے سپرد فرما دیا گیا پھر ان سفراء نائبین اور سفراء حاجزین اور وکلاء پر وہ مقدس راس الرئیس مقرر کیا گیا جو شہر بغداد میں بالاستقلال مقیم رہتا تھا اور وہاں کا مقامی تھا۔ یہ تمام حضرات اپنے تمام مطالب و مقاصد کو اس کے ذریعے سے حضرت امام زماں علیہ السلام کے خدمت میں پیش کرتے تھے اور وہ اپنی ہی معرفت تمام معروضات مومنین پر آپ سے حکم و احکام حاصل کرتا تھا۔

اموال خمس کے جمع کرنے کے بھی یہی طریقے تھے مگر بعض حالات و واقعات کے دیکھنے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ بعض حضرات نے بلا واسطہ نوابین و سفراء وغیرہ کے اپنے معروضات کے جواب پائے ہیں۔

دورِ فیئیت میں حضرت خضرؑ کی امام زمانہ سے ملاقات

مظفر علوی نے ابن عیاشی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے جعفر بن احمد سے انہوں نے ابن فضال سے انہوں نے حضرت امام علی علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

حضرت خضر علیہ السلام نے آب حیات پیا اور وہ زندہ ہیں اور نہیں مرے گے جب تک کہ صو، پھونکا جائے گا۔ وہ برآمد آیا کرتے ہیں اور ہمیں سلام

کرتے ہیں، ہم ان کی آواز سنتے ہیں، ان کو دیکھتے نہیں۔ تم لوگوں پر لازم ہے کہ جب ان کا تذکرہ کرو تو علیہ السلام کو۔ وہ حج کے موقع پر بھی جاتے ہیں اور تمام مناسک حج جلاتے ہیں۔ مقام عرفہ پر وقوف کرتے ہیں اور مومنین کی دعاؤں پر آمین کہتے ہیں اور ان ہی کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ ہمارے قائم علیہ السلام کے زمانہ غیبت میں ان کا دل بہلائے گا اور تنہائی میں وہ ان سے ملاقات کرتے رہیں گے۔

(اکمال الدین، حار الانوار جلد ۱۲، اردو ترجمہ صفحہ ۲۳)



امام زمانہؑ
اور غیبت صغریٰ

الحمد لله
الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا
هدى الله لنا
ولا لولا اننا
كنا من الخاسرين

عاشورہ کی ظہر سے اب تک وہ دھوپ میں
بیٹھی ہے فاطمہؑ کی بہنو انتظار میں

امام زمانہؑ کی صحتِ امامت پر دلیل

کتاب ”اعلام الوری“ میں مرقوم ہے کہ وہ چیز جو حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی صحتِ امامت کی دلیل ہے وہ یہ کہ آپؑ کی غیبت اور غیبت کی کیفیت اور اس کے ہونے کی حد کے ساتھ آپؑ کی امامت پر نص ہے اور اس میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں سب اس کو تسلیم کرتے آئے ہیں اور عادتاً یہ ناممکن ہے کہ ایک جماعت کثیر ایسی پیدا ہو جائے جس میں سب ہی جھوٹ بولتے ہوں کہ آئندہ ایسا ہونے والا ہے اور اس پر سب کے سب متفق ہو جائیں۔

چونکہ حضرت جت علیہ السلام کی غیبت کے متعلق احادیث حضرت جت علیہ السلام کی ولادت سے پہلے آپؑ کے پدر بزرگوار اور جدِ نامدار کے زمانے سے موجود تھیں جن کو کیسانہ اور نادوسیہ و مسمورہ اپنی بنیاد بنائے ہوئے ہیں۔ اور جنہیں شیعہ محدثین نے بھی اپنے اصول میں ثابت کیا ہے۔

ان کتابوں میں

نبی اکرمؐ اور آئمہ طاہرین علیہم السلام کی یکے بعد دیگرے مسلسل احادیث ثبت ہیں تو ان ہی احادیث سے آپؑ کی غیبت کے ساتھ آپؑ کی امامت بھی ثابت ہوتی ہے اور اس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔

ثقاتِ محدثین و مصنفین شیعہ میں سے ایک حسن بن محبوب زراد بھی ہیں جنہوں نے ایک کتاب ”المشیحہ“ تصنیف کی ہے جو اصول شیعہ کے متعلق ہے۔ یہ کتاب مزنی اور ان کے امثال کی کتابوں سے بھی زیادہ مشہور ہے۔ یہ زمانہ غیبت سے ایک سو سال پہلے کی تصنیف ہے اس میں بعض وہ احادیث بھی ہیں

حاصل کر چکا ہوں۔ اور جو کچھ ان احادیث میں مذکور تھا بالکل اسی کے مطابق بلا اختلاف امام کی غیبت واقع ہوئی۔

مخلد ان احادیث کے ایک وہ حدیث بھی ہے جو ابراہیم حارثی نے ابو بصیر سے اور انہوں نے حضرت ابو عبد اللہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ ابو بصیر کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے میں نے عرض کیا۔ فرزند رسولؐ۔ آپ کے پدر بزرگوار حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ آل محمد کے لئے دو غیبتیں ہیں۔ ایک صغیر ہو گی اور دوسری طویل۔

آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں اے ابو بصیر۔ ایک غیبت دوسری غیبت سے بہت زیادہ طویل ہو گی اور پھر اُس وقت تک امام کا تصور نہ ہو گا جب تک کہ سفیانی کا خروج نہ ہو۔ بلائیں سخت نہ ہو جائیں۔ لوگ موت و قتل میں گرفتار نہ ہوں اور خلقت اتنی تنگ نہ ہو جائے کہ حرم خدا اور حرم رسولؐ میں پناہ لینے کے لئے جائے۔

لہذا دیکھو۔ کہ آپ کے آباؤ اجداد سے سابقہ روایات و احادیث میں جو کچھ بھی آیا تھا بالکل اُس کے مطابق کس طرح دو غیبتیں ہوئیں۔ غیبت صغریٰ وہی تھی جس میں آپ کے سزاء موجود تھے اور آپ کے نوامین کو لوگ جانتے تھے اور جو لوگ امامیہ میں سے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے قائل تھے اُن میں سے کسی کو اس سے اختلاف نہیں۔ جن میں ابو ہاشم و اودن قاسم جعفری محمد بن علی بن بلال، ابو عمرو عثمان بن سعید سہان اور ان کے فرزند ابو جعفر محمد بن عثمان، عمر اہوازی، احمد بن اسحاق، ابو محمد جنائی، ابراہیم بن مہزیار اور محمد بن

ابراہیم وغیرہ شامل ہیں

(حار الانوار جلد ۱۱ صفحہ ۴۹۰)

امام قائمؑ کی غیبت کا عہد کیا جا چکا تھا

ابن متوکل نے علی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ہر وی سے، ہر وی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:-

اُس ذات کی قسم جس نے مجھ کو حق کے ساتھ بھیر بنا کر بھیجا ہے اُس عہد کے مطابق جو مجھ سے ہوا ہے میری اولاد میں سے امام قائمؑ لازماً غیبت اختیار کرے گا تا ایں کہ لوگ کہنے لگیں گے کہ اب اللہ تعالیٰ کو آلِ محمدؐ کی کوئی ضرورت نہیں رہی بلکہ بعد میں آنے والے لوگوں کو تو اُن کی ولادت میں ہی شک ہو گا جو شخص امام قائمؑ علیہ السلام کے زمانے میں ہو گا اس پر لازم ہے اُن کے دین سے متمسک رہے اور شیطان کو شک پیدا کرنے کا کوئی موقع ہی نہ دے ورنہ وہ میری ملت اور میرے دین سے خارج ہو جائے گا اس لئے کہ اسی شیطان نے تمہارے باپ (آدمؑ) کو جنت سے اس سے پہلے نکلوا دیا تھا اور جو لوگ ایمان نہیں لائے ہیں اُن کا ولی اللہ نے شیاطین کو قرار دے دیا ہے۔

(اکمال الدین، حار الانوار جلد ۱۱ صفحہ ۱۳۴ اردو)

غیبتِ حکمِ خداوندی ہے

حضرت امام زمانہ علیہ السلام کو پانچ برس تک اپنے پدر بزرگوار کے دامنِ اشفاق میں پرورش پائے اور راحت اٹھانے کی نعمت نصیب ہوئی ۲۶۰ ہجری میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام جیسے شفیق باپ کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا اور آپ اسی وقت سے منجانب اللہ منصب امامت پر مامور ہوئے اور اپنے والد ماجد کی تجہیز و تکفین کی خدمات جلالاً کفرانض امامت کی انجام دہی میں مشغول و مصروف ہوئے۔

آپ کے تمام معاملات اسرار ربانی اور آیات یزدانی پر مبنی تھے اس لئے نماز جنازہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اور اہل قم کے تصفیہ اموال کے معاملات و شہادت کو دیکھ کر جو علی الاصل آپ سے ظاہر ہوئے ان تمام مومنین جو اس وقت موجود تھے آپ کی امامت حقہ کا اقرار کر لیا۔ مگر چونکہ نظام قدرت اور تدبیر مشیت کے مطابق آپ کو اپنی امامت کی تمام خدمات بالکل مخفی طور پر انجام دینے کا حکم مقدر ہو چکا تھا اور یہ بھی مقدر ہو چکا تھا کہ آپ اپنے زمانہ امامت میں بھی عام نگاہوں سے اسی طرح مخفی اور پوشیدہ رہیں گے جس طرح اپنے پدر عالی مقدر کے زمانے میں پوشیدہ رہتے تھے اس لئے جہاں تک مختلف سیر و تواریخ کی کتابوں سے ثابت ہوتا ہے کہ بعد ان معاملات کے جن کا ذکر ابھی ابھی اوپر کیا گیا ہے جناب امام العصر علیہ السلام پھر دولت سراء میں اندر تشریف لے گئے پھر اس وقت کے بعد سے غیبت کبریٰ کے آغاز تک جس کو قریب قریب تہتر برس کی معیاد کہنی چاہیے چند سداوت مند ان

خالصین کے کسی اور کو اس زمانہ میں آپؐ کی زیارت کا شرف حاصل نہ ہو سکا۔ جہاں تک ان خوش نصیب حضرات کا تعلق ہے تو ان کی تعداد نہایت ہی کم معلوم ہوئی۔ یہ حضرات وہی ہیں جو خلوص و عقیدت کے اعتبار سے یکتا اور منتخب روزگار ثابت ہوتے تھے۔

(در مقصود، صفحہ ۲۰ تا ۲۱)

غیبت میں ایمان رکھنے والا خوش نصیب

ان الولید نے صفار سے انھوں نے احمد بن حسین بن سعید سے انھوں نے محمد بن جمہور سے انھوں نے فضالہ سے انھوں نے معاذ بن وہب سے انھوں نے ابو حمزہ سے انھوں سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا :-

وہ شخص بڑا خوش نصیب ہو گا جس کو میرے اہلبیتؑ میں سے امام قائم کا دور ملے گا اور وہ ان کی غیبت میں قلبی قیامت اُنھیں اپنا امام مانے گا اور ان کے دوستوں کو اپنا دوست اور ان کے دشمنوں سے عداوت رکھے گا یہی لوگ میرے رفیق، میرے اہل محبت اور قیامت کے دن میرے نزدیک بہت مکرّم ہوں گے۔

(اکمال الدین، حارالانوار جلد ۱۱، اردو صفحہ ۱۳۹)

غیبت امام مہدیؑ اللہ کا راز ہے اس میں شک کرنا کفر ہے

ابن متوکل نے اسدی سے انھوں نے برکلی سے انھوں نے علی بن عثمان سے انھوں نے محمد بن فرات سے انھوں نے ثابت بن دینار سے انھوں نے سعید بن جبیر سے انھوں نے ابن عباس سے، ابن عباس نے کہا کہ حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا:-

میرے بعد میری امت کے امام اور میرے خلیفہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہونگے اور ان ہی کی اولاد میں سے امام قائمؑ ہونگے جن کا لوگ انتظار کریں گے جو زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی اُس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ معیوث فرمایا ہے کہ اُن کی غیبت کے زمانہ میں اُن کے قاتل ہونے اور اس پر ثابت قدم رہنے والے کبریت احمر سے زیادہ عزیز ہیں۔

یہ سن کر جام بن عبد اللہ اٹھے اور عرض کی۔ یا رسول اللہؐ۔ کیا آپؐ کی اولاد میں جو قائم ہوگا اُس کیلئے غیبت ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں۔ میرے رب کی قسم۔ تاکہ اللہ مومنین کو آزمائے اور کافروں کو نیست و نابود کر دے۔ اے جام۔ یہ معاملہ خدا کا ہے اور یہ اللہ کے راز ہائے سرمد میں سے ایک پوشیدہ راز ہے جسے اللہ نے اپنے بندوں سے مخفی رکھا ہے۔ امر الہی میں ہرگز شک نہ کرنا یہ کفر ہے۔

(اکمال الدین، حار الاوار جلد ۱۱ صفحہ ۱۳۲، اردو ترجمہ)

ہم اہل بیتؑ کی مثال آسمان کے ستاروں جیسی ہے

احمد بن علی بدیعینی نے عبداللہ بن عباس سے انھوں نے موسیٰ ابن سلام سے انھوں نے یزید بن نسطی سے انھوں نے عبداللہ بن خشاب سے انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اللہ نے ارشاد فرمایا :-

میرے اہل بیتؑ کی شان آسمان کے ستاروں کی طرح ہے جب ایک ستارہ غروب ہو جاتا ہے تو دوسرا ستارہ طالع ہوتا ہے یہاں تک کہ جب اس میں سے ایک ستارہ طلوع ہوگا تو تمہاری نگاہیں اس کی طرف اٹھیں گی اور تم انگلیوں سے اشارہ کرو گے تو ایک فرشتہ آئے گا اور اسے لے جائے گا پھر تم لوگ ایک عرصہ دراز تک یونہی پڑے رہو گے اور اولاد عبدالمطلبؑ کی حکومت ہوگی پھر نہ معلوم کون کون حکومت کرے گا اس وقت پھر تمہارا وہ ستارہ ظاہر ہوگا اس وقت تم لوگ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا اور اسے قبول کر لینا۔

(غنیۃ تیمانہ، حار الانوار جلد ۱۱، صفحہ ۱۳۹، اردو)

مدت نفیبت صغریٰ

مثالی نے حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا۔ کہ

ترجمہ قرآن حکیم : اور بعض قرابتدار بعضوں سے زیادہ حق دار ہیں۔ اللہ کی کتاب کے مطابق (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۶) اور ہمارے ہی حق

میں یہ آیت بھی نازل ہوئی ہے۔

ترجمہ: اور اُس نے کلمہ باقیہ کو اپنے عقب میں قرار دیا (سورہ الزخرف آیت ۲۸) یعنی حضرت امام حسینؑ ابن علیؑ بن ابی طالبؑ علیہ السلام کے عقب (نسل) میں امامت قیامت تک باقی رہے گی اور ہم میں سے جو امام قائم ہوگا اُس کی دو غیبتیں ہوں گی ایک غیبت دوسری سے زیادہ طویل ہوگی۔ پہلی غیبت چھ دن، چھ ماہ اور چھ سال کی ہوگی اور دوسری غیبت کی مدت اتنی طویل ہوگی کہ اکثر لوگ جو اس کے قائل ہوں گے وہ بھی اس سے پھر جائیں گے اور اپنے قول پر ثابت وہی رہے گا جس کا یقین قوی ہوگا جس کو صحیح معرفت ہوگی اور جو کچھ ہم نے کہہ دیا ہے اس میں اُس کو کوئی شک نہ ہوگا اور ہم اہل بییت کو پورے طور پر تسلیم کرتا ہوگا۔

(اکمال الدین، حار الا نوار اردو ترجمہ جلد ۱۱، صفحہ ۲۳۶)

غیبت کبریٰ ۲۶۰ ہجری سے ہوگی

اُمّ ہانی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ یہ فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کا کیا مطلب ہے
”فَلَا أَسِمْ بِالْغَيْبِ“

آپ نے ارشاد فرمایا۔ یا اُمّ ہانی:

اے ام ہانی اس سے مراد وہ امام ہے جو خود کو پردہ غیبت میں رکھے گا یہاں تک کہ ۲۶۰ ہجری میں کسی کو کوئی خبر نہ ہوگی کہ وہ کہاں ہیں پھر وہ پنج پھری رات میں شہاب ثاقب کی طرح نمودار ہوں گے پس اگر تم اُس

زمانے تک جا پہنچو تو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی (یعنی بڑا سکون ہوگا)
(غیۃ نعمانی، حار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۲۴۴)

غیبت امام سے انکار نہ کرنا

ابو بصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے
کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا :-
اگر تمہیں اپنے صاحب (امام قائم علیہ السلام) کی غیبت کی خبر ملے تو
اس سے انکار نہ کرنا

(غیۃ طوسی، حار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۲۶۳)

عرصہ غیبت طویل ہوگا

محمد بن مسلم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی
ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا :-

جب امام قائم علیہ السلام غیبت اختیار کریں گے تو لوگ ایک عرصے
تک یونہی رہیں گے انھیں پتہ نہیں ہوگا کہ امام کون ہیں اور کہاں ہیں پھر اللہ
تعالیٰ انکے صاحب (امام) کو ظاہر ہو نیکا حکم دے گا۔

(غیۃ نعمانی، حار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۲۶۷)

غیبت کی مدت طویل ہوگی

ابن عبدوس نے ابن قتیبہ سے، قتیبہ نے حمدان بن سلیمان سے، حمدان نے صقر ابن دلف سے روایت نقل کی ہے۔ کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد بن علی الرضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے بعد میرا فرزند علی امام ہوگا اُس کا حکم میرا حکم اور اُس کا قول میرا قول اُس کی اطاعت میری اطاعت ہوگی پھر اُس کے بعد اُس کے فرزند حسن (عسکری علیہ السلام) کی امامت ہوگی اُس کا حکم اُس کے والد کا حکم اُس کا قول اُس کے والد کا قول اور اُس کی اطاعت اُس کے والد کی اطاعت ہوگی

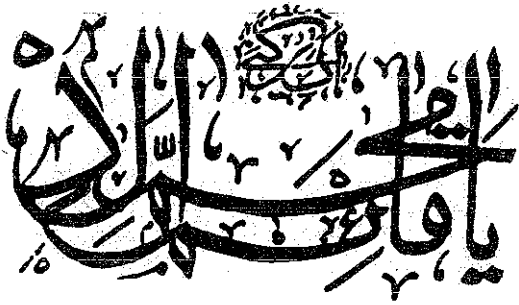
یہ فرما کر آپ خاموش ہو گئے تو میں نے عرض کیا: فرزند رسول! امام حسن عسکری علیہ السلام کے بعد کون امام ہوگا؟

اس سوال پر آپ نے شدید گریہ فرمایا:۔ پھر ارشاد فرمایا۔ اور حسن عسکری علیہ السلام کے بعد اُن کا فرزند قائم بالحق المنتظر ہوگا۔ میں نے عرض کیا فرزند رسول۔ اُن کا نام قائم کیوں رکھا گیا ہے؟۔ آپ نے فرمایا۔ کہ امامت کے قائل اکثر لوگ مرتد ہو جائیں گے۔

میں نے پھر عرض کیا۔ اور اُن کا نام منتظر کیوں ہے؟۔ آپ نے فرمایا۔ اس لیے کہ اُن کی غیبت کی مدت بہت طویل ہوگی جس میں مخلص لوگ اُن کے ظہور کے منتظر ہوں گے شک کرنے والے اُن کے وجود سے انکار کریں گے اور انکار کرنے والے اُن کے ذکر کا مذاق اڑائیں گے۔ اکثر لوگ ان کے ظہور کے وقت کا تعین کرنے کی کوشش کریں گے جلدی چاہنے والے ہلاک ہو

جائیں گے اور تسلیم کرنے والے نجات پائیں گے۔

(اکمال الدین، حارالانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۶۵)



امامت کے جھوٹے دعوے اور



اب انصاف تب ہی ملیگا لگے جب
تمہاری عدالت امام زمانہ

شیخ شریعی

کتاب غیبیہ میں شیخ طوسی علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جھوٹے دعویٰ اران میں سب سے پہلا شخص وہ ہے جو شریعی کے نام سے مشہور ہے۔

ابو محمد تلکمری نے ابو علی محمد بن ہمام سے روایت کی ہے کہ شریعی کی کنیت ابو محمد تھی اور ہارون کامیان ہے کہ میرا خیال ہے کہ اُس کا نام حسن تھا اور وہ حضرت ابو الحسن امام علی السقنی بن امام محمد تقی علیہ السلام کے اصحاب میں شمار ہوتا تھا اس کے بعد حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے اصحاب میں بھی شمار ہونے لگا۔ یہ وہ پہلا شخص ہے جس نے ایسے مقام و مرتبے کا دعویٰ کیا جس کا وہ اہل تھا اور نہ جسے اللہ نے اس کے لئے قرار دیا تھا۔ اُس نے اللہ تعالیٰ اور آئمہ طاہرین علیہم السلام پر بہتان رکھا اور ان حضرات کی طرف ایسی ایسی غلط باتیں منسوب کیں جو ان حضرات کی شان کے قطعاً خلاف تھیں۔

چنانچہ اُس پر شیعوں نے لعنت بھیجی اور اس سے برأت و بیزاری کا اظہار کیا اور حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی طرف سے اس پر لعنت اور برأت کے لئے توفیق و تحریر برآمد ہوئی۔

ہامون کامیان ہے کہ پھر اس کے منہ سے کفر و الحاد کی بدو دار باتیں صادر ہونے لگیں نیز اُن کامیان ہے یہ تمام جھوٹے دعویٰ ار سب سے پہلے تو امام پر جھوٹ باندھتے اور کہتے کہ وہ لوگ امام کے وکیل ہیں۔ اور وہ لوگ اپنے اس قول سے ضعیف الاعتقاد مسلمانوں کو اس امر کی عوت دیتے کہ وہ ان لوگوں سے عقیدت رکھیں۔ پھر ان لوگوں کا یہ معاملہ آگے چل کر حلاجیوں تک جا پہنچا۔

جیسا کہ ابو جعفر عثمانی اور اس کے امثال کے لئے مشہور ہے اللہ تعالیٰ ان سب پر لعنت کرے۔

محمد بن نصیر نمیری

اور ان ہی میں سے ایک شخص محمد بن نصیر نمیری تھا۔ ابن نوح کامیان ہے کہ مجھے ابو نصر ہبہ اللہ بن محمد نے بتایا کہ محمد بن نصیر نمیری حضرت امام ابو محمد حسن عسکری علیہ السلام کے اصحاب میں شمار ہوتا تھا اور جب امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت ہوئی تو اُس نے ابو جعفر محمد بن عثمان کے عہدے کا دعویٰ کیا اور کہا کہ وہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام کا باب ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اُس کے جہیل اور الخاد کو ظاہر کر کے اُسے رسوا اور ذلیل کیا اور ابو جعفر محمد بن عثمان نے اس پر لعنت کی اور اس پر تیرا اور بے زاری کا اظہار کیا۔ جب اُسے اس بات کی اطلاع ملی تو وہ خود ابو جعفر کے پاس جا پہنچا۔ تاکہ اُن سے معذرت خواہ ہو۔ مگر انہوں نے ملاقات کی اجازت نہ دی اور وہ مایوس ہو کر واپس آگیا

سعد بن عبد اللہ کامیان ہے کہ محمد بن نصیر اس امر کا دعویٰ کرتا تھا کہ وہ رسول و نبی ہے اور علی بن محمد (حضرت امام علی المنتقی) نے اُس کو رسول بنا کر بھیجا ہے اور وہ؟ تناخ کا قائل تھا اور حضرت امام علی المنتقی علیہ السلام کے بارے میں غلو کرتا اور کہتا کہ وہ رب ہیں نیز وہ محارم جن سے نکاح حرام ہے (جیسے بہن بیٹی وغیرہ) کو حلال جانتا تھا اور مرد سے مرد کا نکاح بھی جائز سمجھتا تھا

سعد کامیان ہے کہ جب محمد بن نصیر مرض موت میں مبتلا ہوا اور زبان

یہ مشکل چلتی تو لوگوں نے اُس سے کہا اب تمہارے بعد تمہارا نائب کون ہو گا
 اُس نے بہت دھیمی اور لڑکھڑاتی آواز میں کہا ”احمد“ مگر کوئی نہ سمجھ
 سکا کہ احمد سے مراد کون شخص ہے
 لہذا اس کا گروہ تین فرقوں میں تقسیم ہو گیا ایک نے کہا کہ احمد سے
 مراد خود اُس کا پنا ہے دوسرے فرقے نے کہا اس سے مراد احمد بن محمد بن موسیٰ
 بن فرات ہے۔ تیسرے فرقے نے کہا اس سے مراد احمد ابن ابی الحسین بن بشر
 بن یزید ہے۔ مگر سب متفرق ہی رہے اور کسی ایک بات پر نہ آسکے۔

احمد بن ہلال کرخی

ان جھوٹے دعویٰ داروں میں سے ایک احمد بن ہلال کرخی ہے۔ ابو علی
 بن حماد کامیان ہے کہ احمد بن ہلال کرخی حضرت امام ابو محمد حسن عسکری علیہ
 السلام کے اصحاب میں سے تھا مگر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی نص
 کی بنا پر آپ کی حیات ہی میں آپ کے شیعہ ابو جعفر محمد بن عثمان کی وکالت پر متفق
 ہو چکے تھے چنانچہ جب حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت ہو گئی تو
 گروہ شیعہ نے اُس سے کہا۔ کیا تم ابو جعفر محمد بن عثمان کی وکالت کو قبول نہ
 کرو گے؟

جبکہ امام مفترض الطاعت نے اُن کی وکالت پر نص قائم کر دی ہے۔ اُس
 نے جواب دیا۔ کیا ہو گا۔ ہم نے تو امام کی زبان سے نہیں سنا۔ کہ امام نے اُن کی
 وکالت پر نص کی ہو۔ ویسے اُن کے والد عثمان بن سعید کی وکالت سے تو مجھے انکار
 نہیں مگر جب مجھے قطعی یقین آجایگا کہ ابو جعفر حضرت امام زمانہ علیہ السلام

کے وکیل ہیں تو میں ان کے خلاف جسارت نہ کروں گا لوگوں نے کہا (تم نے نہیں سنا) مگر دوسروں نے تو سنا ہے۔ یہ کہہ کر اُس نے ابو جعفرؓ کی وکالت تسلیم کرنے میں توقف کیا تو لوگوں نے اُس پر لعنت برسائی اور تبرا کیا۔

پھر ابو القاسم حسین بن روحؓ کے ذریعے سے اُس پر تبرا اور بے زاری کے متعلق حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی توقع و تحریر آئی۔

ابو طاہر محمد بن علی بن بلال

ان ہی میں سے ایک ابو طاہر محمد بن علی بن بلال ہے اس کا وہ قصہ مشہور ہے جو اس کے اور ابو جعفر محمد بن عثمانؓ کے درمیان پیش آیا۔ اُس نے تمام مال امام روک لیا اور انھیں دینے سے انکار کر دیا اور خود امام علیہ السلام کی وکالت کا دعویٰ ادا کرنا بیٹھا۔ چنانچہ سب لوگوں نے اس پر لعنت برسائی اور اس پر تبرا اور بے زاری اختیار کی۔

حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی طرف سے اُس کے متعلق جو توقع آئی وہ مشہور ہے۔ ابو طالب زراری کا بیان ہے کہ مجھ سے محمد بن محمد بن یحییٰ معاذی نے بتایا کہ ہمارے اصحاب میں ایک شخص تھا جو پہلے ابو طاہر بن بلال کے گروہ میں شامل ہوا پھر پلٹ کر اپنے گروہ میں آ گیا۔ میں نے اُس سے پلٹنے کا سبب پوچھا؟

اُس نے کہا کہ ایک دن میں ابو طاہر بن بلال کے پاس بیٹھا تھا اور وہاں اُس کا بھائی ابو طیب و ابن خزر اور اُس کے اصحاب کی ایک جماعت بھی تھی کہ ایک غلام اندر داخل ہوا اور بولا کہ ابو جعفر عمریؓ دروازے پر کھڑے ہیں وہ یہ

سن کر لرز گئے اور اسی حالت میں کہہ دیا کہ اندر بلاؤ۔ جب ابو جعفر اندر آئے تو ابو طاہر اور اُس کی پوری جماعت تعظیماً کھڑی ہو گئی وہ صدر مجلس میں تشریف فرما ہوئے اور ابو طاہر اُن کے سامنے بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر ابو جعفر نے لوگوں کے بیٹھے انتظار کیا جب سب لوگ بیٹھ گئے تو آپ نے فرمایا۔

اے ابو طاہر۔ میں تجھے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تجھے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام نے یہ حکم نہیں دیا ہے کہ تیرے پاس اُن کا جتنا بھی مال ہے وہ سب میرے حوالے کر دے؟، ابو طاہر نے جواب دیا۔ خدا کی قسم۔ ہاں۔ بس اس کے بعد ابو جعفر فوراً وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور واپس ہو گئے اور سارے لوگوں پر ایک سنتہ طاری ہو گیا جب یہ کیفیت ہر طرف ہوئی اور انھیں ہوش آیا تو ابو طاہر کے بھائی ابو طیب نے اُس سے پوچھا۔ تم نے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کو کہاں دیکھا۔ ابو طاہر نے جواب دیا کہ ایک دن ابو جعفر مجھے اپنے گھر لے گئے تو حضرت صاحب الزمان علیہ السلام مجھے اُس کی بالائی منزل پر نظر آئے۔ انھوں نے مجھے آواز دی اور فرمایا۔ تیرے پاس جو مال ہے وہ سب ان کے حوالے کر دے۔ ابو طیب نے دریافت کیا۔ مگر تمہیں کیسے یہ معلوم ہو گیا کہ وہ صاحب الزمان علیہ السلام ہی تھے۔

اُس نے جواب دیا کہ اُن کو دیکھتے ہی مجھ پر ہیبت طاری ہو گئی اور ایسا رعب چھا گیا کہ مجھے یقین ہو گیا کہ وہ صاحب الزمان علیہ السلام ہی ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ اس بنا پر میں نے ابو طاہر سے جدائی اختیار کر لی۔

حسین بن منصور حلاج

ابو نصر عبید اللہ بن محمد کاتب ابن بختیاری کلثوم بنت ابو جعفر عمری کا میان ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ حسین بن منصور حلاج کے مکرو فریب کا پردہ چاک کر کے اُسے رسوا اور ذلیل کرے تو اُس نے ذہن میں یہ بات ڈال دی کہ ابو سہل ابن اسماعیل بن علی نو بختیاری رضی اللہ عنہ اُن لوگوں میں سے ہیں جن پر اُس کا جادو چل جائے گا اور وہ اُس کے مکرو فریب میں آجائیں گے اور اگر اُن کو اپنی طرف بلا لیا جائے تو اُس کا اثر لوگوں پر بہت بڑے گا کیونکہ اُن کے علم و ادب کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں اُن کا بڑا امر تیرا ہے۔

لہذا اُس نے ابو سہل کو خط لکھا کہ میں حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کا وکیل ہوں مجھے حکم ہوا ہے کہ میں تمہیں خط لکھوں اور اس امر کا اظہار کروں۔ تمہاری مدد کی جائے گی تاکہ تمہارا دل قوی رہے اور تم اس امر میں کوئی شک نہ کرو۔

ابو سہل رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں لکھا۔ میں تمہیں اپنے ایک معمولی سے کام کی زحمت دیتا ہوں جہاں تمہارے ہاتھوں بہت سے معجزات اور کرامات ظاہر ہوتے ہوں گے اُن کے مقابلے میں میرے اس کام کی حقیقت ہی نہیں۔ وہ کام یہ کہ میں عورتوں کو بہت چاہتا ہوں۔ مگر میرا دھاپا اس سلسلے میں حائل ہے اور اس کو پوشیدہ رکھنے کے لئے میں ہر جمعہ کو خضاب استعمال کرتا ہوں جس میں مجھے زحمت شاقہ ہوتی ہے اگر ایسا نہ کروں تو میرا دھاپا اُن پر ظاہر ہو جائے اور وہ راہ فرار اختیار کر جائیں گی میں چاہتا ہوں کہ مجھے خضاب کی

زحمت سے نجات و لاادو۔ ایسی کرامت ظاہر کرو کہ میری داڑھی کے بال سیاہ ہو جائیں تو میں تمہارا مطیع اور قائل ہو جاؤں گا اور تمہارے مذہب کی طرف دعوت کے لئے اپنے مال اور اپنی بصیرت سے تمہاری مدد کروں گا۔

حلاج نے جب اُن کا جواب پڑھا تو محسوس کیا کہ میں نے بڑی نطیسی کی جو انہیں خط لکھ دیا پھر وہ خاموش ہو گیا اور اُن کے خط کا کوئی جواب نہ دیا اور ادھر ابو سہل رضی اللہ عنہ نے اس کو ایک لطیفہ مالا اور ہر ایک کے سامنے اس کو بیان کرنے لگے چنانچہ یہ بات ہر خرد و کلاں یعنی عوام و خواص میں مشہور ہو گئی جس سے اُس کا سارا مکرو فریب لوگوں پر ظاہر ہو گیا تو لوگ اُس سے نفرت کرنے لگے۔

ابو جعفر بن ابی عزاقر

ابو نصر بہتہ اللہ بن محمد بن احمد کاتب ابن بخت ام کلثوم بنت ابو جعفر عمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے کبیرہ ام کلثوم بنت ابو جعفر عمری نے بیان کیا کہ ابو جعفر ابن ابی عزاقر نبی بھٹام کے نزدیک ایک ذی وجہ شخص تھا اور چونکہ شیخ ابو القاسم بن روح نے اُسے لوگوں کے درمیان ایک مقام دے دیا تھا۔ اس لئے جب وہ مرتد ہو گیا تو اُس نے بہت سے کفر و الحاد اور جھوٹی باتیں شیخ ابو القاسم کی طرف منسوب کر کے بھٹی بھٹام سے بیان کرنا شروع کر دیں اور وہ لوگ اُسے شیخ سمجھ کر قبول کرنے لگے۔ جب اس کی اطلاع شیخ ابو القاسم حسین بن روح کو پہنچی تو بھٹی بھٹام کو منع کیا کہ وہ اس سے گفتگو نہ کریں اور اس پر لعنت کرنے کا حکم دے دیا اور اس پر تیرا بے زاری اختیار کرنے کو

کہا۔ مگر وہ لوگ باز نہ آئے اور اس سے دوستی پر قائم رہے اس کو جب یہ تھی کہ وہ لوگوں سے کہتا تھا کہ میں نے راز کو افشا کر دیا ہے اس لئے انہوں نے بطور سزا اختصاص کے بعد مجھے دور کر دیا ہے کیونکہ وہ ایک ایسا عظیم راز ہے کہ جس کا متحمل یا ملک مقرب ہو سکتا ہے یا نبی مرسل یا وہ مومن جس کے قلب کا امتحان لیا جا چکا ہو۔ یہ بات ان لوگوں کے دلوں میں نقش ہو گئی اور اس سے ابن ابی عزاقر کی قدر ان لوگوں کے نزدیک اور بڑھ گئی۔ جب یہ خبر شیخ ابو القاسم حسین روح کو ملی تو انہوں نے ہنسی بھرا لہجہ سے کہا کہ تم لوگ ابن ابی عزاقر اس کے تابعین اور ماننے والوں پر لعنت اور تہمہ اکر دو۔

جب یہ خط ہنسی بھرا ملا تو وہ سب ابن ابی عزاقر پر ٹوٹ پڑے وہ زار و قطار رونے لگا اور بولا کہ تم لوگ سمجھے ہی نہیں۔ شیخ ابو القاسم کے اس قول میں ایک عظیم مطلب پوشیدہ ہے لعنت کے معنی دور کرنے کے ہیں اور لعنت اللہ علیہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو جہنم کے عذاب سے دور کر دیا ہے اور اب میں سمجھا کہ ان کی نظر میں میری کیا منزلت ہے۔

یہ کہہ کر اُس نے اپنی پیشانی زمین پر سجدہ شکر کے لئے رکھ دی اور کہا کہ اب تم لوگوں پر لازم ہے کہ اس بات کو پوشیدہ رکھو۔

کبیرہ ام کلثوم کا بیان ہے کہ شیخ ابو القاسم کو میں اس واقع سے آگاہ کر چکی تھی کہ ایک دن میں ابو جعفر بن ہمام کی ماں کے پاس گئی تو اُس نے میری بڑی تعظیم و تکریم کی۔ حد یہ ہے کہ اُس نے جھک کر میرے قدم چومے۔ میں نے اُسے منع کیا اور اُس کو ہٹایا اور کہا کہ یہ نری بات ہے۔ ایسا نہ کرو۔ یہ کہہ کر میں نے اسکے ہاتھ چوم لئے تو وہ رونے لگی اور بولی میں ایسا کیوں نہ کروں۔ آپ

تو میری شہزادی فاطمہ زہر آئیں۔ میں نے دریافت کیا یہ کیسے۔ اُس نے جواب دیا شیخ یعنی ابو جعفر یعنی محمد بن علی نے بتایا ہے کہ ہم لوگوں پر پردہ فاش ہو چکا ہے۔ میں نے کہا۔ پردہ کیسا۔ اُس نے کہا کہ ہم لوگوں سے عہد لیا گیا ہے کہ اس کو پوشیدہ رکھا جائے میں ڈرتی ہوں کہ اگر اس کو ظاہر کروں تو عذاب میں مبتلا ہو جاؤں۔ میں نے اُس سے پتہ عہد کیا کہ کسی کو نہ بتاؤں گی مگر دل میں یہ تھا کہ سوائے ابو القاسم حسین بن روح کے اور کسی کو نہ بتاؤں گی۔

یہ عہد لینے کے بعد اُس نے کہا۔ شیخ ابو جعفر نے ہم لوگوں کو بتایا ہے کہ رسول اللہ کی روح آپ کے پدر یعنی ابو جعفر محمد بن عثمان عمری کے پیکر میں آئی اور امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی روح ابو القاسم حسین بن روح کے پیکر میں اور حضرت فاطمہ زہر کی روح تمہارے پیکر میں منتقل ہو گئی ہے۔ لہذا اے شہزادی۔ بھلا تمہاری اتنی تعظیم کیسے نہ کروں۔

میں نے کہا۔ بڑی بی۔ نہیں ایسا ہر گز نہیں ہے۔ یہ محض جھوٹ ہے۔ اُس نے کہا۔ نہیں یہ بہت بڑا راز ہے اور ہم لوگوں سے عہد لیا گیا ہے کہ یہ راز کسی پر ظاہر نہ کریں۔ لہذا خدا کے لئے مجھ پر رحم کیجئے گا۔ کہیں مجھے عذاب میں مبتلا نہ کر دیں یہ تو آپ نے مجبور کر دیا اس لئے آپ کو ظاہر کر دیا ورنہ یہ راز تو میں آپ کو نہ بتاتی اور آپ کے علاوہ کسی کو بھی نہ بتاؤں گی۔

کبیرہ ام کلثوم کا بیان ہے کہ جب میں اُس کے پاس سے واپس آئی تو سیدھی شیخ ابو القاسم حسین بن روح کے پاس پہنچی اور سارا قصہ سنایا۔ انھوں نے فرمایا۔ بیٹھی۔ اب تم اس کے پاس کبھی نہ جانا۔ اور اگر وہ تم کو کوئی خط لکھے تو اسے بھی وصول نہ کرنا۔ اگر وہ تمہارے پاس کسی آدمی کو

سیدھی شیخ ابو القاسم حسین بن روحؒ کے پاس پہنچی اور سارا قصہ سنایا۔

انہوں نے فرمایا۔ بیٹھی۔ اب تم اس کے پاس کبھی نہ جانا۔ اور اگر وہ تم کو کوئی خط لکھے تو اسے بھی وصول نہ کرنا۔ مگر وہ تمہارے پاس کسی آدمی کو بھیجے تو اس سے بھی ملاقات نہ کرنا اس لئے کہ یہ کفر و الحاد ہے۔ جو اس ملعون (ابن ابی عزاقر) نے اُن لوگوں کے دلوں میں راج کر دیا ہے تاکہ اُن لوگوں سے یہ کہنے کی راہ ہموار ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ اُس کے اپنے پیکر میں آگیا ہے جیسے کہ نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کہتے ہیں اور یہ بھی حلاج کی طرح دعویٰ کرنے کی تمہید بنا رہا ہے۔

کبیرہ ام کلثوم کہتی ہیں۔ اس کے بعد میں نے بنی ہمام کو چھوڑا اور اُن کی طرف جانا ترک کر دیا اور اُن لوگوں کی ماں سے ملاقات نہیں کی۔ اور یہ واقعہ بنی نوح میں مشہور ہو گیا اور شیخ ابو القاسمؒ نے خود جا کر یا ذریعہ خط یہ حکم دیا کہ ابو جعفر شمعانی پر۔ اس کے تابعین پر یا جو شخص اُس کے اس قول پر راضی رہے بلکہ اس سے دوستی تو درکنار جو شخص ابو جعفر شمعانی سے بات بھی کرے اُن سب پر لعنت بھیجی اس سے برأت کا اظہار کرو۔

اس کے بعد حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی طرف سے توقع مبارک بھی برآمد ہوئی کہ ابو جعفر محمد بن علی شمعانی، اُس کے تابعین، اُس کے ساتھ دینے والوں اور اُس کے قول پر راضی رہنے والوں پر لعنت کی جائے اور اس سے برأت کا اظہار کیا جائے یا جو شخص اس توقع کے برآمد ہونے کے بعد بھی اس سے اپنی دوستی قائم رکھے اُس پر بھی لعنت۔

اس کے قتل کا سبب یہ ہوا کہ جب لوگوں پر ظاہر ہو گیا کہ شیخ

اور ہر ایک کی زبان پر یہ جاری تھا کہ حسین بن روح نے اس شخص پر لعنت اور تبرا کا حکم دیا ہے اس نے لوگوں کو پکار کر کہا۔ اچھا تو، تم لوگ مجھے اور شیخ ابو القاسم حسین بن روح کو یکجا جمع کرو میں ان کا ہاتھ پکڑو نگادو میرا ہاتھ پکڑینگے اگر آسمان سے حلی گر کر انہیں جلا نہ دے تو میرے متعلق جو کچھ کہا ہے اُسے سچ سمجھنا۔

یہ باتیں ابن مقلہ کے گھر میں ہو رہی تھی اس کی اطلاع راضی تک پہنچی تو اس نے حکم دیا کہ اس کو پکڑ کر قتل کر دو لہذا انہوں نے اس کو پکڑ کر قتل کر دیا اور قوم شیعہ کو اس ملعون سے نجات مل گئی۔

ابو بکر بغدادی (ابو جعفر محمد بن عثمان عمری کے بھتیجے) اور

ابو دلف مجنون کا حال

شیخ ابو عبد اللہ محمد بن نعمان نے ابو الحسن علی بن بلال مہلبی سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولویہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ :- ابو دلف کا تب۔ اللہ اس کو عارت کرے۔ ہم لوگ اس کو لٹھ سمجھتے تھے پھر وہ غلو کرنے لگا پھر وہ مجنون ہو گیا۔ پھر وہ مفوضہ بن گیا ہم لوگ تو اس کے متعلق یہ جانتے ہیں کہ وہ جس مجمع میں جاتا اُس کو خیف و ذلیل کیا جاتا اور قوم شیعہ تو اُس کو چند دنوں سے جاننے لگی ہے اور اس پر اور اُس کے ماننے والوں پر (جو اُسے امام سمجھتے ہیں اُن پر) تبرا کرتی ہے اور جب ابو دلف نے ابو بکر بغدادی کے متعلق دعویٰ کیا (کہ وہ امام کا وکیل ہے) ہم

لوگوں نے ابو بکر بغدادی سے رابطہ کیا تو اُس نے خلف کہا کہ نہیں۔ میرا ہر گز یہ دعویٰ نہیں ہے۔ تو ہم نے اس کی بات مان لی مگر جب وہ بغداد آیا تو گروہ شیعہ کو چھوڑ کر ابو دلف کی طرف مائل ہو گیا اور اسے اپنا وصی بنا لیا پھر تو ہمیں کوئی شک نہ رہا کہ یہ اپنے اسی مذہب پر ہے ہم نے اُس پر لعنت کی اور برأت کا اظہار کیا۔ اس لئے کہ ہمارے نزدیک سمری کے بعد جو شخص حضرت امام صاحب الزمان علیہ السلام کی وکالت و سفارش کا دعویٰ کرے گا وہ کافر گمراہ ہے۔

ابن عیاش کا بیان ہے کہ ایک دن ہم لوگ ابو دلف کے پاس جمع تھے وہاں ابو بکر بغدادی کا ذکر چھڑ گیا تو اس نے کہا تم جانتے ہو کہ ہمارے شیخ (ابو بکر بغدادی) کو ابو القاسم حسین بن روح اور دوسروں پر کیوں فضیلت حاصل ہے۔ میں نے کہا۔ نہیں۔ مجھے تو نہیں معلوم۔ اُس نے کہا۔ اس لئے کہ ابو جعفر محمد بن عثمان نے اپنی وصیت میں اپنے نام پر اُن کے پنجام کو مقدم رکھا تھا۔ میں نے کہا۔ کہ اگر یہی بات باعثِ فضیلت ہے تو پھر منصور و واقفی تو حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے افضل ٹھہرا۔ اُس نے کہا یہ کیسے؟۔ میں نے کہا۔ اس طرح کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے نام پر منصور کا نام اپنے وصیت نامے میں مقدم رکھ دیا تھا۔ اس نے کہا۔ تم تو ہمارے شیخ سے تعصب و عناد رکھتے ہو۔ میں نے کہا کہ تمہارے علاوہ تمام لوگ ابو بکر بغدادی سے تعصب اور عناد رکھتے ہیں اور ابو بکر بغدادی کم علمی اور بے مروتی میں مشہور ہے اور ابو دلف کی مجنونانہ باتیں بے شمار ہیں۔

ابو محمد ہارون بن موسیٰ نے ابو القاسم حسین بن عبد الرحیم امداروری

سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ پیرے باپ عبدالرحیم نے مجھے ابو جعفر محمد بن عثمان عمری کے پاس ایک کام کیلئے بھیجا میں وہاں پہنچا تو دیکھا کہ وہاں ہمارے چند اصحاب بیٹھے ہوئے آئمہ طاہرین و صادقین علیہم السلام کی چند روایات کے متعلق گفتگو کر رہے تھے کہ اتنے میں ابو بکر محمد بن احمد بن عثمان المعروف بہ بغدادی یعنی ابو جعفر عمری کا بھتیجا آتا ہوا نظر آیا جب ابو جعفر عمری کی نظر اس پر پڑی تو انہوں نے کہا کہ اب تم سب خاموش ہو جاؤ۔ اس لئے کہ یہ آنے والا تمہارے اصحاب میں نہیں ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ابو بکر بغدادی لبرہ میں یدیدی کا وکیل تھا اور ایک عرصہ دراز تک اُس کی ملازمت کرتا رہا اور اُس نے بہت سی دولت جمع کر لی۔ کسی نے یدیدی سے جا کر چغلی کر دی تو یدیدی نے اس کو پکڑا کر بلایا اور اس کے سر پر اتنا مارا کہ اس کی آنکھوں میں پانی اتر آیا اور وہ اندھا ہو کر مر گیا۔

ابو نصر بہ اللہ بن محمد بن احمد کاتب ابن بنت ام کلثوم بنت ابو جعفر محمد بن عثمان عمری کا بیان ہے کہ ابو دلف محمد بن مظفر کاتب ابداء میں خمس (عالیوں کا ایک فرقہ جو اصحاب کساء یعنی پاک محمد و علی و فاطمہ، حسن و حسین کی الوہیت کا قائل تھا) مشہور تھا کیونکہ اُس نے کربخوں میں تربیت پائی تھی اور ان ہی لوگوں کا شاگرد ان ہی کا ساختہ پر داختہ تھا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ کرنی لوگ عموماً خمس ہوتے تھے ابو دلف کا بھی یہی مسلک تھا خود اُس کا بیان ہے کہ ہمارے شیخ صالح قدس اللہ روحہ نے ہمیں مذہب ابو جعفر کرنی سے نکال کر مذہب صحیح یعنی ابو بکر بغدادی کا متبع بنا دیا۔

ابو دلف کا جنون اور اس کے مذہب فاسد کے واقعات بے شمار ہیں

جن کی تفصیل بھی خاص طویل ہے۔

(خار الا نوار جلد ۱۱، صفحہ ۵۰۳ تا ۳۹۲)



حضرت امام زینا اور معجزات



میں نے رضائے سیدہ پوچھی امام سے
بولے امام عصر فقط ماتم حسین

آسمان سے ندا آئے گی

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ وہ دو آوازیں ہیں پہلی ابتدائی رات میں اور دوسری رات کے آخری حصہ میں ہوگی، ہشام بن سالم کہتا ہے کہ یہ کس طرح سے ہوگا؟ تو حضرت نے فرمایا کہ ایک آسمان سے ہوگی اور ایک البیس کی جانب سے ہوگی راوی کہتا ہے کہ میں نے سوال کیا کہ ان دونوں میں ایک دوسرے کو کس طرح جدا کیا جائے گا تو حضرت نے فرمایا کہ اس کو وہ شخص پہچان جائے گا جس نے اس آواز آنے سے پہلے اس کے بارے میں سنا ہوگا۔

(حار انوار جلد ۵۲ صفحہ ۲۹۵، عصر ظہور ۳۳۲، ۳۳۳)

محمد بن مسلم سے روایت ہے اس نے کہا، آسمان سے حضرت قائم کے نام کی آواز آئے گی پس یہ آواز مشرق اور مغرب کے رہنے والے سینس گے، سونے والا اس آواز سے بیدار ہو جائے گا اور بیٹھا ہو اکھڑا ہو جائے گا اور جو کھڑا ہو گا وہ خوف کی وجہ سے بیٹھ جائیگا یہ آواز جبرائیل امین علیہ السلام کی ہو گی۔

(حار انوار جلد ۵۲ صفحہ ۲۹۰)

امام مہدی آبادیوں سے دور رہیں گے

اصبغ بن نباتہ نے کہا کہ میں نے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ :-

صاحب الامر علیہ السلام زمانہ غیبت میں لوگوں سے الگ تھلگ،
آبادیوں سے دور تھا اور اکیلے رہا کریں گے۔

(اکمال الدین، حار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۲۱۸)

اس سال حج پر نہ جانا

حسین بن علی بن بابویہ کا بیان ہے کہ جس سال قرامطہ نے حاجیوں
کے قافلوں پر حملے کئے اور اس سال ستارے بہت ٹوٹے۔ ہمارے شہر کے کچھ
لوگ بغداد میں مقیم تھے ان لوگوں نے مجھ سے بتایا۔ میرے والد رضی اللہ تعالیٰ
عنه نے شیخ ابو القاسم حسین بن روح قدس اللہ روحہ کی معرفت حضرت صاحب
العصر علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا اور حج پر جانے کی اجازت چاہی :-

تو جواب آیا ”کہ اس سال حج پر نہ جانا“

میرے والد نے دوبارہ لکھا کہ یہ نذر واجب ہے کیا اس کے باوجود بیٹھ

رہوں اور حج پر نہ جاؤں؟

جواب آیا :- اگر اتنا ہی ضروری و لازمی ہے تو بالکل آخری قافلے میں

چلے جانا چنانچہ وہ بالکل آخری قافلے کے ساتھ گئے اور اس سے پہلے جتنے قافلے

گئے تھے وہ سب قتل کر دیے گئے لیکن یہ قافلہ محفوظ رہا۔

(غیۃ طوسی، حار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۳۹۶)

حق امام کی وصولی

محمد بن ہارون ہمدانی سے روایت ہے اُن کا بیان ہے کہ مجھ پر پانچ سو دینار حق امام کے واجب الادا تھے لیکن میرا ہاتھ تنگ ہو گیا میں نے سوچا کہ میرے پاس چند دکانیں ہیں جو میں نے پانچ سو تیس دینار میں خریدی تھیں اُن کو پانچ سو دینار کے عوض ناجیہ مقدمہ کو دے دوں (تاکہ حق امام ادا ہو جائے)۔ خدا کی قسم یہ بات ابھی میری زبان پر نہ آئی تھی کہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام کا خط محمد بن جعفر کے نام آیا کہ میرے پانچ سو دینار کے عوض محمد بن ہارون سے دکانیں خرید لو۔

(الخرائج والجرائج، حار الا نوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ ص ۳۹۷)

ہزار دینار میں سے صرف دو سو بچے

محمد بن یوسف شاشی سے مروی ہے اُن کا بیان ہے کہ جب میں عراق سے واپس ہوا تو مقام مرو میں ہمارے پاس ایک شخص تھا جس کو محمد بن حسین کاتب کہا جاتا تھا اُس نے غریم (قرض خواہ حضرت صاحب الزمان علیہ السلام) کے لئے کچھ رقم جمع کی تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ اُس نے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے متعلق دریافت کیا تو میں نے جو آثار و نشانیاں دیکھی تھیں بتائیں۔ اس نے کہا اچھا میرے پاس صاحب الزمان علیہ السلام کی رقم جمع ہیں۔ تمہاری کیا رائے ہے :-

میں نے کہا اُسے حاجز کے پاس بیچ دو۔ وہ بولا۔ حاجز کے اوپر بھی کوئی

ہے۔ میں نے کہا۔ ہاں۔ ایک بزرگ ہیں۔ وہ بولا۔ اچھا۔ اگر اللہ نے مجھ سے اس کے متعلق باز پرس کی تو میں تمہارا نام لیکر کوٹکا کہ انہوں نے کہا تھا۔ میں نے کہا۔ ہاں کہ دینا۔

اس کے بعد میں اس کے پاس سے روانہ ہو گیا جب کئی برس کے بعد اس سے ملاقات ہوئی تو اس نے بتایا کہ میں عراق گیا تھا میرے پاس وہ رقم موجود تھی۔ میں نے عابد بن علی فارسی اور احمد بن علی کلثومی کے ہاتھ دو سو دینار کی رقم روانہ کی اور اس کیساتھ حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی خدمت اقدس میں ایک عریضہ لکھا جس میں التجا کی کہ آپ میرے لئے دعا فرمائیں۔
تو جواب آیا کہ :

تم نے جو رقم ارسال کی تھی وہ وصول ہو گئی۔ اور یہ بھی لکھا کہ تمہارے پاس ہمارے ایک ہزار دینار تھے اس کے بعد لکھا کہ اگر کچھ کرنے کا ارادہ ہو تو ابو الحسن اسدی سے مقام رے میں ملو۔ میں نے پوچھا کیا واقعاً جیسا آنجناب نے تحریر فرمایا۔ ویسا ہی کہا۔ ہاں واقعاً۔ میں نے دو سو دینار بھجے تو اس لئے کہ میں مشکوک تھا اور باقی رقم میرے پاس تھی اللہ نے وہ شک دور کر دیا اور اسکے دو تین دن بعد عاجز مر گیا تو میں نے جا کر اس کو اطلاع دی۔ وہ بہت غمگین ہوا۔ میں نے کہا۔ غم کی بات نہیں آنجناب تو پہلے ہی اپنے خط میں بتا چکے تھے کہ وہ رقم ایک ہزار دینار ہے دوسرے یہ کہ اب آئندہ اسدی سے معاملہ کرنا۔ اس لئے کہ انھیں عاجز کی موت کا علم تھا۔

(الخرائج والجرائح، حارالانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۳۹۷، ۳۹۸)

تمہارے پاس تمہیں دینار ہیں

محمد بن حسین سے روایت ہے کہ تمیمی نے استزاد کے ایک شخص کے حوالے سے بتایا اس شخص کا بیان ہے کہ میں عسکر (سرمین رائے) گیا میرے پاس تیس ۳۰ عدد شامی دینار ایک پارچہ میں بندھے ہوئے تھے میں اُسے لیکر در دولت پر حاضر ہوا اور وہاں بیٹھ گیا۔ اتنے میں ایک کنیز یا ایک غلام اندر سے برآمد ہوا اور بولا۔ لاؤ تمہارے پاس کیا ہے۔ میں نے کہا میرے پاس کچھ نہیں۔ یہ جواب سن کر وہ اندر چلا گیا۔ پھر واپس آیا اور کہنے لگا آپ کے پاس تیس دینار ایک پارچے میں بندھے ہوئے ہیں اور ایک انگوٹھی ہے چنانچہ میں نے وہ رقم آپ کے پاس بھیج دی۔

(الخراج والجرانج، حارالانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ)

مسرور طباح کی اعانت

مسرور طباح سے روایت ہے کہ میں نے حسن بن راشد کو اپنی تنگ دستی کا حال لکھا اور اس کے پاس گیا مگر وہ گھر پر نہ تھا۔ لہذا واپس آیا اور ابو جعفر کے شہر میں داخل ہوا جب رجبہ میں پہنچا تو ایک شخص میرے پاس آیا اس کا چہرہ تو مجھے نظر نہ آیا مگر اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور ایک سفید رنگ کی تھیلی مجھے تھامادی جس پر تحریر تھا اس میں بارہ دینار مسرور طباح کیلئے ہیں۔

(الخراج والجرانج)

تیرے باپ کا نام عبد ربہ ہے

غلام بن احمد ابو الرجاہ مصری (جو مرد صالح تھا) سے روایت ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی وفات کے تحقیق کے لئے (کہ عیث خدا اور امام کون ہیں) اپنے دل میں کہا۔ اگر کوئی بات ہوئی تو وہ تین سال بعد ظاہر ہوگی مگر میں نے ایک آواز سنی ”اے نصر بن عبد ربہ“ اہل مصر سے کہنا کہ کیا تم لوگ رسول اللہ کو دیکھ کر اُن پر ایمان لائے تھے۔ ابو الرجاہ کا بیان ہے اس سے پہلے مجھے خود نہیں معلوم تھا کہ میرے باپ کا نام عبد ربہ ہے کیونکہ میں مدائن میں پیدا ہوا ہوں اور وہاں سے مجھے ابو عبد اللہ توفلی اٹھا کر مصر لایا اور وہیں میری نشوونما ہوئی۔

(خار الا نوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۴۰۰)

عائتکہ کی تھیلی

احمد بن ابی روح کا بیان ہے کہ اہل و نیور میں سے ایک عورت نے مجھے بلایا جب میں پہنچا تو اس نے کہا اے ابن ابی روح۔ تم ہمارے شہر میں دین داری اور زہد و تقویٰ میں موثق ترین آدمی ہو لہذا میں ایک امانت آپ کے سپرد کرتی ہوں امید ہے کہ تم اس سے عمدہ برآء ہو گے میں نے کہا کہ انشاء اللہ ایسا ہی کرونگا اس عورت نے کہا کہ یہ چند درہم ہیں جو اس تھیلی میں سرسمر ہیں اسے کھول کر نہ دیکھنا جب تک کہ اس شخص تک نہ پہنچا دو جو یہ بتا دے کہ اس تھیلی میں کیا ہے۔ اور یہ میرا ایک گوشوارہ ہے جو دس دینار کے برابر ہے اس میں

جو اہرات کے تین دانے ہیں وہ بھی دس دینار کے برابر ہیں۔ نیز مجھے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام سے ایک بات دریافت کرنی ہے مگر چاہتی ہوں کہ میرے سوال سے پہلے وہ مجھے جواب بتادیں۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے کہا۔ آپ اُن سے کیا پوچھنا چاہتی ہیں اُس عورت نے کہا میری شادی میں میری ماں نے کسی سے دس دینار قرض لئے تھے یہ پتہ نہیں کہ انہوں نے کس سے قرض لیا تھا تاکہ میں اُس کو ادا کر دوں جو بھی تم کو یہ بات بتادے اس کو یہ مال دے دینا میں نے اپنے دل میں کہا چلو یہ بھی میرے اور جعفر بن علی کے درمیان آزمائش ہے۔

الغرض میں نے وہ سب مال اپنے ساتھ لیا اور بغداد پہنچا وہاں حاجز بن یزید و شفاء کے پاس گیا اور سلام کر کے بیٹھ گیا انہوں نے پوچھا کیا تمہیں کوئی کام ہے میں نے کہا جی ہاں۔ یہ مال ہے جو مجھے دیا گیا ہے مگر اس شرط پر کہ جب تک آپ یہ نہ بتادیں کہ اس میں کتنا مال ہے اور کس نے دیا ہے اُس وقت تک آپ کے حوالے نہ کروں گا آپ اگر ابھی بتادیں تو میں آپ کو ابھی دے دوں گا حاجز نے کہا ”اے احمد بن روح اس کام کے لئے تم سر من رائے چلے جاؤ میں نے کہا“ لا الہ الا اللہ“ یہ تو اس سے بھی بالاتر بات ہے جو میں سوچ رہا تھا الغرض میں وہاں سے سر من رائے (سامرہ) گیا دل میں سوچا کہ پہلے جعفر کے پاس جاؤں پھر سوچا نہیں پہلے امام حسن عسکری علیہ السلام کے اہل بیت کو آزماؤں۔ اگر وہ آزمائش میں پورے اترے تو۔ خیر۔ ورنہ پھر جعفر کے پاس جاؤں گا اس ارادے سے میں حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام کے گھر گیا تو اندر سے خادم نکلا اور بولا کیا تم احمد بن روح ہو میں نے کہا۔ ہاں۔ وہ بولا۔ اچھا یہ خط

لو اور اسے پڑھ لو میں نے پڑھا تو اس میں تحریر تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اے احمد بن رُوح، عاتکہ بنتت دیرانی نے تمہیں ایک تھیلی سپرد کی ہے تمہارے خیال میں اس کے اندر ایک ہزار درہم ہیں مگر تمہارا اندازہ غلط ہے ایسا نہیں ہے۔ تمہیں ایک امانت دی گئی تھی جس کو تم نے کھول کر نہیں دیکھا اس لئے تمہیں کیا معلوم کہ اس میں کتنی رقم ہے۔ سنو۔ اس میں ایک ہزار درہم اور پچاس دینار ہیں علاوہ ازیں تمہارے پاس ایک گو شوارہ (کان کا مدہ) ہے اُس عورت کا خیال ہے کہ یہ دس دینار کی قیمت کا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اس میں جو گھینے جڑے ہوئے ہیں اُن کے ساتھ یہ گو شوارہ اسی قیمت کا ہے اور اس میں موتیوں کی قیمت دس دینار سے بھی زیادہ ہے تم یہ گو شوارہ میری فلاں خادمہ کو دے دو یہ میں نے اُس کو عطا کر دیا ہے پھر یہاں سے بغداد واپس جاؤ اور یہ ساری رقم حاجز کے حوالے کر دینا اور اُس سے اپنا سفر خرچ جو وہ دے لے لینا۔ اور وہ دس دینار جسکے متعلق اُس عورت کا خیال ہے کہ اُس کی ماں نے اُسکی شادی کے موقع پر کسی سے قرض لئے تھے وہ نہیں جانتی کہ کس سے قرض لئے تھے تو ایسا نہیں ہے بلکہ اس کو علم ہے کہ کس سے قرض لئے تھے جس سے وہ دس دینار قرض لئے تھے اس کا نام کلثوم بنتت احمد ہے جو ناصیبہ ہے یعنی وہ دشمنِ اہل بیت ہے اور عاتکہ چاہتی ہے کہ اُسے نہ دے بلکہ وہ دینار اپنی نادار بہنوں میں تقسیم کرنا چاہتی ہے اور اے ابن رُوح، اب تم جعفر کے پاس اُس کی آزمائش کے لئے نہ جانا بلکہ سیدھے اپنے گھر واپس جاؤ کیونکہ تمہارے چچا کا انتقال ہو گیا ہے اور میراث میں اللہ نے اُس کا مال

تمہارے مقدر میں لکھ دیا ہے۔

یہ خط پڑھ کر میں بغداد واپس آیا وہ تھیلی حاجز کو دی اُس نے تھیلی کی رقم کو شمار کیا تو ایک ہزار درہم اور پچاس دینار تھے مجھے اُس نے تیس دینار دیئے اور کہا کہ مجھے حکم ملا ہے کہ اتنی ہی رقم تم کو تمہارے اخراجات کے لئے دے دوں الغرض میں وہاں سے اپنی جائے قیام پر واپس آیا تو ایک شخص نے آکر مجھے خبر دی کہ تمہارے چچا کا انتقال ہو گیا ہے اور تمہارے گھر والے تمہیں واپس بلا رہے ہیں میں گھر واپس پہنچا تو دیکھا کہ واقعاً میرے چچا کا انتقال ہو گیا تھا اور اُن کے ترکہ سے مجھے تین ہزار دینار اور ایک لاکھ درہم ملے۔

(الخراج والجرأج، حار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ ۳۰۲)

تیرا ناسور اچھا ہو گیا

محمد بن یوسف شاشی کا بیان ہے کہ مجھے ناسور ہو گیا تھا میں نے بہت سے اطباء کو دکھایا اور کافی پیسہ خرچ کیا مگر دوانے کوئی کام نہ کیا تو میں نے ایک عریضہ لکھا اور اس میں دعا کی التجاء کی۔

جواب آیا :- کہ اللہ نے تجھے صحت دی اور تجھے دنیا اور آخرت میں ہمارے ساتھ قرار دیا اس کے بعد روز جمعہ آنے سے قبل ہی زخم اچھا ہو گیا اور زخم کی جگہ تھیلی کی مانند ہو گئی میرے اسباب میں جو اطباء تھے میں نے انہیں بلا کر دکھلایا تو انہوں نے کہا کہ اس ناسور کی کوئی دوا ہی نہ تھی یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا کرم تم پر ہوا ہے

(کافی، الخراج والجرأج، حار الانوار)

حضرت امام زمانہ نے تحریر فرمایا کہ۔۔۔۔

حسن بن عیسیٰ عربی کا بیان ہے کہ حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام نے جب شہادت پائی تو ایک شخص مصر سے حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے لئے کچھ رقم لے کر مکہ جانے کے لئے چلا اور یہاں وارد ہو گیا۔ یہاں پر لوگوں نے مختلف باتیں شروع کر دیں۔ کسی نے کہا کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے لا ولد شہادت پائی۔ کسی نے کہا اُن کے بعد اُن کے جانشین جعفر ہیں اور کچھ نے یہ بھی کہا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ اُن کے بعد اُن کے جانشین حضرت کے فرزند ہیں۔

چنانچہ اُس شخص نے ابو طالب نامی ایک آدمی کو عسکر (سامرہ) روانہ کیا تاکہ حقیقت حال کا پتہ چلے۔ اُس کو ایک خط بھی دیا۔ وہ آدمی پہلے جعفر (کذاب) کے پاس گیا اور اس سے امامت کی دلیل طلب کی اُس کے بعد وہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی ڈیوڑھی پر پہنچا اور حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے سفیر کو خط دیا۔ اُس خط کا جواب آیا کہ :-

”اے شخص اللہ تجھے صبر دے۔ تیرا مالک فوت ہو گیا ہے اور وہ رقم جو اُس کے پاس محفوظ تھی اس کے لئے وہ اپنے ایک معتمد شخص کو وصیت کر گیا ہے کہ اپنی صوابدید پر عمل کرے“ چنانچہ جو کچھ آپ نے لکھا تھا ویسا ہی پایا۔
(کافی، ارشاد، خار لافوار جلد ۱۱، اردو)

تم تلوار لانا بھول گئے

علی بن محمد سے روایت ہے کہ ایک شخص کچھ رقم صاحب الزمان علیہ السلام کی خدمت اقدس میں پہنچانے کے قصد سے آیا اس کا ارادہ تھا کہ وہ اپنے ساتھ تلوار بھی لے کر چلے گا مگر وہ تلوار بھول گیا جب یہ رقم آپ کی خدمت میں پہنچی تو آپ نے لکھا۔ رقم وصول ہو گئی مگر اس تلوار کا کیا ہوا جو تم اپنے ساتھ لانا بھول گئے تھے۔

(حارالانوار)

جنید کے علاوہ اجرائے و طیفہ کا حکم

حسن بن محمد اشعری کا بیان ہے کہ حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام کے خطوط میں جنید اور ابو الحسن اور دوسروں کے لئے اجرائے و طائف کا حکم آتا مگر آپ کی شہادت کے بعد حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی طرف سے جو تحریر آئی اس میں ابو الحسن اور ان کے ساتھیوں کے لئے پھر سے اجرائے و طائف کا حکم تھا۔ لیکن جنید کے لئے کچھ نہ تھا یہ دیکھ کر مجھے دکھ ہوا۔ دریں اثناء جنید کے انتقال کی خبر آگئی ہے میں سمجھا کہ جنید کا نام کیوں نہ تحریر فرمایا:-

(ارشاد، حارالانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ)

اولاد نرینہ کی دعا

شیخ ابو جعفر طبری نے اپنی ایک کتاب میں ابو الفضل شیبانی و کلینی سے حوالے سے تحریر کیا ہے کہ قاسم بن علاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی خدمت اقدس میں تین عریضے تحریر کئے اور ان میں اپنی حاجتیں بیان کیں اور یہ بھی لکھا کہ میں کبیر السن ہو گیا ہوں مگر کوئی اولاد نہیں رکھتا۔ آپ نے تمام حاجتوں کے متعلق جواب دیا مگر اولاد کے بارے میں کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر میں نے چوتھی مرتبہ عریضہ لکھا اور اس میں درخواست کی کہ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے فرزند عطا کرے۔ آپ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا :-

ترجمہ :- یا اللہ - تو اس شخص کو اولاد نرینہ کرامت فرما۔ جس سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ حمل جو قرار پایا ہے اس کو فرزند کا حمل قرار دے قاسم بن علاء کا بیان ہے کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ میری کنیز حاملہ ہے جب میں نے اس سے دریافت کیا۔ تو اس نے اقرار حمل کیا۔ اس کے بعد اس کنیز سے فرزند کی ولادت ہوئی۔

اس حدیث کو میری نے بھی نقل کیا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۱۱، صفحہ ۴۱۰)

دُعائے فرج کی تعلیم

شیخ ابو جعفر محمد بن جریر طبری نے اپنی کتاب میں ابو جعفر محمد بن ہارون بن موسیٰ تلکھری سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابو الحسین بن ابو بخل کاتب نے بیان کیا کہ میں نے ابو منصور بن صالحان کی ملازمت اختیار کر لی مگر میرے اور اُن کے درمیان کچھ ایسا معاملہ اور ایسی غلط فہمی پیدا ہو گئی کہ مجھے لازماً اس سے روپوش ہونا پڑا اُس نے مجھے بہت تلاش کرایا اور بہت ڈرایا۔ کہ میں روپوش ہی رہا۔ چنانچہ ایک مرتبہ شب جمعہ کو میں نے مقابر قریش کا ارادہ کیا تاکہ وہاں رات بھر رہ کر دعا کروں وہ رات باد و باراں کی تھی میں نے ابو جعفر قتم سے درخواست کی کہ وہ باہر سے دروازہ بند کر لے اور مجھے ایسی جگہ دے دیں جہاں میں اطمینان سے دعا پڑھ سکوں اور دعا مانگوں اور کسی انسان کی دسترس سے محفوظ رہوں وہاں کوئی نہ پہنچ سکے کیونکہ مجھے اپنی گرفتاری کا خطرہ تھا انہوں نے ایسا ہی کیا باہر سے دروازے بند کر دیئے اور ادھر آندھی اور بارش کا زور بڑھ گیا اور ہر طرف سے کسی انسان کے پہنچنے کا امکان نہ رہا۔ لہذا میں بہ صمیم قلب دعا و زیارات و نماز میں مشغول ہو گیا میری اس مشغولیت کو توڑی ہی دیر گزری تھی کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی قبر مبارک کے پاس سے کسی انسان کے قدموں کی چاپ سنائی دی میں نے دیکھا کہ ایک شخص کھڑا ہوا زیارت پڑھ رہا ہے اُس نے حضرت آدم علیہ السلام اور تمام انبیاء اولوالعزم پر سلام کیا پھر ایک ایک کر کے تمام آئمہ طاہرین علیہم السلام پر سلام بھیجا اور گیارہویں امام حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام پر توقف کیا

(بارہویں امام پر سلام نہیں بھیجا) مجھے بڑا تعجب ہوا اور سوچا کہ شاید یہ بھول گیا ہو اُس کو معلوم نہ ہو۔ یا یہ کہ اس شخص کا یہی عقیدہ اور مذہب ہو۔ جب وہ شخص زیارت سے فارغ ہوا تو دو رکعت نماز پڑھی پھر حضرت امام ابو جعفر علیہ السلام کی قبر کے نزدیک میرے پاس آیا اور اسی طرح زیارت پڑھی اور سلام کیا اور دو رکعت نماز پڑھی میں ڈر رہا تھا کیونکہ اس کو پہچانتا نہ تھا میں نے دیکھا کہ ایک جوان مرد ہے سفید لباس زیب تن کئے ہے سر پر عمامہ بھی تحت الحکم کے ساتھ ہے دوش پر ردا ہے اُس نے میرا نام لے کر آواز دی۔ اے ابوالحسن بن ابی بعل۔ تم دعائے فرج کو کیوں بھولے ہوئے ہو۔ میں نے عرض کیا وہ کون سی دعا ہے انہوں فرمایا پہلے دو رکعت نماز پڑھو اس کے بعد یہ پڑھو۔

ترجمہ :- اے وہ جو نیکیوں کو ظاہر کرتا ہے اور برائیوں کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ اے وہ جو جرم کا فوری مواخذہ نہیں کرتا۔ کسی کے پردے کو فاش نہیں کرتا۔ اے عظیم احسان کرنے والے۔ اے بہت نظر انداز کرنے والے اے بہترین درگزر کرنے والے۔ اے بہت زیادہ مغفرت کرنے والے، اے رحمت کے ساتھ دونوں ہاتھ بڑھانے والے اے ہر مناجات کی انتہا۔ اے ہر ایک کی شکایت سننے والے۔ اے ہر مدد چاہنے والے کی مدد کرنے والے۔ اے قبل استحقاق سب کو نعمات دینے والے۔۔۔ میں ان اسماء کے واسطے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں اور محمد اور ان کی اولاد طاہرین عظیم السلام کے حق کا واسطہ دے کر تجھ سے دعا کرتا ہوں تو میری تکلیف کو دور کر۔ میرے رنج و غم کو برطرف کر۔ میرے غم کی گڑھوں کو کھول دے۔ اور میرے حالات کو درست فرمادے اور اس کے بعد جو دعا مانگتی ہو مانگ اور اپنی حاجت طلب کر۔

پھر اپنا داہنہ رخسار زمین پر رکھ کر سو مرتبہ یہ کہہ۔

يَا مُحَمَّدُ وَيَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ وَيَا مُحَمَّدُ اَكْفِيَانِي فَاِنْ كَمَا

كَافِيَايَ وَانصُرَانِي فَاِنْ كَمَا نَاصِرَايَ

پھر اپنا بائیں رخسار زمین پر رکھ کر سو مرتبہ بلکہ زیادہ اور کئی کہہ کر
الغوث الغوث الغوث اتنا کہہ کہ ایک سانس ختم ہو جائے۔ پھر سر اٹھالے۔ انشا
ء اللہ حل جلالہ اپنے کرم سے تیری حاجت پوری فرما یگا۔

یہ ہدایات سن کر جب میں نماز و دعا میں مشغول ہوا تو وہ چلے گئے نماز

وغیرہ سے فارغ ہو کر میں ابو جعفر قثم کے پاس گیا تاکہ میں دریافت کروں کہ
وہ شخص کون تھا اور اندر کیسے داخل ہو گیا۔ مگر پہلے میں نے ایک ایک دروازے
کو جا کر دیکھا تو سب مقفل اور بند تھے۔ مجھے بڑا تعجب ہوا پھر خیال آیا وہ شخص اندر
ہی کیسے سو رہا ہو گا اور ہمیں پتہ نہ چلا ہو گا اب میں ابو جعفر کے پاس پہنچا وہ
بیعت زیت سے نکل کر باہر آئے تو میں نے اُس شخص کے بارے میں دریافت کیا
کہ وہ کیسے اندر داخل ہو گیا؟

انہوں نے کہا کہ تم نے خود دیکھ لیا کہ تمام دروازے مقفل اور بند ہیں
میں نے ابھی تک کسی دروازے کو نہیں کھولا۔

پھر میں نے اُن سے سارا قصہ بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ حضرت
صاحب العصر والزماں علیہ السلام تھے میں نے انہیں شب جمعہ میں کئی مرتبہ
دیکھا ہے کہ جب روضہ خالی ہو جاتا ہے تو تشریف لاتے ہیں۔

یہ سن کر مجھے بڑا افسوس ہوا کہ بڑا اچھا موقع کھو دیا اور قریب فجر میں
نے وہاں سے محلہ کرخ کا ارادہ کیا جہاں میں روپوش تھا ابھی یہاں سے نکلا ہی تھا

کہ ان صالحان کے لوگ مجھے تلاش کرنے آگئے اور میرے احباب سے میرے متعلق پوچھنے لگے۔ ان کے پاس میرے لئے ایک امان نامہ وزیر کی طرف سے اور ایک خط خود اُس کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا۔

لہذا میں اپنے چند باوثوق احباب کو ساتھ لے کر وزیر کے پاس گیا وہ مجھے دیکھتے ہی کھڑا ہو گیا بغل گیر ہو اور بولا۔ اب تم اس منزل و مرتبے پر پہنچ گئے کہ تم نے میری شکایت حضرت صاحب الزمان علیہ السلام سے کر دی۔ میں نے کہا کہ نہیں۔ بلکہ میں نے تو دعا مانگی تھی اور التجا کی تھی۔ اُس نے کہا۔ وائے ہو تجھ پر۔ گذشتہ شب یعنی شب جمعہ حضرت صاحب الزمان علیہ السلام میرے خواب میں آئے اور مجھے ڈانٹ کر کہا کہ۔ خبردار۔ اُس سے اچھی طرح پیش آؤ۔

میں نے کہا: لا الہ الا اللہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ حضرات (آئمہ طاہرین) حق کی انتہا ہیں۔ میں نے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کو عالم ہیداری میں دیکھا ہے اور انہوں نے مجھے یہ تعلیم فرمایا:-

پھر روئے میں میں نے جو کچھ دیکھا تھا وہ بیان کیا اُس کو بڑا تعجب ہوا اور حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی برکت و طفیل میں میرے ایسے ایسے مقاصد پورے ہوئے جن کا میں تصور بھی نہیں کر سکتا۔

(کتاب النجوم، حار الانوار جلد ۱۱، صفحہ ۳۱۰-۳۱۳)

اولاد نرینہ عطا ہوگی

شیخ ابو العباس عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنی کتاب ”الدلائل جزء ثانی“ میں تحریر کیا ہے کہ ربیع حمید سے ایک شخص نے حضرت صاحب

الزمان علیہ السلام کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا کہ میری زوجہ کے حمل ہے
دعا فرمائیے۔

تو ولادت سے چار ماہ قبل جواب آیا کہ اللہ تعالیٰ تجھے فرزند عطا
فرمائے گا اور ایسا ہی ہو جیسا کہ آپ نے تحریر فرمایا تھا۔
(کتاب النجوم، حار الانوار جلد ۱۱)

تمہیں کفن کی ضرورت نہیں

روایت ہے کہ علی بن محمد سری نے آپ کو عریضہ بھیجا جس میں ایک
کفن کی درخواست کی گئی۔

آپ نے جواب میں تحریر فرمایا:۔ کہ تمہیں ابھی کفن کی ضرورت
نہیں ہے اسی برس کی عمر میں پیش آئے گی۔ چنانچہ آپ نے جو سال مقرر فرمایا
تھا اسی میں اُن کی وفات ہوئی اور اُن کی وفات سے دو ماہ قبل آپ نے اُن کے
لئے کفن بھیج دیا۔

(کتاب النجوم، حار الانوار)

حج کی اجازت کفن کے ساتھ

حسین بن روح سے روایت ہے کہ احمد بن اسحاق نے حضرت صاحب
الزمان علیہ السلام کو عریضہ بھیجا۔ اس نے حج پر جانے کی اجازت چاہی۔ آپ نے
اجازت دی اور ساتھ کے لئے ایک کپڑا بھی بھیج دیا۔

احمد بن اسحاق نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے مجھے موت کی خبر دی ہے۔ چنانچہ جب وہ حج کر کے واپس ہوا تو مقام حلوان میں اُس کا انتقال ہو گیا۔

(رجال کشی، حارالانوار جلد ۱۱، صفحہ ۴۱۴)

امام نے فقیہ کے خط کا جواب نہ دیا

حسن بن فضل نے زید یمانی سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ میرے والد نے اپنے ہاتھ سے لکھ کر ایک عریضہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی خدمت اقدس میں ارسال کیا۔ تو اُس کا جواب آیا۔ پھر میرے ہاتھ سے ایک عریضہ لکھوا کر بھیجا۔ اُس کا بھی جواب آیا۔ پھر اپنے فقہاء میں سے ایک فقیہ کے ہاتھ سے عریضہ لکھوا کر بھیجا۔ تو اس کا کوئی جواب نہ آیا مگر بعد میں غور کرنے پر معلوم ہوا وہ شخص قرمطی (جو مذہب حقہ سے پھر جائے) ہونے والا تھا اس لئے جواب نہیں دیا۔

(حارالانوار)

مولا امویوں کے مقدر ستوار دو
دل اپنے بے قرار ہیں آکر قرار دو



یعنی قافلے کے ساتھ نہ جانا

جعفر بن ابی ایہم یحانی کے فرستادہ علی بن محمد شمشاطی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میرا قیام بغداد میں تھا اور وہاں بے ٹکٹے کے لئے اہل یمن کے قافلے کا انتظار کر رہا تھا میں نے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی خدمت با برکت میں عریضہ لکھا کہ اگر اجازت ہو تو قافلہ اہل یمن کے ساتھ چلا جاؤں۔ جواب آیا کہ ان لوگوں کے ساتھ نہ جانا ابھی تمہارے جانے میں بہتری نہیں ہے سردست کوفہ میں قیام کرو۔ چنانچہ قافلہ روانہ ہو گیا اور بنو حنظلہ نے ان لوگوں پر حملہ کر کے انہیں لوٹ لیا۔

(اکمال الدین، حار الاوار)

امسال سمندری سفر نہ کرنا

راوی مذکورہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے آپ کی خدمت میں عریضہ لکھ کر سمندری سفر کی اجازت چاہی۔ جواب آیا۔ نہیں۔ سمندری سفر سے گریز کرو۔

چنانچہ اس سال جتنے سفینے روانہ ہوئے بحری قزاقوں نے ان پر حملہ کر کے انہیں لوٹ لیا۔

(اکمال الدین، حارالانوار)

تمہارا اصل نام یہ ہے

نصر کہتے ہیں کہ اہل بلخ میں سے ایک شخص نے پانچ دینار حاجز کے پاس بھجے اور ایک خط بھی خدمت امام میں ارسال کیا جس میں اپنے نام کی جائے ایک فرضی نام لکھ دیا۔

وہاں سے جواب آیا تو اس میں اس مٹھی کا پورا نام و نصب تحریر تھا اور یہ بھی کہ رقم وصول ہوئی آخر میں اس کے لئے دعا بھی تحریر فرمائی۔

(اکمال الدین، حارالانوار)

قیدی رہا ہو جائے گا

ابی بن سعد نے محمد بن صالح سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی خدمت میں عریضہ ارسال کیا جس میں بادشاہ کے لئے دعا کی درخواست کی جسے عبدالعزیز نے قید کر لیا تھا نیز اجازت چاہی کہ میں اپنی فلاں کنیرہ سے توالد و تامل کا سلسلہ کر سکتا ہوں؟ جواب آیا کہ کنیرہ سے سلسلہ اولاد قائم کر سکتے ہو لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور قیدی کو اللہ تعالیٰ رہائی دے گا۔

چنانچہ میں نے اپنی کثیر سے سلسلہ اولاد شروع کیا مگر اولاد پیدا ہوئی
 اور مر گئی اور جس دن آپ نے مجھے خط لکھا اسی دن قیدی رہا ہو گیا
 (اکمال الدین، حارالانوار)

کربلا سے زبان مل گئی

ابو عبد اللہ بن سورۃ کامیان ہے کہ سرور نامی شخص جو عابد و مجتہد تھا ان
 کا نصب میں بھول رہا ہوں جن سے اہواز میں میری ملاقات بھی ہو چکی ہے ان
 کامیان ہے کہ میں اپنے چھپنے کے زمانے میں قوت گویائی نہ رکھتا تھا جب میری عمر
 چودہ سال ہوئی اور بولنے سے قاصر رہا تو میرے والد اور چچا مجھے حسین ابن
 روح کے پاس لے گئے اور عرض کرنے لگے کہ آپ حضرت امام زمانہ علیہ
 السلام سے گزارش کریں کہ آنجناب اس بچے کے لئے دعا فرمائیں تاکہ یہ بولنے
 لگے۔

شیخ ابو القاسم حسین ابن روح نے بتایا کہ تم کو حکم دیا گیا ہے کہ
 حار (کربلا) جاؤ سرور کامیان ہے کہ یہ حکم پاتے ہی میرے والد اور چچا کربلا
 پہنچے، غسل کیا اور زیارت کی پھر میرے والد اور چچا نے مجھے پکارا ”اے سرور“
 میں نے کہا۔ لیک! انھوں نے کہا۔ ارے تم تو بولنے لگے۔ میں نے عرض کیا
 جی ہاں!

عبید اللہ بن سورۃ کامیان ہے کہ یہ شخص یعنی ”سرور“ بلند آواز سے
 نہیں بولتا تھا۔

(غنیۃ طوسی، حارالانوار)

ہمیں اس کپڑے کی ضرورت نہیں

اسحاق بن حامد کاتب کا بیان ہے کہ تم میں ایک ہزار مرد مومن تھا اور اس کا شریک ایک مرد مر جئی تھا ان دونوں کو ایک بہت عمدہ و نفیس کپڑا ہاتھ آیا۔ مرد مومن نے کہا یہ تو میرے مولّا کے لئے بہت اچھا ہے گا۔

مرد مر جئی نے کہا کہ میں تو تمہارے مولّا کو جانتا ہی نہیں۔ تاہم اس کپڑے کا جو چاہو کرو الغرض جب وہ کپڑا حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ نے لمبائی میں اس کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ نصف اپنے پاس رکھ لیا۔ اور نصف یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ ہمیں مرد مر جئی کے مال کی ضرورت نہیں ہے۔

(اکمال الدین، بحار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۴۵۹)

ایام دلوں کے حال جانتے ہیں

حسن بن فضل یمانی نے کہا کہ ایک مرتبہ میں شہر سرمن رائے گیا تو جناب قائم آل محمد علیہ السلام کی طرف سے ایک تھیلی میرے لئے آئی جس میں چند دینار تھے اور اس کے ساتھ دو کپڑے بھی تھے میں نے ان کو واپس کر دیا اور اپنے دل میں سوچا کہ میری موجودہ حیثیت ایسی نہیں ہے کہ میں ایسا چھوٹا اور بے مقدار تحفہ قبول کروں۔ جب میں ان چیزوں کو واپس کر چکا پھر مجھے سخت ندامت ہوئی اور بالاخر میں نے اپنی گستاخی کی خاص معذرت میں ایک عریضہ

بھی لکھا اور امامؑ کی خدمت میں بھیجا۔ اور اس وقت نیت کر لی کہ اگر اللہ اس تھیلی کو مجھے لوٹا دے تو میں اسے حلال نہیں سمجھوں گا کہ اس کو استعمال کروں بلکہ اپنے باپ کے پاس لے جاؤں گا کیونکہ وہ مجھ سے زیادہ اس کی اہمیت سے آگاہ ہیں۔ اور اس تھیلی کے لینے کے بارے میں کچھ بھی اشارہ نہیں کیا اور نہ ہی دوبارہ اس کے لینے سے انکار کیا۔

پس جو اب آپ کی تحریر آئی :-

کہ تم نے تھیلی کے واپس کر دینے میں خطا کی ہے بے شک ہم اپنے دوستوں کے ساتھ ایسا کرتے ہیں اور بہا اوقات وہ خود ہم سے اس کو طلب کرتے ہیں اور اس سے برکت حاصل کرتے ہیں اور مجھ تک یہ بھی لکھا۔ کہ تم نے ہماری بھلائی کو رد کرنے کی وجہ سے غلطی کی ہے تو ہم اللہ عزوجل سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ پس اللہ تمہاری بخشش فرمائے گا۔ مگر چونکہ اب تمہارا یہ قصد ہے کہ وہ رقم خود تم اپنے مصرف میں نہیں لاؤ گے اس لئے وہ رقم تم کو نہیں بھیجی جاتی ہاں وہ دونوں کپڑے بچھ جاتے ہیں اور تمہارے لئے لازم ہے کہ تم انہی کپڑوں میں احرام باندھو۔ میں نے دو مرادوں کے بارے میں لکھا اور چاہا کہ تیسری مراد کے بارے میں بھی لکھوں لیکن پھر سوچا کہ آنجناب کو برا نہ لگے (اس لئے اسے نہ لکھا)۔

تو مجھ تک ان دونوں مرادوں کے بارے میں جواب آیا اور اس تیسری مراد کے بارے میں بھی۔ جسے میں نے چھپایا اور نہیں لکھا تھا۔ میں نے امامؑ سے ایک خوشبو مانگی تھی۔ آپ نے ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر خوشبو مجھے بھیجی۔ وہ خوشبو میرے محل میں تھی۔ جب میں راہ مکہ میں عسکان کے

مقام پر تھا تو میرا ناقہ بھاگ گیا اور حمل گر پڑی اور جو کچھ بھی میرا حال و متاع اس پر تھا بکھر گیا۔ میں نے اپنا سامان سمیٹا مگر اس میں تھیلی نہ تھی۔ میں اسے تلاش کرنے لگا۔ ایک شخص جو میرے ساتھ تھا مجھ سے پوچھنے لگا کہ کیا تلاش کر رہے ہو؟ میں نے جواب دیا کہ میری ایک تھیلی کھو گئی ہے۔ پوچھا اس میں کیا تھا۔ میں نے کہا وہ میری ز اور راہ تھی۔

اس نے کہا کہ میں نے اسے دیکھا ہے جس نے اسے اٹھایا ہے (لیکن کچھ تفصیل نہ بتائی) گو میں اس سے مسلسل پوچھتا رہا۔ یہاں تک کہ مایوس ہو گیا جب میں مکہ پہنچا اور میں نے اپنا ساز و سامان کھولا تو سب سے پہلے اس گھڑی میں وہ تھیلی نظر نہ آئی جو حمل سے گر گئی تھی جس وقت کہ سارا مال و متاع بکھر اڑا تھا۔

میں بہت پریشان تھا کہ اب میں بغداد اپنے گھر کیسے جاؤں گا اور سوچا کہ مجھے خوف ہے کہ اس سال حج نہ کر سکوں گا اور نہ اپنے گھر پہنچ سکوں گا۔ میں ابو جعفر کے پاس گیا اور جو رقعہ میں نے لکھا تھا اس کا جواب طلب کیا اس نے کہا کہ فلاں مقام پر ایک مسجد ہے تم وہاں چلے جاؤ وہاں ایک شخص تمہیں ملے گا جو تمہیں تمہارے اموال کی خبر دے گا میں اس مسجد میں گیا تو ایک شخص مجھے ملا اس نے مجھے سلام کیا اور مسکرایا اور بولا کہ میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں تم اس سال حج بھی کرو گے اور خیر و عافیت سے اپنے گھر بھی لوٹو گے۔ انشاء اللہ۔

میں ابن و جناء کو تلاش کرنے لگا تاکہ اسے کہوں کہ میرے لئے کرایہ پر ناقہ کا انتظام کر دے کچھ دنوں بعد اس سے ملاقات ہوئی وہ مجھے دیکھتے ہی بولا کہ میں کئی روز سے تمہاری تلاش میں تھا مجھے حکم ہوا ہے کہ میں تمہارے لئے

کرایہ کی سواری کا انتظام کروں۔ پس حسن نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ اس سال
 امام کے وجود کی دس دلیلوں سے مطلع ہوا۔
 (کمال الدین جلد دوم، صفحہ ۴۶۳)

خط پر صرف انگلیوں کے دائرے تھے

بیان کیا مجھ سے میرے والد نے ان سے سعد بن عبد اللہ نے ان سے
 ابو حامد مراغی نے ان سے محمد بن شاذان بن نعیم نے کہا کہ اہل بلخ کی جانب سے
 ایک شخص آیا جس کے پاس کچھ مال اور ایک رقعہ تھا جس میں کچھ تحریر نہ تھا بلکہ
 انگلیوں سے دائرے ڈالے ہوئے تھے اہل بلخ نے اس قاصد سے کہا تھا کہ یہ مال
 اس شخص کے حوالے کرنا جو تم کو اس قصبے کے بابت بتائے جو ہمارے ساتھ پیش
 آیا۔ اور اس رقعے کا جواب دے۔

پس وہ شخص۔ عسکر آیا۔ اور جعفر (کذاب) کے پاس گیا۔ اور اس کو
 خبر دی تو جعفر نے اس سے کہا تم بداپر یقین رکھتے ہو۔ اس شخص نے کہا کہ
 ہاں۔ تو جعفر نے کہا بے شک تمہارے صاحب (مال) کو بدابو تھا اور انہوں
 نے تمہیں حکم دیا تھا کہ مال مجھے دے دینا مال لانے والے نے کہا میں اس جواب
 پر قناعت نہیں کر سکتا۔ پھر وہ وہاں سے نکلا۔ اور ہمارے اصحاب کے پاس آیا تو
 اس کے لئے۔ امام زمانہ علیہ السلام کی توثیح ظاہر ہوئی۔

یہ مال بڑا بے وفا ہے یہ ایک صندوق میں رکھا تھا چور گھر میں داخل
 ہوئے اور صندوق میں جو کچھ تھا لے گئے مگر مال بچ گیا اس کے اوپر رقعہ موجود
 تھا اور اس میں دائرے بنے ہوئے تھے جن کے ذریعے دعا کی گزارش کی گئی ہے

اللہ تمہارے ساتھ (تمہاری خواہش کے مطابق) ایسا ہی کرے۔

(کمال الدین جلد دوم، صفحہ ۴۶۲)

جو خیال دل میں ہے اُس سے توبہ کرو

ابن ولید نے سعد سے، انھوں نے علان سے، انھوں نے محمد بن جبرئیل سے انھوں نے ابراہیم و محمد بن فرج سے انھوں نے محمد بن ابراہیم بن مہز یار سے اور اُن کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ بغرض زیارت عسکر (سر من رائے) گیا اور ناحیہ مقدسہ (روضے) کا قصد کیا راستے میں ایک عورت

ٹلی۔ اس نے پوچھا۔ کیا تم محمد بن ابراہیم ہو؟

میں نے کہا۔ ہاں۔ اُس نے کہا کہ واپس جاؤ تم اس وقت وہاں نہیں پہنچ سکو گے رات کے وقت آنا تمہارے لئے دروازہ کھلا رہیگا۔ اندر چلے جانا جس حجرے میں چراغ روشن ہو اس میں داخل ہو جانا۔

میں نے ایسا ہی کیا۔ دروازے پر پہنچا دروازہ کھلا ہوا دیکھا۔ اندر چلا گیا اور اس حجرے میں داخل ہوا جس میں چراغ روشن تھا۔ ابھی میں دونوں قبروں کے درمیان سسکیوں سے رو رہا تھا کہ ایک آواز سنائی دی۔ کسی نے کہا کہ اے محمد! اللہ سے ڈرو۔ اور دل میں جو خیال ہے اُس سے توبہ کرو تمہاری ذمہ داری بہت اہم اور ضروری ہے

(کمال الدین، خارا لا نوار)

دل کی بات

حسن بن فضل بن زید یمانی سے روایت ہے کہ میں نے (حضرت امام زمانہ علیہ السلام) کو دو مقصد اپنے عریضے میں لکھے لیکن تیسری حاجت کا لکھنا میں نے مناسب نہ سمجھا کہ آپ کو برا محسوس نہ ہو آپ نے جواب میں دونوں مقاصد کے ساتھ ساتھ تیسری حاجت کے بارے میں خود تحریر فرمادیا۔

(غنیہ طوسی، حار الانوار)

سر دست زیارت ملتوی کر دو

محمد بن یعقوب نے علی بن محمد سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ مقام قریش کا ظلمین اور حائر کربلا کی زیارت کے لئے حضرت امام زمانہ علیہ السلام کا انتہائی حکم آگیا اور اس حکم کے آنے کے بعد ایک ماہ بعد وزیر باطنانی نے مجھے بلایا اور کہا کہ فرات کے کنارے بسنے والوں اور قریہ برس کے باشندوں سے جا کر کہہ دو کہ مقام قریش کی زیارت کو نہ جائیں اس لیے کہ خلیفہ وقت نے حکم دیا ہے کہ جو بھی مقام قریش کی زیارت کو جائے اُسے گرفتار کر لو۔

(حار الانوار)

حادم نشہ کرتا ہے اسے واپس کرو

حسن بن خفیف نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ آپ (حضرت امام زمانہ) نے کچھ حدیث مدینہ رسولؐ کیجے اور خفیف کو خط تحریر فرمایا کہ تم ان

خادموں کے ساتھ مدینہ جاؤ۔

خفیف اُن کے ساتھ گئے جب کوفہ پہنچے تو اُن میں سے ایک خادم نے کوئی نشہ آور چیز استعمال کی۔ اور ابھی کوچہ سے نکلے بھی نہ تھے کہ عسکر (سرمن رائے) سے خط آیا کہ اس خادم کو واپس کر دو جس نے نشہ آور شے استعمال کی ہے۔ پھر اس کو خدمت سے برخواست کر دیا۔

(حار الانوار)

تمام وکلاء کو رقم وصول نہ کرنے کا حکم

حسین بن حسن علوی کا بیان ہے کہ بادشاہ کے ندیوں میں سے ایک شخص روزِ حسنی اور دوسرا اس کا ساتھی دونوں مکار اور فریبی تھے ایک مرتبہ اُس شخص نے کہا کہ فلاں جگہ پر رقم آتی ہے اور اُن کے بہت سے وکلاء رقم وصول کرتے ہیں چنانچہ اس نے ان تمام وکلاء کے نام بھی بتادئے جو اطراف و جوانب میں تھے اس کی اطلاع عبید اللہ بن سلیمان وزیر کو ہوئی تو اُس نے اُن تمام وکلاء کو قید کرنے کا ارادہ کیا لیکن بادشاہ وقت نے کہا کہ اس شخص کو طلب کیا جائے جس نے یہ خبر دی ہے کیونکہ یہ بات اتنی اہم ہے کہ اسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

عبید اللہ بن سلیمان نے کہا کہ ہم تمام وکلاء گرفتار کر لیٹے ہیں۔ بادشاہ نے کہا۔ نہیں۔ بلکہ پہلے ہم کچھ لوگوں کو رقم دے کر اُن وکلاء کے پاس جاسوسی کے لئے روانہ کرتے ہیں اور ان جاسوسوں کو وکلاء پہچانتے بھی نہ ہونگے۔ پس جو وکیل ان سے رقم وصول کرے۔ اُسے گرفتار کر لیا جائے۔

راوی کا بیان کہ معاً حضرت امام زمانہ علیہ السلام کا حکم تمام وکلاء کے

پاس پہنچا کہ تاکم ثانی کسی بھی شخص سے کوئی رقم وصول نہ کی جائے بلکہ رقم دینے والے شخص سے اس معاملے میں لاعلمی کا اظہار کیا جائے۔

چنانچہ ایک جاسوس محمد بن احمد کے پاس جا پہنچا اور تخلیہ چاہا اور پھر کہا کہ میرے پاس کچھ رقم ہے جس کو میں امام کی خدمت میں بھیجنا چاہتا ہوں محمد بن احمد نے کہا کہ تم کو شاید یہ غلط فہمی ہوئی ہے میں تو اس سلسلے میں کسی بات سے واقف نہیں ہوں۔ وہ شخص مسلسل اُن کی خوشامد کرتا رہا اور محمد بن احمد بحکم لاعلمی کا اظہار کرتے رہے۔ اور اس طرح تمام جاسوسوں نے ہر وکیل کے پاس رقم لے جا کر دینے کی بھرپور کوشش کی۔ مگر تمام وکلاء نے اُن سے رقم وصول کرنے سے انکار اور معاملے سے لاعلمی کا اظہار کیا۔ اس طرح یہ خطرہ ٹل گیا۔

(کافی۔ حار الانوار)

تیری زوجہ غلط کہتی ہے

علی بن محمد بن اسحاق اشعری کامیان ہے کہ میری ایک زوجہ تھی جسے میں ایک عرصہ سے چھوڑے ہوئے تھا ایک دن وہ میرے پاس آئی اور بولی۔ اگر تم نے مجھے طلاق دے دی ہے تو مجھے تا دو؟ میں نے کہا۔ نہیں۔ طلاق نہیں دی۔

پھر اسی روز میں نے اس سے مباشرت کی۔ چنانچہ ایک ماہ بعد اس نے مجھے خط لکھا کہ مجھے حمل قرار پایا گیا ہے۔

میں نے اس بارے میں حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی خدمت بارگاہ میں عرض لکھا جو اب آیا۔ حمل کا ذکر چھوڑ دو۔

چنانچہ تھوڑے دنوں بعد میری زوجہ کا دوسرا خط آگیا اس میں تحریر
تھا کہ میں نے غلط لکھا تھا حمل کی کوئی حقیقت نہیں۔

(حارالانوار)

اذن دخول کی اجازت ہے

علمغانی نے کتاب الاوصیاء میں روایت کی ہے کہ ابو جعفر مروزی کا
بیان ہے کہ جعفر بن محمد بن عمر اور ان کے ساتھ چند لوگ عسکر (سامرہ) گئے
اور انہوں نے حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام کی زندگی میں ان کی
زیارت کی تھی ان لوگوں میں علی بن احمد بن طین بھی تھے جعفر بن محمد بن عمر نے
قبر تک جانے کے لیے خط لکھا اور اذن دخول چاہا۔ علی بن احمد نے کہا کہ میں
اذن نہیں چاہتا انہوں نے اس کا نام نہیں لکھا:-

تو جواب آیا:- تمہیں بھی دخول کی اجازت ہے اور اُسے بھی جو داخلے
کی اجازت نہیں چاہتا۔

(غنیۃ طوسی، حارالانوار جلد ۱۱ صفحہ ۹۶ ۳)

اپنی رقم کا مطالبہ کرو۔ مل جائے گی

علی بن محمد نے محمد بن صالح سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے جب
میرے والد کا انتقال ہوا تو ان کے پاس لوگوں کے ذمہ غریم یعنی صاحب العصر
علیہ السلام کی رقم کی کچھ ہڈیاں تھیں میں نے بذریعہ عریضہ حضرت صاحب

الزمان علیہ السلام کو اس کی اطلاع دی۔

آپ نے تحریر فرمایا:

کہ ان لوگوں سے رقوم کا تقاضا کرو۔ میں نے حکم کی تعمیل کی تو سب نے رقم ادا کر دی صرف ایک شخص رہ گیا اس پر ہنڈی کے چار سو دینار واجب الادا تھے میں نے اس سے رقم کا مطالبہ کیا تو اس کے بیٹے نے میرا مذاق اڑایا اور مجھے ذلیل کیا میں نے اس کی شکایت اُس کے باپ سے کی تو اس نے بھی مجھے خفیف کیا بس یہ سنتے ہی میں نے ایک ہاتھ سے اس کی داڑھی پکڑ لی اور دوسرے ہاتھ سے ٹانگ پکڑ لی اور گھسیٹتا ہوا گھر کے صحن میں لے آیا پھر لاتوں سے اس کی خوب مرمت کی۔ یہ دیکھ کر اُس کے لڑکے نے باہر نکل کر شور مچایا۔ کہ لوگو - جلدی مدد کے لئے دوڑو۔ میرے والد کو ایک قتی رافضی نے مار ڈالا۔ اس دوران میں تو سواری پر آکر بیٹھ گیا۔ اور جو لوگ جمع ہو گئے تھے ان سے کہنے لگا۔ اے بغداد والو۔ شاباش ہے تم لوگوں پر کہ ایک مظلوم کے مقابلے میں تم لوگ ایک ظالم کی دستگیری پر جمع ہوئے۔ میں دراصل ہمدان کا ایک سنی مسلمان باشندہ ہوں مگر یہ مجھ پر افضلیت کا اہتمام لگا کر میری رقم ہضم کرنا چاہتا ہے یہ سن کر لوگ اس کے خلاف ہو گئے اور چاہتے تھے کہ اس کی دکان میں گھس جائیں مگر میں نے انہیں منع کیا۔ تو انہوں نے اسی سے میری مطلوبہ رقم کا فوری اور سختی سے مطالبہ کیا تو اس نے میری ساری رقم ادا کر دی۔

(کافی، ارشاد، بحار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۴۰۴)

حضرت امام زین العابدین اور مسائل شرعیہ



سائل کی جاننا ہے تو حاجات غرضیاں
ہم پھر بھی اس لئے تجھے لکھتے ہیں عرضیاں

چند مسائل لکھ کر ناجیہ مقدسہ میں بھجے گئے اُن کے
جواب میں توقع سائلین کے نام برآمد ہوئیں اس کی عبارت
یہ ہے۔

مسائل کے بارے میں حکم امام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

تمہارے خط کے مضامین سے میں مطلع اور آگاہ ہوا تم نے ان سوالات
کے متعلق جن کو اپنے خط میں لکھا ہے مجھ سے پوچھا ہے۔ میں تم لوگوں کو مطلع
کرتا ہوں کہ وہ تمام میرے ہی جوابات ہیں اور اُن میں اُس رسوا گمراہ کتندہ
خلایق جس کو غزاقری کہتے ہیں۔ خدا کی اُس پر لعنت ہو۔ اس کا ایک حرف بھی
داخل نہیں ہے اور اس سے قبل جواب احمد بلال وغیرہ کی معرفت جا چکا ہے جو
اسکے ارتداد عن الاسلام سے مخفی واقف ہو چکے ہیں خدا کی لعنت اور غضب
سب پر۔

توقیعات مبارکہ کی نسبت جو دائرہ مومنین میں آپ کی طرف
منسوب کی جاتی تھیں پوچھا گیا تو ذیل کی عبارت میں یہ حکم فرمایا گیا۔ یعنی جن
احکام کی بابت یہ ثابت ہو جائے کہ فلاں شخص معتد کی معرفت یہ حکم نافذ ہوا
ہے تو اس کے صحیح مانے جانے میں کوئی ضرر نہیں۔

ایک بار ایسا ہی واقعہ پیش ہوا تھا جس میں پوری صراحت کے ساتھ

خیال ہمیشہ کے لئے اپنے دل سے نکال ڈالا اور پھر کبھی اس طرف کوئی خیال نہیں کیا۔

نماز جعفر طیار کے بارے میں

مسائل نے نماز حضرت جعفر طیار علیہ السلام کی نسبت استفسار کیا کہ حالت قیام میں یار کوع و سجود کی حالتوں میں ذکر تسبیح اس سے سو ہو گیا اور نماز تمام ہونے سے پہلے ذکر سو شدہ کا اس کو خیال آگیا تو ایسی حالت میں وہ اپنے سو کردہ ذکر تسبیح کو ادا کرے یا نماز کو تمام کر لے۔ بعد اس کے ذکر تسبیح کو ادا کرے۔

مسائل کے سوال کا جواب توقع خاص کے ذریعے اس عبارت میں عنایت فرمایا گیا۔ ترجمہ :- جب ایسی حالتوں میں سے کسی حالت میں سو واقع ہو اور وقت گزر جانے کے بعد وہ یاد آئے تو جو چیز کہ اس سے فوت ہوئی ہے ادا کر سکتا ہے۔

شوہر کی موت کے حوالے سے مسائل

زن و شوہر کے معاملات میں پوچھا گیا کہ آیا عورت اپنے شوہر کی مشائیت جنازہ میں شریک ہو سکتی ہے؟ جواب میں ارشاد ہوا۔۔۔ مشائیت جنازہ کر سکتی ہے۔۔۔ پھر دریافت کیا گیا کہ بیوہ کو ایام عدت میں اپنے شوہر کی قبر کی زیارت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ تحریر فرمایا گیا۔ شوہر کی قبر کی زیارت کر سکتی ہے۔ مگر رات کے وقت اپنے گھر سے باہر نکلتا اس کے لئے جائز

نہیں ہے۔

پھر استفسار کیا گیا کہ وہ اپنے کار ضروری کے لئے بھی ایسی حالت میں باہر جاسکتی ہے؟ حکم ہوا۔ اگر اس کو کسی شخص غیر سے اپنا کوئی حق لینا ہے تو وہ اس سے لے سکتی ہے اور اس کے لئے باہر جاسکتی ہے اور اس کے علاوہ کوئی کام ہو اور کوئی دوسرا کام کرنے والا اس کے عوض میں موجود نہ ہو تو وہ باہر جاسکتی ہے مگر رات کے وقت البتہ اپنا گھر نہیں چھوڑ سکتی۔

دریافت کیا گیا کہ کتب اعمال مثل (ثواب القرآن فی الفرائض) وغیرہ میں وارد ہے کہ آپ کی خدمت سے حکم ہوا ہے۔ کہ مجھے سخت تعجب ہوتا ہے اُس شخص کی غفلت پر جو اپنی نماز میں سورہ انا انزلنا کی تلاوت اور قرأت کو ترک کرتا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اُس کی نماز کیسے مقبول بارگاہِ احدیت ہوتی ہے۔ پھر دوسری جگہ حکم ہوا ہے کہ وہ نماز کسی طرح بہتر نہیں کھی جاسکتی جس میں سورہ قل ہو اللہ احد کی تلاوت نہیں کی جاتی پھر تیسری جگہ ارشاد فرمایا گیا کہ جو شخص اپنی نماز میں سورہ ہمزہ کی تلاوت کرتا ہے وہ دولت دنیا پر فائز ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں جائز ہے کہ سورہ ہائے انا انزلنا اور قل ہو اللہ کو ترک کر کے سورہ ہمزہ کی تلاوت کی جائے اگرچہ یہ ظاہر ہے کہ ان دونوں سوروں کو ترک کرنے میں اجابت و قبولیت نماز میں احتمال واقع ہوتا ہے۔

اس کا جواب تو قیح مبارک کی مفصلہ ذیل عبارت میں تحریر فرمایا۔
ترجمہ :- ثواب ان سوروں کی تلاوت کا ایسا ہی ہے جیسا کہ وارد کیا گیا ہے اور اگر کوئی سورہ ان میں سے جن کا ثواب لکھا ہے ترک کر دے اور

جائے اس کے سورہ قل هو اللہ احد اور سورہ انزلناہ ان کی فضیلت کی وجہ سے پڑھے تو ثواب ان سوروں کا جو اس نے پڑھے اور ان سوروں کا بھی جو اس نے ترک کر دیئے دونوں اُس کو عطا کیئے جائیں گے اور یہ بھی جائز ہے کہ ان دونوں سوروں کی سوا دوسرے سورے بھی پڑھے جائیں۔

اعمال و دواعِ رمضان

وداعِ رمضان المبارک کی نسبت پوچھا گیا کہ عموماً وداعِ ماہِ مبارک رمضان شبِ آخر میں پڑھی جاتی ہے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ روزِ آخر جب ہلالِ عید نمودار ہو پڑھنا چاہیے ان دونوں صورتوں میں سے کون سی صورت اختیار کی جائے۔

جواب میں ارشاد ہوا :-

اعمالِ ماہِ رمضان المبارک تمام تر رات کو کئے جاتے ہیں اس لئے وداع بھی آخر شب میں کرنی چاہیے اگر کسی ایام کا خیال ہے تو دونوں راتوں انتیس ۲۹ اور تیس ۳۰ کو وداع کریں۔

نماز کے بارے میں پوچھا گیا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے جب تشهد اول سے فارغ ہو تو تیسری رکعت کے واسطے کھڑا ہو تو اُس کے لئے تکبیر کہنا واجب ہے یا نہیں۔ بعض اس کے وجوب کے قائل نہیں۔ صرف قول اللہ و قوتہ اقوم واقعہ کے ذکر کو ہی کافی سمجھتے ہیں۔

اس مسئلے کا جواب میں ارشاد ہوا :

ترجمہ :- اس میں دو حدیثیں وارد ہیں ایک یہ ہے کہ جب مصلیٰ ایک

حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہو تو اس وقت اس کو تکبیر کہنا واجب ہو جاتا ہے۔ اور دوسری یہ کہ سجدہ دوئی سے سر اٹھایا تو تکبیر کہنا واجب ہو گیا۔ پھر بیٹھ جائے۔ پھر اٹھے۔ پس بیٹھنے کے بعد اٹھنے کے لئے تکبیر کہنا واجب نہیں ہے اور اسی طرف تشہد اول کی بھی صورت ہے اور ان دونوں صورتوں میں سے جس پر عمل کیا جائے وہ صحیح ہوگا۔

دوست کی طرف سے قربان کا مسئلہ

قربانی کے متعلق سوال کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنے دوست سے کہا کہ اُس کی طرف سے اونٹ مول لے کر منیٰ میں نحر کر دے۔ چنانچہ اُس شخص نے اونٹ تو خرید لئے مگر قربانی کرتے وقت اس کا نام لینا بھول گیا۔ جب ذبح کر چکا تو نام یاد آیا تو ایسی قربانی اُس شخص اصلی کی طرف سے ہوگی یا نہیں؟

جواب ارشاد ہوا:۔ اس میں کوئی مضائقہ نہیں اور اس کے دوست

کی طرف سے جائز ہے۔

احوال موقوفات

ایک شخص کے بارے میں پوچھا کہ ایک شخص کو تحصیل و اموال موقوفات کا عمدہ سپرد ہے اور وہ ان اموال کو جو اس کے قبضہ میں ہیں اپنے جیسے حلال جانتا ہے اور اموال بد موقوفات لے لینے سے بھی کوئی پرہیز نہیں کرتا۔ ایسی حالت میں مجھ کو اکثر ان دیہات میں جانے کا اتفاق ہوا جو اس کے

زیر انتظام ہیں اور اس کو میں اکثر وہاں بھی پاتا ہوں اور مجھے اس کے پاس جانے کا بھی اتفاق ہوتا ہے اور اس کو کھانے کا وقت بھی ہو جاتا ہے وہ مجھے کھانے کی تکلیف دیتا ہے اگر میں اس کے کھانے سے انکار کرتا ہوں تو وہ مجھ سے سخت عداوت کرتا ہے اور اس کی موجودہ عداوت میری مختلف اقسام کی مضرت کا باعث ہوتی ہے ایسی خاص حالت میں مجھے اس کا کھانا کھانا جائز ہو گیا نہیں۔ اور اگر میں اس کے کفارہ میں تصدق کرنا چاہوں تو اس تصدق کی کیا مقدار ہونا چاہیے اور اگر یہ وکیل موقوفات کسی شخص کے پاس کوئی شے کھانگی ہدیہ کے طور پر بھیجتا ہو اور اتفاق وقت سے میں بھی اس کے پاس موجود ہوں وہ مجھ سے کہے کہ اس میں سے کچھ کھا لو یا اپنے گھر لے جاؤ حلالہ مجھے خوب معلوم ہے کہ وکیل موقوفات ان اموال موقوفات کے تصرف میں کوئی خوف نہیں کرتا ہے تو اگر وہ ہدیہ میں لے لوں یا اس میں سے کچھ اپنے گھر لے جاؤں تو میرے اس عمل میں سے خاص میرے لئے کوئی حرج ہو گیا نہیں؟۔

اس کا جواب ذیل کی عبارت میں مرحمت کیا گیا :

ترجمہ :- اگر اس شخص کی کوئی جائیداد یا آمدنی سوائے اموال موقوفات کے اس کے اختیار میں ہے تو اس کا کھانا بھی کھایا جاسکتا ہے اور تحفہ بھی لیا جاسکتا ہے اور اگر دوسری معاش نہیں تو جائز نہیں ہوگا۔

قنوت میں ہاتھوں کا منہ پر پھیرنا

ارکان نماز واجب و سنت اور سجدہ شکر کی نسبت استفسار کیا گیا کہ نماز واجب میں نماز پڑھنے والا قنوت کی دعا پڑھ کر اپنے ہاتھ اپنے منہ اور سینہ

کی طرف سیدھا کر لیتا ہے مطابق اس روایت کے کہ وارد ہوا ہے کہ حق و سبحانہ تعالیٰ اس سے کہیں زیادہ بزرگ ہے کہ وہ اپنے مدے کے ہاتھوں کو دعا کرنے کے بعد خالی پھیر دے بلکہ وہ اپنی رحمت سے اس کے ہاتھوں کو لبریز کر دیتا ہے اور دوسری روایت کے مطابق ہاتھوں کو منہ پر پھیر لیا۔ منقول ہوا ہے آیا یہ عمل جائز ہے یا نہیں۔ بعض علماء سے مروی ہے کہ نماز میں دونوں صورتوں میں سے صرف ایک ہی عمل جائز ہو سکتا ہے۔

جواب میں ارشاد فرمایا گیا۔

نماز واجبی میں ہاتھوں کو سر اور منہ پر پھیرنا جائز نہیں اور جس چیز کے ساتھ نماز واجبی میں عمل کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ جب مصلیٰ قنوت پڑھ چکے تو اپنے ہاتھوں کو آہستگی اور سہولت کے ساتھ اپنے سینے کے مقابل لاکر اپنے زانو تک پہنچائے اور تکبیر کے اور پھر رکوع میں چلا جائے۔ منہ پر ہاتھ پھیر لینے کی خبر بھی صحیح ہے مگر نوافل شب و روز میں نہ کہ نماز ہائے واجب میں اور نوافل میں اس عمل کے ساتھ جالانا۔ یعنی ہاتھوں کو منہ پر پھیر لینا افضل ہے۔

سجدہ شکر کے بارے میں

سجدہ شکر کے بارے میں پوچھا گیا کہ نماز واجبی کے ساتھ سجدہ شکر واجب ہے یا نہیں کیونکہ بعض اس کو بدعت بتلاتے ہیں تو نظر برآں نماز فرائض میں واجب نہیں اور اگر واجب بھی ہے اس کا وجوب نماز مغرب اور اس کے بعد کی چار رکعتیں نوافل تک محدود و مخصوص ہوگا۔ آیا حکم صحیح ہے اور اس پر

عمل جائز ہو گیا نہیں؟

اس مسئلہ کا جواب ذیل کی عبارت میں صادر ہوا:

ترجمہ :- یعنی سجدہ شکر لازم ترین سنت واجب سے ہے اور کبھی کسی نے اس کو بدعت نہیں بتلایا مگر اس شخص نے جس نے خود دین میں احداث و اختراع کیا ہو گا۔ اب اس امر کا جواب کہ سجدہ شکر خصوصاً بعد از نماز مغرب و قبل از چار رکعت نوافل مغرب کے ساتھ لازم ہے۔ یہ ہے کہ دعا اور تسبیحات کی جو فضیلت جو بعد فرائض جلالائی جائیں ان دعاؤں پر جو نوافل کے ساتھ ادا کی جائیں جتنہ ایسی ہی ہیں جیسا کہ فرائض کے فضائل نوافل پر ثابت ہیں اور سجدہ اصل میں دعا و تسبیح ہے اور افضل یہی ہے کہ فرائض کے بعد جلالایا جاوے اور اگر بعد نوافل جلالائیں تو بھی جائز ہو گا۔

بیع و مشراکے متعلق سوال

بیع اور مشراکے متعلق یہ سوال کیا گیا کہ ہمارے چند برادران ایمانی ایسے ہیں کہ جنہیں ہم بیچانتے ہیں کہ ایک قطعہ زمین نوآباد قید خانہ شاہی سے ملتی ہے۔ جس میں حاکم وقت کا بھی حصہ اور قبضہ۔۔۔ مگر جائز انہ اور محض غاصبانہ۔۔۔ اکثر اوقات بعض اہل شہر اسے بغیر اجازت جوت لیتے ہیں اور اس کی وجہ سے عمال شاہی ان کو سزا بھی دیتے ہیں اور حتی الامکان ملازمین سلطانی اس کی پیداوار پر قابض و متصرف ہونے سے اہل شہر کو باز رکھتے ہیں اس لئے وہ زمین بوجہ ویران رہنے کے کچھ ایسی قیمت بھی نہیں رکھتی اس لئے کہ کامل بیس برس سے محض افتادہ پڑی ہوئی ہے۔ مذکورہ بالا برادران ایمانی اس کے

خریدنے سے انکار محض کرتے ہیں اس لئے ان کو معلوم ہو چکا ہے کہ یہ قطعہ زمین کسی زمانے میں کسی خاص شخص نے وقف کیا تھا جس کو سلطان وقت نے جبراً لے لیا پس صورت مسطورہ میں اگر زمین مذکورہ کی بیع سلطان وقت کی طرف سے جائز ہے اور اس میں کوئی حرج شرح نہیں ہے تو اس کا خرید لینا ہمارے برادران مومنین کے لئے نہایت مفید اور نافع ثابت ہو گا اور زمین مذکورہ بھی شاداب و آباد ہو جائے گی اور وہ حصہ زمین ایسا ہے کہ آسانی سے سیراب ہو سکتا ہے اور عمدہ پیداوار دے سکتا ہے اور اگر اس کی بیع سلطان وقت کی جانب سے حلال نہیں ہے تو حکم امتناع جاری فرمایا جائے :

جواب۔ سوائے مالک زمین مذکورہ کے بیع کئے ہوئے یا کم سے کم اس کا حکم یا اس کی رضا و استزاج لئے ہوئے معاملہ مسطورہ صحیح و جائز نہیں ہو گا۔

کنیز کے بچے کے بارے میں

کنیز اور غلام کے متعلق پوچھا گیا کہ ایک شخص نے اپنی ایک کنیز کو اپنے ایک غلام کے لئے حلال کر دیا۔ وہ کنیز بچہ جنی۔ اس مرد غلام کو اس کنیز کے بچہ پیدا کرنے پر شک گذرا۔ مگر اس بچہ کو اپنا بچہ کہہ دینے کے سوا اس مرد غلام کو کوئی دوسرا چارہ نہیں ہوا۔ آخر اس نے قبول کر لیا مگر اس کے دل میں یہ شک ہمیشہ رہا کہ یہ بچہ اس کا نہیں ہے اس وجہ سے اس بچہ کو کبھی اپنے ساتھ نہیں رکھتا اور نہ اس کو اپنی اولاد و اعقاب میں داخل اور شامل سمجھتا ہے۔ پس اگر وہ بچہ بھی مثل ان بچوں کے ہے جو اس مرد سے پوری نسبت رکھتے ہیں تو اس

کے لئے ضروری ہے کہ اس کو بھی اپنی طرف اپنی دوسری اولادوں کے منسوب کرے یا یہ چہ اس کی اولاد سے حسب و نسب میں کمتر ہے تو وہ اپنی جائیداد و اموال میں بمقابلہ دیگر اولاد کے اس کو کچھ کم حصہ دے۔

اس سوال کے جواب میں ذیل کی توفیق صادر فرمائی گئی :
ترجمہ :- ایک عورت کا حلال کیا جانا کئی وجہ سے ذائق ہوتا ہے اس کی مختلف صورتیں ہیں مسائل کو صورت تخیل پہلے لکھنی چاہیے تاکہ بچے کی پوری حقیقت سے جواب دیا جائے۔ انشاء اللہ المستعان۔

ماہ رجب کے روزے

۳۰۸ ہجری میں محمد ابن عبداللہ حمیری نے آپ کی خدمت میں ایک بہت بڑا عریضہ لکھا اور یہ بیان کیا کہ ہماری قوم و ملت کے بعض ارباب علم و یقین اور اکثر خواتین باحمکین آج ۲۲ برس سے ماہ رجب کے روزے رکھتی ہیں اور اپنے ان روزوں کو علی التسل شعبان اور رمضان کے روزوں سے ملا دیتی ہیں۔ خلاف اس سیرت کے ہمارے بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ روزے معصیت میں داخل ہیں۔

اس مسئلہ کے جواب میں جو توفیق مبارک آئی :-

ترجمہ :- ماہ رجب میں پندرہ روز تک تو روزہ رکھیں پھر منقطع کر دیں مگر اپنے قضا کردہ روزوں میں تین روزے اس مہینے ضرور رکھیں کیونکہ اس امر میں حدیث خاص وارد ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں کہ ماہ رجب قضا

روزوں کے ادا کرنے کے لئے سب سے اچھا مہینہ ہے

نماز جماعت

دریافت کیا گیا کہ ماموم اس وقت شریک جماعت ہو واجب امام ذکر رکوع میں مشغول تھا وہ اپنے موجودہ الحاق بالجماعت اور ذکر رکوع کو جو اس نے امام کے ساتھ کیا ہے رکعت فوت شدہ کے برابر جانتا ہے خلاف اس کہ بعض اصحاب کا خیال ہے کہ تا وقتیکہ یہ شخص اس تکبیر کی آواز کو جو امام پیش از رکوع کرتا ہے نہ سن لے۔ اپنے صرف ذکر رکوع یا شخص اقتداء نے امام جماعت کو ایک رکعت فوت شدہ کی جگہ شمار نہیں کر سکتا۔

اس کے بارے میں جو توقع مبارک آئی :-

ترجمہ :- اگر وہ شخص ایسی حالت میں بھی امام جماعت کے ساتھ مل جائے کہ جب اس کو ذکر رکوع میں صرف ایک بار سبحان اللہ کہنے گورہ گیا ہو۔ تاہم اس کی ایک رکعت شمار میں آئے گی خواہ اس نے امام جماعت کی تکبیر قبل از رکوع کی آواز کو سنا ہوا یا نہیں۔

نماز کے بارے میں

دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے نماز ظہر کے بعد عصر پڑھی جب نماز عصر کی دو رکعت پڑھ چکا تو اسے خیال آیا کہ اس نے نماز ظہر کی کل دو رکعتیں پڑھی ہیں ایسی صورت میں اسے کیا کرنا چاہئے

جواب میں توفیق مبارک آئی کہ :-

ترجمہ :- اگر اس نے درمیان نماز کے کوئی ایسا امر کیا ہے جس سے نماز باطل ہو جاتی ہے تو اسے دونوں نمازوں کا اعادہ کرنا چاہئے اور اگر ایسا امر کوئی اس سے سرزد نہیں ہوا تو ان دونوں رکعتوں کو جو اس نے نماز عصر کے حساب میں پڑھی ہیں نماز ظہر کے تتمہ میں محسوب کرے بعد اس کے نماز عصر پڑھ لے۔

اہل بہشت کی زندگی

سوال ہوا کہ آیا اہل بہشت کیلئے توالد و تناسل بھی لازم آسکتا ہے یا نہیں تاہم مقدسہ سے اس مسئلہ کا جواب اس عبارت میں مرحمت فرمایا گیا :-
ترجمہ :- عورتوں کو بہشت میں ولادت، حیض و نفاس اور تمام نساکی ضرورتوں کی کوئی حاجت نہیں ہوگی اور وہ تمام تکالیف و محنت جو ابتدائے طفولیت سے لے کر سن رسیدہ تک اٹھانی ہوتی ہے وہ بھی ایک نہ ہوگی مگر چونکہ بہشت میں وہ تمام چیزیں فراہم ہوں گی جن کی خواہش ذمائے مومنین کو ہوا کرتی ہیں اور جن کے نظارے اور سیر کی ضرورت عموماً آنکھوں کو ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ خدا نے سبحانہ تعالیٰ قرآن مجید میں خود فرماتا ہے۔ کہ مومن کو جس شے کی خواہش جس طرح اس کے دل میں پیدا ہوتی ہے اسی صورت اور ایسی حالت کے مطابق خداوند تعالیٰ اس شے مطلوبہ کو اس ہذہ مومن کیلئے پیدا کر دیتا ہے اور عورتوں کو بہشت میں حمل ہونے اور چھٹنے کی کوئی ضرورت نہ ہوگی اور تمام اشیاء وہاں ایسی ہی مخلوق ہوں گی جیسے کہ حضرت آدم علی نبیہما السلام و

علیہ السلام کو اس نے عبرت اور تہیہ خلاق کے لئے خاص طور پر بغیر ان معمولی ضرورتوں کے خلق فرمایا ہے۔

ایک قرض کے حوالے سے

پوچھا گیا۔ کہ ایک آدمی نے دوسرے سے مبلغ ایک ہزار روپیہ قرض لیا اس کے دعویٰ کے ثبوت میں اس کے پاس شاہد کامل اور معارف صادق موجود ہیں مگر اس کو ابھی اس کا دعویٰ رجوع کرنے کی ضرورت نہیں ہوئی تھی کہ اس نے پھر اسی شخص کو ایک دوسرے تمسک کے ذریعہ سے پانچ سو روپے قرض دے دیے اور اس کے بھی کافی ثبوت اس کے پاس موجود ہیں اس کے بعد اس نے تیسرے تمسک کی رو سے اس کو تین سو روپے اور دیئے اور اس کا ثبوت بھی تیار ہے غرضیکہ ان دونوں رقوم تمسکات کے علاوہ وہ ایک ہزار ہے جس کا دعویٰ اس نے رجوع کیا ہے مدعا علیہ جواب دعویٰ مدعی بیان کرتا ہے کہ ان تمام تمسکات کا کل روپیہ ایک ہزار ہے جس کا دعویٰ پیش ہو چکا ہے مدعی کو اس جواب مدعا علیہ سے قطعی انکار ہے صورت مرقومہ میں وہ ہزار درہم ایک بار ادا کر دیا جائے یا بار بار کر کے سب تمسکات مقیدہ کی اداکاری لازم ہے اور حقیقت میں یہ تمام وکمال رقم وہی ایک ہزار رقم مدعا علیہ ہے یا علیحدہ علیحدہ ہزار۔۔۔ پانچ سو اور تین سو۔

توقع مبارک میں اس کا جواب یوں صادر ہوا :-

ترجمہ :- مدعا علیہ سے ایک ہزار روپیہ لینا چاہیے اور یہ وہی ایک ہزار کی رقم ہے جس کی نسبت فریقین سے کسی کو بھی کوئی عذر اور کلام نہیں

ہے۔ باقی ہزار درہم کے لئے مدعی سے شرعی قسم لی جائے اگر وہ حلف شرعیہ سے انکار کرے تو حقیقت میں اس کو مدعا علیہ سے اس رقم کی وصولی کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔

خاکِ ترمتِ امامِ حسینؑ

آپ سے پوچھا گیا کہ خاکِ ترمتِ حضرت امام حسین علیہ السلام میت کے ساتھ قبر میں رکھنا جائز ہے یا نہیں؟
جواب میں تحریر فرمایا گیا۔

ترجمہ :-

خاکِ مرقدِ منور جناب امام حسین علیہ السلام کو میت کی قبر میں رکھنا اور اس کے حنوط کے ساتھ شامل کرنا جائز ہے۔ انشاء اللہ المستعان۔

خاکِ ترمتِ حسینؑ اور کفن

استفسار کیا گیا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے اپنے فرزند گرامی حضرت اسماعیل کے کفن پر اپنے دست مبارک سے تحریر فرمادیا تھا۔

اسماعیل یشہد ان لا الہ الا اللہ

ترجمہ :- اسماعیل گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

آیا ہم لوگوں کے لیے بھی اپنی میت کے پار چنائے کفن پر اس کا لکھنا

جائزہ ہو گا یا نہیں اور آیا ہم ان فقرات کو خاکِ تربت حضرت امام حسین علیہ السلام سے لکھ سکتے ہیں یا نہیں؟ جواب میں تحریر ہوا۔ ”جائزہ ہے“۔

تسبیح خاکِ شفاء

پوچھا گیا کہ خاکِ تربت حضرت حسین علیہ السلام سے تسبیح تیار کر کے اس پر ”سبحان ربی العظیم“ پڑھانا جائز ہو گا یا نہیں۔ اگر جائز ہے تو اس میں کوئی فضیلت خاص بھی ہے یا نہیں؟
جواب میں حکم ہوا:-

تسبیح خاکِ شفاء پر ذکر جائز ہے کسی دوسری شے پر ذکر تسبیح کو وہ فضیلت حاصل نہیں ہے جو اس پر اور جو فضیلت مخصوصہ اس کو حاصل ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ذکر تسبیح کو بھول جائے اور صرف اس کے دانوں کو گردش دیا کرے تو اس کو ذکر تسبیح کا پورا پورا ثواب دیا جائے گا۔

خاکِ پر سجدہ

پوچھا گیا کہ خاکِ پاک پر سجدہ صحیح ہے اور اس میں بھی کوئی فضیلت خاص ہے؟
حکم ہوا:- ”جائزہ ہے اور اس میں فضیلت بھی ہے۔“

قبر معصومین پر نماز

استفسار کیا گیا کہ ایک شخص زیارت قبور پر انوار حضرات آئمہ طاہرین علیہ السلام کے لئے جایا کرتا ہے اس کو ان قبور مطہرہ کے آگے سجدہ جائز ہے یا نہیں آیا یہ بھی اس کے لئے جائز ہے کہ وہ قبور مطہرہ کے قریب نماز پڑھے اور اگر نماز پڑھے تو قبر مطہرہ کی پشت پر کھڑا ہو اور مزار خالص الانوار کو قبلہ کی طرف آگے لے لے یا بائیں جانب کھڑا ہو کر نماز ادا کرے آیا جائز ہے کہ قبر منور کو اپنی پشت پر لے کر اس کے آگے قبلہ کی طرف اس طرح کھڑا ہو کہ قبر مطہرہ اس کی پس پشت واقع ہو۔

ناجیہ مقدسہ سے اس کا جواب اس عبارت میں صادر ہوا
ترجمہ :

قبور پر سجدہ کرنا کسی صورت میں عام اس سے کہ بقصد زیارت ہو یا نوافل یا فرائض جائز نہیں ہے باقی رہا جس امر پر عمل ہو سکتا ہے وہ اتنا ہی ہے کہ سیدھے رخسار کو قبر مطہرہ پر رکھے اور نماز ہر قبر منور کی پشت پر اس طرح ادا کرے کہ قبر منور کو اپنے منہ کے آگے رکھے۔ اور قبر منور کے آگے کھڑے ہو کر یا بالائے سر یا پائین نماز کا ادا کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ امام علیہ السلام کے آگے کھڑا ہونا یا ان کے برابر کھڑا ہونا یا ان کے بعین و بیار کھڑا ہونا جائز نہیں ہے۔

پوچھا گیا کہ دور رکعت آخر نماز میں بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں بعض میں وارد ہے کہ ان رکعات میں تمنا سورہ حمد پڑھنا چاہئے اور یہی کافی فضیلت

رکھتا ہے اور بعض کے نزدیک تسبیح اربعہ کا پڑھنا زیادہ فضیلت کا باعث ہوتا ہے ان دونوں میں جس کو فضیلت ہو تحریر فرمایا جائے۔
جواب میں ارشاد ہوا :-

ان دونوں رکعتوں میں سورہ حمد کا پڑھنا تسبیحات اربعہ کی قرأت کو منسوخ کر دیتا ہے اور وہ چیز کہ جس نے تسبیحات اربعہ کی قرأت کو منسوخ کر دیا ہے۔ تو قول امام علیہ السلام ہے کہ جو نماز بغیر سورہ حمد کے پڑھی جاتی ہے وہ منقطع اور خالی از خیر ہے مگر ہاں وہ شخص البتہ پڑھ سکتا ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ اگر ہم سورہ حمد پڑھیں گے تو ہم کو سہو ہو جائے گا یا ہمارا مرض بڑھ جائے گا۔

قرامت دازوں کا حق

استفسار کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنے مال میں سے کچھ نذر خدا نکالا اور نیت کی کہ اپنے اس مال کو کسی برادر مومن پر ایثار کر دے گا مگر اس نیت کے بعد وہ اپنے عزیز و اقارب میں سے خاص ایک شخص کو محتاج پاتا ہے تو کیا ہو سکتا ہے کہ خلاف سابق وہ اپنے اس مال کو جائے عام برادران ایمانی کے اپنے اس عزیز اور قریب برادر کے حوالہ کر دے ناحیہ مقدمہ سے یہ جواب عنایت کیا گیا۔

ترجمہ :- اس مال کو ایسے شخصوں میں سے اسی کو دینا چاہئے جو اس کی قرامت میں عزیز تر اور قریب تر ہو اگر چاہے تو اس قول امام علیہ السلام پر عمل کر سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ ایسے شخص کا صدقہ کبھی قبول نہیں کرتا جو ایسی حالت میں صدقہ دوسروں کو دیتا ہے جب اس کی قرامت اور عزیزداری میں فقیر اور

محتاج خود موجود ہوتے ہیں۔ تحقیق۔ کہ اسے لازم ہے کہ اپنے اس مال کو اپنے عزیزمحتاج اور اس غیر شخص محتاج کے فیما بین تقسیم کر دے جن کی نسبت وہ پہلے سے مشیت کر چکا ہے تاکہ اس کو دونوں فضیلتیں اور دونوں ثواب یک وقت حاصل ہو جائیں۔

خرگوش کے بالوں سے تیار کردہ کپڑے میں نماز

دریافت کیا گیا کہ جناب حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے پوچھا گیا تھا کہ لباس خز میں جو خرگوش کے بالوں سے تیار کیا جاتا ہے نماز پڑھنا جائز ہو گا یا نہیں؟ ارشاد ہوا تھا۔ نہیں۔ مگر حضور کی خدمت باہر کت سے ایک توفیق مقدس برآمد ہوئی ہے جس میں حکم جواز نافذ فرمایا گیا ہے اب ان دونوں احکام مطہرہ میں سے کسی ایک پر عمل کرنے کی اجازت دی جائے ہے۔ اس مسئلہ کا یہ جواب عنایت فرمایا گیا۔

ترجمہ :- ان پشموں میں مع پوست کے نماز پڑھنا حرام ہے اور تنہا پشم والے کپڑے میں نماز پڑھنا حلال ہے اور بعض علماء جو قول حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں اس کے یہ معنی ہیں کہ پوست رو باہ میں جو مصنیٰ کے بدن سے ملحق ہو نماز جائز نہیں ہے سوائے اس کے کوئی دوسری مراد نہیں ہو سکتی۔

واضح ہو کہ یہ چند سوال وہ ہیں جن کو محمد ابن عبداللہ حمیریؒ نے

جناب حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی خدمت میں لکھ کر استفسار کیا تھا ان کے جوابات کے آخر میں جو عبارت خاص اُن کو دستِ مبارک سے لکھی گئی تھی وہ یہ ہے :

ترجمہ :- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ حکامِ خدا و آئمہ علیہم السلام کو نہ خود تم لوگ سمجھے ہو اور نہ اس پر غور و خوض کرتے ہو اور نہ اولیاء اللہ علیہم السلام کے سمجھانے سے سمجھتے ہو اور نہ ان کے احکام کو قبول کرتے ہو اور اس میں بھی خدا کی حکمت بالغہ مضمر ہے کہ ان قوموں کو حضرات انبیاء و اولیاء علیہم السلام کا بتلانا اور سمجھانا کوئی نفع نہیں دیتا۔

سلامِ خدا ہو ہم پر۔ ان بدوں صالح اور نیکو کار ہیں جب تم کو یہ منظور ہو کہ ہم تمہاری طرف متوجہ ہوں اور تم اللہ کی طرف اور ہماری طرف توجہ کرو تو جیسا کہ خدائے حمید نے قرآن مجید میں ہم پر ان لفظوں کے ساتھ سلام فرمایا ہے۔ تم بھی کہا کرو۔ سلام ہو۔ آلِ یاسین پر۔ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ۔
(در مقفود صفحہ ۷۸ تا ۷۸)

نماز مغرب و صبح دیر سے پڑھنے والا ملعون ہے

شیخ محمد بن یعقوب کلینیؒ نے کافی میں زہری سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں عرصے سے صاحب الزمان علیہ السلام کی زیارت کا مشتاق تھا اور اس مقصد کے لئے میں نے کافی پیسہ صرف کیا یہاں تک کہ میں محمد بن عثمان عمریؒ (حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے دوسرے نائب خاص) کی خدمت میں شرفِ یاب ہو اور ایک عرصہ تک میں اُن کی خدمت کرتا رہا۔ آخر میں میں

نے ان سے اپنا مدعا بیان کیا پہلے تو انہوں نے میری مطلب برآوری سے پہلو تہی کی جب میں نے بہت الحاح و زاری کی تو انہوں نے کہا کہ کل صبح سویرے آجانا چنانچہ میں دوسرے روز ان کی خدمت میں پہنچا جس وقت میں وہاں گیا تو میں نے ان کو ایک جوان سے گفتگو میں مشغول پایا جس کا چہرہ بہت خوب صورت تھا اور اس کے جسم مبارک سے خوشبو نکل رہی تھی اور ان کی آستین میں تاجروں کی طرح کوئی چیز تھی۔ میں جناب محمد بن عثمانؓ کی طرف بڑھا مگر انہوں نے اس شخص کی طرف انگلی سے اشارہ کیا۔ میں نے اس شخص سے جو سوالات کئے انہوں نے ہر بات کا جواب شافی دیا۔ بعد ازاں وہ گھر میں داخل ہونے لگے جناب محمد بن عثمانؓ نے کہا اور پوچھنا ہو پوچھ لو؟ کیونکہ اس کے بعد پھر کبھی ان کو نہ دیکھ سکو گے۔ میں مزید سوالات کرنے کے لئے آگے بڑھا تو انہوں نے (صاحب الزمان علیہ السلام) اس سے زیادہ کوئی بات نہ فرمائی کہ :-

ترجمہ :- ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص کہ جو شام کی نماز (یعنی مغرب) اتنی دیر سے پڑھے کہ ستارے آسمان پر چھٹک جائیں اور صبح کی نماز اتنی دیر سے پڑھے کہ ستارے غائب ہو جائیں۔ یہ نہ کر آپ گھر میں داخل ہو گئے۔

(احتجاج طبرسی، گوہر یگانہ ۶۲، ۶۳)

مہروص اور مجددوم کی گواہی

پوچھا گیا کہ مہروص و مجددوم اور مفلوح کی گواہی رست ہے؟ کیونکہ

اُن کے متعلق وارد ہوا ہے کہ یہ امامت نماز نہیں کر سکتے۔

اس کا جواب آیا :-

اگر یہ امراض ان کے پیدائش کے بعد حادث ہوئے ہیں تو جائز ہے اور اگر خلقی ہوں تو جائز نہیں۔

سجدہ گاہ کی تلاش میں سر کا اٹھانا

آپ سے دریافت کیا گیا کہ بعض اوقات انسان اندھیرے میں نماز شب پڑھتا ہے اور غلطی سے پیشانی جائے سجدہ گاہ کے فرش پر پڑ جاتی ہے جب سر اٹھایا تو سجدہ گاہ نظر آئی۔ یہ سجدہ محسوب ہو گا یا نہیں اس کا جواب آیا :- جب تک بالکل سیدھا ہو کر نہیں بٹھا ہے سجدہ گاہ ڈھونڈنے کے لئے سر اٹھا سکتا ہے (احتجاج طبرسی)

بچے کے بارے میں

ایک ایسے بچے کے متعلق سوال کیا گیا جس کا ختنہ کیا گیا لیکن بعد میں کھال دوبارہ بڑھ گئی اس کا دوبارہ ختنہ کیا جائے یا نہیں؟
جواب دیا گیا۔ کہ۔ اس کا دوبارہ ختنہ واجب ہے کیونکہ (اخلف) جس کا ختنہ نہ کیا گیا ہو جب زمین پر پیشاب کرتا ہے تو چالیس روز تک زمین فریاد کرتی ہے۔

نماز میں آگ، مورت اور چراغ کے بارے میں
 نماز کی حالت میں سامنے آگ مورت، چراغ کی بابت پوچھا گیا کہ ایسی
 حالت میں نماز درست ہے یا نہیں؟
 جواب دیا گیا کہ :- جو مت پرستوں اور آتش پرستوں کی اولاد ہو اس
 کے لئے جائز نہیں۔



کام کرنے والے غسل نہیں کرتے
 ہمارے پاس کچھ موسیٰ جو لہے (کپڑے بننے والے) جو مردار کھاتے
 ہیں اور غسل جنابت نہیں کرتے تو ان کے نئے ہوئے کپڑوں میں بغیر پاک کیئے
 ہوئے نماز پڑھی جاسکتی ہے۔
 جواب آیا کہ ان کپڑوں میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

حالت نماز میں تسبیح گھمانا

کیا کسی شخص کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ نماز فریضہ یا نماز ناقلہ پڑھ رہا ہو اور اُس کے ہاتھ میں تسبیح ہو اور وہ حالت نماز میں اُسے گھمار رہا ہو۔
جواب آیا :- اگر اُسے بھولنے یا غلطی کا خوف ہو تو اُس کے لئے جائز ہے۔

بائیں ہاتھ میں تسبیح پڑھنا

کیا بائیں ہاتھ سے تسبیح (کے دانے گھمانا) پڑھنا جائز ہے یا ناجائز۔
اُس نے جواب دیا یہ جائز ہے اور حمد اللہ کے لئے ہے۔

وقف کے مال کی فروخت

مال وقف کی فروخت کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جب وقف چند لوگوں کی ذات اور اُن کی اولاد پر ہو اور تمام اہل وقف اس کو فروخت کرنے پر متفق اور مجتمع ہو جائیں کہ اس مال وقف کا فروخت کرنا ہی مناسب و بہتر ہے تو اگر سب اہل وقف راضی نہ ہوں اور بعض اہل وقف فروخت کرنا چاہیں تو کیا اُسے خریدنا جائز ہے۔ یا ناجائز تا وقتیکہ سب اہل وقف راضی نہ ہو جائیں اور وہ مال وقف کو نسا ہے جس کا فروخت کرنا جائز نہیں؟

جواب آیا کہ :- اگر وقف امام المسلمین کیلئے ہے تو اس کا فروخت کرنا جائز نہیں اور اگر وقف مسلمانوں میں سے چند لوگوں کے لئے ہے تو اُن میں سے

ہر ایک فروخت کر سکتا ہے خواہ اجتماعی طور پر یا انفرادی طور پر۔

پسینہ کی بدبو سے چھنے کے لئے

کیا محرم کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ اپنے زیر بغل پسینہ کی بدبو سے چھنے کے لئے مردار سنک یا توتیار رکھے۔ یا جائز نہیں ہے؟
جواب آیا :- یہ جائز ہے۔

ناپینا ہونے کے بعد کی شہادت

دریافت کیا کہ ایک شخص جب اس کی آنکھوں میں بصارت تھی کسی دستاویز پر گواہ بنایا گیا اس کے بعد اس کی آنکھیں جاتی رہیں۔ اب دیکھ نہیں سکتا۔ تاکہ تحریر کو دیکھ کر اپنے دستخط پہچانے اب اس کی شہادت جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر اس ناپینا کو وہ شہادت یاد ہو تو اس کی شہادت جائز ہے یا نہیں؟
آپ نے جواب دیا :- اگر اس کو اپنی شہادت اور شہادت کا وقت یاد ہے تو اس کی گواہی جائز ہے۔

نماز جمعہ طیار کب پڑھیں

نماز جمعہ طیار بن ابی طالب علیہ السلام کس وقت پڑھنا افضل ہے اور کیا اس نماز میں قنوت ہے۔ اور اگر ہے تو اس کی کس رکعت میں قنوت ہے۔
آپ نے جواب میں فرمایا :- اس نماز کے پڑھنے کا اول ترین وقت روز

جمعہ ہے اور اس دن کے ابتدائی حصہ میں ہے ویسے جس دن چاہیں اور صبح و شام
جس وقت چاہیں اس کا پڑھنا جائز ہے اس نماز میں دو مرتبہ قنوت ہے ایک
دوسری رکعت میں قبل از رکوع اور دوسرا قنوت چوتھی رکعت میں۔

اے پروردگار!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ظَهَرَ الْمَسَادُ فِي الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ
فَاظْهِرِ اللَّهُمَّ لَنَا وَلِيكَ ذَابَتْ نَبِيَّتِكَ النَّسْمِيُّ بِاسْمِ رَسُولِكَ
حَتَّى لَا يَظْفَرَ نَيْشِي مِنْ الْبَاطِلِ إِلَّا مَرْزَقَهُ وَيُحِقِّ الْحَقَّ
وَيُحَقِّقُهُ وَاجْعَلْهُ اللَّهُمَّ مَقْرَعًا لِلْمُظْلَمِينَ عِبَادَكَ وَنَاصِرًا
لِمَنْ لَا يَعِدُّ لَدُنَّا حَصْرًا عَيْرَكَ وَمُجَدِّدًا لِنَا عَطْلَ مَنْ
أَحْكَامَ كِتَابِكَ وَمُشِيدًا لِنَا وَسَدَّ مِنْ أَعْلَامِ دِينِكَ
وَسْتَنْ نَبِيَّتِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

(ترجمہ) بزد بجز میں فساد رونما ہو گیا اور خود لوگوں ہی کے ہاتھوں، اے

معبود اپنے ولی (صاحب العرش) کو جو تیرے نبی کا لڑا ہے اور تیرے

رہنوں ہی کا ہم نام ہے ظاہر فرما دے کہ کوئی باطل ایسا نہ ملے جس کا پردہ

چاک نہ کر دے اور حق کو حق ثابت کر کے رہے، اے پروردگار! اس کو

اپنے مظلوم بندوں کا پشت پناہ، اور جس بے کس کا تیرے سوا کوئی نہ ہو،

اس کا مددگار اے جلد لا، کہ تیری کتاب کے جو احکام معطل ہو رہے

ہیں انہیں وہ پھر سے جاری و ساری کر دے اور تیرے دین کی نشانیوں

اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کو مستحکم کر دے

پاؤں کا مسح

وضو میں پاؤں پر مسح کرتے وقت پہلے کس پاؤں سے شروع کیا جائے
یاد و نونوں پاؤں پر ایک ساتھ مسح کر لیا جائے؟
دونوں پاؤں پر ایک ساتھ کیا جائے۔ ورنہ پہلے داہنے پاؤں سے
شروع کیا جائے۔

تسبیح زہرا کے دانوں کو بڑھ جانا

آپؐ سے پوچھا گیا کہ تسبیح فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پڑھتے وقت ایک
شخص چونتیس مرتبہ سے زیادہ اللہ اکبر کہہ گیا اب وہ چونتیس پر واپس آنے یا از
سر نو چونتیس بار اللہ اکبر کہے اور اگر وہ شخص بھول کر ۶۷ مرتبہ سبحان اللہ کہہ
گیا کیا وہ ۶۶ پر پلٹ آئے یا از سر نو سبحان اللہ کہنا شروع کرے۔

آپؐ نے جواب میں فرمایا:۔ اگر کوئی شخص بھول کر چونتیس دانوں
سے زیادہ پر اللہ اکبر کہہ گیا ہے تو وہ چونتیس پر واپس آئے۔ دوبارہ از سر نو اللہ
اکبر کہنے کی ضرورت نہیں اور اگر بھول کر سبحان اللہ کہنے میں ۶۷ سے تجاوز
کر گیا ہے تو وہ ۶۶ پر رجوع کرے اور اگر الحمد للہ کہنے میں سو سے تجاوز
کر گیا ہے تو کوئی حرج نہیں۔

(بخار الانوار جلد ۱۲، صفحہ ۵۵۰، ۵۵۷)

مومنین کرام :-

حضرت امام زمانہ علیہ السلام سے مومنین اور صالحین نے جو مسائل دریافت کیئے وہ خاص توجہ کے طالب ہیں ان میں سے چند مسائل کا تعلق روزانہ کی زندگی سے ہے۔ جن کا علم ہونا ضروری ہے اور انسان اسی طرح عمل کرے جیسے کہ ہمارے مولانا نے ارشاد فرمایا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَ عَلٰى اٰلِہٖ وَسَلَّمَ
وَ اجْعَلْہٗ لَنَا اِمَامًا
وَ رَاجِعًا
وَ اَعِزِّ لَنَا
وَ اَقْرِبْہٗ لَنَا
وَ اجْعَلْہٗ لَنَا
وَ رَاجِعًا
وَ اَعِزِّ لَنَا
وَ اَقْرِبْہٗ لَنَا

حضرت امامِ اقصیٰ اور توقیع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ
الطَّاهِرِينَ

اک لمحے کے لئے بھی نہیں بے نیاز تو
توقیع تیرے وجود کا زندہ ثبوت ہے

ظہور کے بارے میں توفیق مبارک

محمد بن ابراہیم بن اسحاق کامیان ہے کہ میں نے ابو علی محمد بن ہمام کو کہتے ہوئے سنا اور ابو علی محمد بن ہمام کامیان ہے کہ میں نے محمد بن عثمان عمری قدس اللہ روحہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے دست مبارک سے لکھی ہوئی تحریر جس کو میں پہچانتا ہوں یہ ہے کہ :-

ترجمہ :-

جو شخص لوگوں کے مجمع میں میرا نام لے اس پر اللہ کی لعنت۔ نیز میں نے ایک عریضہ لکھ کر ظہور فرج کے متعلق پوچھا تو جواب آیا :-

ترجمہ :- اُس کا وقت معین کرنے والے جھوٹے ہیں۔

(اکمال الدین، حار الانوار جلد ۱۲، صفحہ ۸۳۳ اردو ترجمہ)

حضرت امام زمانہ کا شیخ مفید کے نام ایک خط

کتاب الاحتجاج میں رقوم ہے کہ ماہ صفر ۱۰۱۰ ہجری میں تاجیہ مقدسہ سے شیخ ابی عبد اللہ محمد بن محمد بن نعمان کے نام ایک تحریر آئی پہنچانے والے نے بتایا کہ وہ تحریر تاجیہ متصل باحجاز سے لایا ہے اس کی عبارت یہ ہے۔

ترجمہ :-

بچے بھائی اور ہدایت یافتہ دوست شیخ مفید ابی عبد اللہ محمد بن محمد بن نعمان کے نام اللہ تعالیٰ اُن کے اعزاز کو قائم و دائم رکھے۔

ترجمہ خط :-

اللہ کے نام سے جو مہربان ہے نہایت رحم والا ہے اس کے بعد تم پر سلام ہو۔ اے دوست دار۔ اے دین میں مخلص اور ہمارے بارے میں خصوصی یقین رکھنے والے۔ ہم اس خدا کی حمد کرتے ہیں جس کے سوا کوئی خدا نہیں اور اسی سے ملتی ہیں کہ وہ اپنی رحمتیں نازل فرمائے ہمارے آقا و مولاً اور ہمارے نبیؐ اور ان کی آل پاک پر۔ اللہ تعالیٰ حق کی نصرت کے لئے تمہاری توفیق ہمیشہ قائم رکھے اور ہماری طرف سے ہمارے ماننے والوں کو جو سچ باتیں پہنچاتے ہو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی بڑی جزاء خیر عنایت فرمائے تمہیں معلوم ہے کہ مجھے اذن دیا گیا ہے کہ میں تمہیں خط و کتابت کا شرف بخشوں جس طرح تم سے پہلے ہمارے ماننے والوں میں سے کچھ لوگ اس سے شرفیاب ہوئے ہیں۔

تم اللہ کے دشمنوں اور دین سے خارج ہو جانے والوں کے مقابلے پر ثابت قدم رہو اللہ تمہاری نصرت و مدد کرے گا اور جو کچھ ہم انشاء اللہ لکھیں گے اسے ان لوگوں تک پہنچاؤ جن پر تمہیں اطمینان ہو۔ ہم ظالموں کی آبادی سے دور اپنے مقام پر متمم و قیام پذیر ہیں اس لئے کہ اللہ کے پیش نظر اس میں ہماری اور ہمارے شیعوں کی بہتری ہے کہ جب تک دنیا کی حکومت فاسقوں کے پاس ہے ہم ان کی قلمرو (دسترس) سے دور رہیں مگر اس کے باوجود تم لوگوں کے حالات کا علم ہمیں ہو تا رہتا ہے اور تم لوگوں کی کوئی بات ہم سے چھپی نہیں رہتی ہے۔ ہمیں تم لوگوں کی لغزشوں کا علم اس وقت سے ہے جب سے تم میں سے اکثر اس طرف مائل ہو گئے جس سے اسلاف صالحین ہمیشہ دور رہے اور جو ان سے عہد لیا گیا تھا انہوں نے اس کو چھوڑ دیا اور ایسا پس پشت ڈال دیا جیسے ان

کو اس عہد کی خبر ہی نہیں۔

پھر بھی ہم نے تم لوگوں کو بھلایا نہیں ہے۔ تمہاری رعایت نہیں چھوڑی ہے اور اگر ایسا نہ کرتے تو دشمن تمہیں ختم ہی کر دیتے۔ لہذا تم لوگ اللہ سے ڈرو اور ان فتنوں میں پڑنے سے جو تم پر چھا جانے والا ہے اور جس میں وہ شخص جس کی اجل آگئی ہے وہ مر جائیگا جو اپنی مراد کو پہنچنے والا ہے وہ مچ جائے گا اور وہی ہمارے اقدام کی ابتداء کی نشانی ہوگی اور ہمارے امر و نہی کا اجراء ہوگا اللہ اپنے نور کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر رہے گا چاہے مشرکوں کو ناگوار ہی گذرے۔

تم لوگ جاہلیت کی آگ کے شعلوں سے جسے بنی امیہ کے تعصب نے بھرا کایا ہے چھپنے کے لئے تقیہ سے کام لو اماں جب ماہ جمادی الاول آئے گا تو اس میں جو حادثات رونما ہوں گے اس سے سبق حاصل کرنا اور اس کے فوراً بعد جو کچھ ہوا اسے دیکھ کر خواب غفلت سے بیدار ہو جانا تم لوگوں کے لئے ایک واضح نشانی نمودار ہوگی۔ آسمان سے اور اسی طرح بالکل اس کے برابر زمین سے بھی۔ سرزمین مشرق میں ایسے حادثات ہوں گے جنہیں دیکھ کر رنج و قلق ہوگا اور اس کے بعد عراق پر وہ گروہ غالب آجائے گا جو اسلام سے خارج ہو گا ان کی بد اعمالیوں سے اہل عراق کی روزی تنگ ہو جائے گی اس کے بعد یہ غم کی گھٹنا چھٹ جائے گی اور شریرو مشرک تباہ ہو جائیں گے ان کی ہلاکت پر متقی اور نیکو کار لوگوں کو خوشی ہوگی اور تمام اطراف ارض سے لوگ حج کے ارادے پر متفق ہو سکتے تم میں سے ہر شخص کو چاہئے کہ وہ ایسا عمل کرے جو ہمارے نزدیک پسندیدہ ہے وہ عمل نہ کرے جو ہمیں ناپسند ہے اس لئے کہ ہماری حکومت یک

بیک آئے گی اور اُس وقت کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی خواہ کوئی کتنی ہی ندامت کا اظہار کرے سزا سے نہیں بچے گا۔ اللہ نے تمہاری ہدایت الہام کے ذریعے سے کی ہے اور اپنے لطف و مہربانی سے تم لوگوں کو ہدایت کی توفیق دی ہے۔ یہ نسخہ تُو قیع خود صاحب الزمان علیہ السلام کے دست مبارک سے لکھی ہوئی ہے۔
ترجمہ :-

اے میرے برادر۔ دوست، ہماری محبت میں باصفاء، بااخلاص، مددگار و قادر۔ اللہ اپنی آنکھوں سے تمہاری نگرانی کرے جو کبھی نہیں سوتیں۔ یہ میرا خط ہے تمہارے نام۔ اس تحریر کو کسی پر ظاہر نہ کرنا اور اس کے مضمون پر صرف اُن لوگوں کو مطلع کرنا جن پر تمہیں اطمینان ہو اور انہیں عمل کی ہدایت کرنا۔ اللہ کی رحمت نازل ہو محمدؐ اور اُن کی آل اطہارؑ پر۔
(خار الانوار جلد ۱۲، صفحہ ۶۳۷-۶۸۳ اردو ترجمہ)

امام زمانہ کا شیخ مفید کے نام دوسرا خط

حضرت امام صاحب الزمان علیہ السلام کی جانب سے ایک دوسرا خط بھی شیخ شنبہ ۲۳ ذی الحجہ ۳۱۲ ہجری میں شیخ مفید علیہ رحمۃ کے پاس وارد ہوا جو یہ ہے :-

ترجمہ :- ایک مسافر راہ خدا ہدایہ خدا کی طرف سے اس شخص کے نام جس کو اللہ نے حق کا علم دیا ہے اور وہ حق کی دلیل ہے :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو مہربان ہے نہایت رحم والا ہے۔ سلام ہو تم پر اے حق کے مددگار، کلمہ صدق کی طرف لوگوں کو

دعوت دینے والے میں حمد کرتا ہوں۔ اُس اللہ کی جس کے سوا کوئی اللہ نہیں
 وہی ہمارا اللہ ہے اور ہمارے آباء اولین کا اللہ ہے اور اسی سے التجا کرتا ہوں کہ
 وہ رحمت نازل فرمائے ہمارے نبی ہمارے سید و سردار حضرت محمد خاتم الانبیاء
 پر اور اُن کی پاک و پاکیزہ آل پر۔

اس کے بعد اللہ تمہیں ہر بلا سے چائے اور دشمنوں کے کید و مکر سے
 محفوظ رکھے تمہاری مناجات پر ہماری نظر تھی اور تمہاری دعا کی قبولیت کے
 لئے ہم نے شفاعت بھی کی۔ اس وقت میں تمہیں اپنے خیمہ سے خط لکھ رہا ہوں
 جو ایک معروف پہاڑی پر نصب ہے میں ابھی یہاں پر وادی سے چل کر آیا ہوں
 ہو سکتا ہے کہ کچھ عرصے کے بعد میں اس ویران پہاڑی سے اتر کر آبادی میں
 پہنچوں۔ میرے حالات نئی کروٹ لیں اور ہماری خبر تم تک پہنچے اور اعمال کے
 ذریعے سے جو ہمارا قرب چاہتے ہو وہ نصیب ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی
 توفیق دے۔

اللہ اُن آنکھوں سے تمہاری نگران کرے جو کبھی نہیں سوتیں۔
 تمہیں چاہئے کہ تم ان حالات کا مقابلہ کرو۔ اسی اثناء میں باطل کی کاشت کرنے
 والی قوم کو پامال کر دیا جائے گا جس سے مومنین کو مسرت اور مجرمین کو حزن و
 غم ہو گا۔ اور ہمارے اقدام کی نشانی وہ حادثہ ہو گا جو حرم معظم میں ایک اور
 قابلِ مہمت مناقق کے ہاتھوں رونما ہو گا۔ وہ محترم خون کو حلال کرے گا۔ پھر
 بھی اہل ایمان پر ظلم کر کے اپنے مقصد کو حاصل نہ کر سکے گا اس لئے کہ ان
 مومنین کی پشت پناہی میں ہماری دعا ہو گی جسے نہ کوئی آسانی فرشتہ روک سکتا ہے
 اور نہ زمین کا فرشتہ۔ لہذا اس سے ہمارے دوستوں کے دل مطمئن رہیں۔ اور جو

اللہ کرتا ہے اُس کا انجام بہتر ہوتا ہے جب تک کہ لوگ منہیات اور گناہوں سے پرہیز کرتے رہیں گے۔

اے میرے مخلص دوستدار اور ہمارے لئے ظالموں سے جہاد کرنے والے۔ اللہ اپنی نصرت سے تمہاری اس طرح تائید کرے جس طرح اس نے ہمارے گذشتہ اولیاء صالحین کی تائید فرمائی۔ سنو۔ میں تم سے عہد کرتا ہوں۔ کہ تمہارے برادران ایمانی میں سے جو شخص اپنے رب سے ڈرتا رہے گا اور اپنے مال میں سے جس قدر نکالنا چاہے نکالتا رہے گا وہ تاریک فتنوں اور اس کے گزند سے محفوظ رہے گا اور وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے چند روز مال دیا ہے اور اس کے نکالنے میں حیل کرے گا اور جس کے ساتھ صلہ رحم کرنے کا حکم ہے نہ کرے گا تو وہ دنیا و آخرت دونوں میں محروم اور ناکامیاب رہے گا اور اگر ہمارے متبعین (اللہ ان کو اطاعت کی توفیق دے) سب یک دل ہو جائیں کہ جو ان سے عہد ہے وہ اسے پورا کریں گے تو ہماری طرف سے شرفِ ملاقات بخشے میں کوئی تاخیر نہ ہوگی اور جلد از جلد وہ ہماری زیارت سے شرف یاب ہوں گے اس لئے کہ وہ ہماری سچی معرفت رکھتے ہوں گے ہم ان لوگوں سے ملنے میں اس لئے پرہیز کرتے ہیں کہ ہم تک ان کی ایسی باتیں پہنچتی رہتی ہیں جو ہمیں ناپسند ہیں اور اللہ ہی مددگار ہے اور وہ بہترین و کیل و کارساز ہے اس کی رحمت ہو ہمارے سید و سردار بشیر و نذیر محمد اور ان کی آل اطہار پر اور سلام ہو۔

(کتبہ یکم شوال ۱۲۱۲ ہجری)

یہ توفیق امام زمانہ صلوات اللہ علیہ کے دست مبارک سے تحریر کی

ہوئی ہے۔

ترجمہ :-

اے میرے دوست دار جس کو اللہ نے اپنی طرف سے حق کا علم عطا کیا ہے تمہارے نام یہ میرا خط ہے جسے میں بولتا گیا ہوں اور ہمارا ایک باہم رسد شخص لکھتا گیا ہے اس خط کو سب سے چھپانا اور طے کر کے رکھ دینا اس کی نقل کر لینا اور ہمارے دوست داروں میں سے جس کی امانت و دیانت پر تمہیں اطمینان ہو اس کو دکھا دینا اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعے سے تمہارے گروہوں میں اتحاد و اتفاق پیدا کرے گا۔ انشاء اللہ اور ہر طرح کی حمد اللہ کے لئے ہے اور رحمت نازل ہو ہمارے سید و سر دار حضرت محمدؐ اور ان کی آلؑ پاک پر۔

(حار الانوار جلد ۱۲ صفحہ ۷۶۸ تا ۷۷۱ اردو)

محمد بن ابراہیم مہزیار کو تنبیہ

ابن ولید نے سعد سے، سعد نے علان سے، علان نے محمد بن جبرائیل سے محمد بن جبرائیل نے ابراہیم اور محمد پر ان فرج سے انہوں نے محمد بن ابراہیم مہزیار سے روایت کی ہے کہ وہ مرتد ہو کر اور شک میں مبتلا ہو کر وارد عراق ہوا۔ تو وہاں ایک توفیق برآمد ہوئی جس میں یہ تحریر تھا: مہزیار کہہ دو کہ تم نے اپنے اطراف میں بسنے والے ہمارے شیعوں کے متعلق جو کچھ بیان کیا ہے وہ میں سمجھ گیا ہوں مگر تم ان لوگوں سے پوچھو کہ کیا تم نے یہ قرآن کی آیت نہیں سنی ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ترجمہ :- اے اہل ایمان اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ اور اولی الامر

کی اطاعت کرو۔

یہ اولی الامریت وہی تو ہے جو تاقیامت چلتی رہے گی اور کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے پناہ گاہیں بنا دی ہیں جہاں تم پناہ لے سکو۔ علم نصب کر دیئے ہیں جن سے تم ہدایت حاصل کرو اور یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر میرے والد جو گزر گئے ان تک جاری رہا جب ایک علم ٹھنڈا ہوا تو دوسرا علم اس کی جگہ نصب ہو گیا ایک ستارہ ڈوبا تو دوسرا اس کی جگہ نمودار ہو گیا مگر جب میرے والد گزر گئے تو تم سمجھتے ہو اللہ تعالیٰ نے اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان کا واسطہ منقطع کر دیا حالانکہ ہرگز ایسا نہیں ہوا اور نہ ہو گا جب تک کہ قیامت برپا نہ ہو جائے امر الہی ظہور کر کے رہے گا خواہ اس سے لوگ کتنی ہی کراہت کریں۔

اے محمد بن ابراہیم جس مقصد کے لئے تم یہاں آئے ہو اس میں شک نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ زمین کو حجت سے خالی نہیں چھوڑے گے یہ بناؤ کہ تمہارے والد نے اپنی وفات سے پہلے تم سے یہ نہیں کہا تھا کہ ابھی ابھی کسی ایسے شخص کو بلاؤ جو ہمارے پاس رکھے دیناروں کو شمار کر سکے۔ مگر جب ایسے کسی شخص کے آنے میں تاخیر ہوئی اور اس بزرگ کو خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں اسی اثناء میں اپنا دم نکل نہ جائے تو تم سے کہا کہ اب تم خود ہی ان دیناروں کو گن لو اور یہ کہہ کر انہوں نے ایک بڑا کیسہ (تھیلا) نکالا اور اس وقت تمہارے سامنے تین کیسے (تھیلے) اور ایک تھیلی جس میں مختلف اوزان کے دینار تھے۔ تم نے ان کو گنا اور بزرگ نے ان تھیلوں پر مہر لگائی اور تم سے کہا کہ تم بھی اس پر اپنی مہر لگاؤ اگر میں زندہ رہ گیا تو مجھے اس کا زیادہ حق ہے اور اگر مر گیا تو سب سے پہلے تم اپنے لئے اللہ سے ڈرنا اور پھر میرے لئے اور مجھے اس کی ذمہ داری سے

نجات دلانا اور وہ کرنا جو میں تم سے امید رکھتا ہوں۔ لہذا اللہ تم پر رحم کرے
 وہ دینار جو تم نے ان نقدیات میں سے ہمارے حساب سے فاضل سمجھا تھا اسے
 نکالو اور وہ دس سے زیادہ دینار تھے اسے واپس کرو اس لئے کہ زمانہ پہلے سے
 زیادہ صعب و سخت ہے اور ہمارے لئے اللہ ہی کافی ہے اور بہترین وکیل و کار
 ساز ہے۔ (اکمال الدین، حار انوار جلد اردو ترجمہ ۸۲ تا ۸۷)

امام زمانہ کی عمری اور ان کے فرزند کے نام توفیق مبارک
 کتاب اکمال الدین میں مرقوم ہے کہ شیخ ابو جعفر رضی اللہ عنہ نے
 فرمایا کہ میں نے سعد بن عبد اللہ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی یہ روایت پائی کہ حضرت
 امام زمانہ علیہ السلام کی ایک توفیق مبارک عمری اور ان کے فرزند رضی اللہ عنہما
 کے پاس آئی جو مندرجہ ذیل ہے۔

ترجمہ :-

اللہ تعالیٰ تم دونوں کو اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے اور تمہیں دین
 پر ثابت قدم رکھے اور اپنی مرضی پر چلنے کی سعادت بخشے ہم تک اس کی اطلاع
 پہنچ چکی ہے۔ جیسا کہ تم دونوں نے بھی اس کا تذکرہ کیا ہے کہ مہیشی نے تم دونوں
 کو مختار اور اس کے مناظرے کے متعلق بنایا اور یہ کہ اس نے مخالف کے دلائل
 کو تسلیم کر لیا کہ جعفر بن علی کے سوا کوئی خلف نہیں۔ نیز اس کے متعلق تم
 دونوں کے اصحاب جو پوچھتے ہیں تم نے لکھا اور میں سمجھ گیا۔ خدا کی پناہ۔ اگر
 کوئی بیٹا ہونے کے بعد نابینا ہو جائے اور ہدایت پا جانے کے بعد گمراہ ہو
 جائے۔ برے اعمال اور گمراہ کن فتنوں سے اللہ بچائے۔

اللہ عزوجل خود ارشاد فرماتا ہے :-

ترجمہ :- الف لام میم۔ کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ صرف اس قول پر چھوڑ دیئے جائیں گے ”کہ ہم ایمان لائے“ اور وہ آزمائے نہ جائیں گے۔

یہ لوگ کیسے فتنے میں پڑے جا رہے ہیں اور حیرانی کے عالم میں ادھر ادھر گھوم رہے ہیں کبھی دائیں جانب جاتے ہیں اور کبھی بائیں جانب۔ کیا ان لوگوں نے دین کو چھوڑ دیا یا اس میں انھیں شک لاحق ہے، یا واقعاً دشمن حق ہیں۔ یا اس کے متعلق جو سچی روایات اور احادیث صحیحہ آئی ہیں اس کو نہیں جانتے یا جانتے ہیں مگر نفسانیت میں مبتلا ہیں۔ کیا ان لوگوں کو نہیں معلوم کہ زمین کبھی بھی حجت خدا سے خالی نہیں رہے گی۔ خواہ وہ ظاہر ہو یا پوشیدہ۔ کیا انہیں معلوم نہیں کہ ان کے نبی کے بعد ان کے آئمہ علیہم السلام کا سلسلہ ایک کے بعد ایک ہے۔ یہاں تک کہ وہ میرے والد بزرگوار گذرنے والے یعنی حسن بن علی تک پہنچا اور وہ اپنے آباء کے کرام کے قائم مقام رہے۔ حق اور صراط مستقیم کی طرف لوگوں کی ہدایت فرماتے رہے۔

وہ ایک نور ساطع اور روشن چاند تھے مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے یہاں کے لئے منتخب کر لیا۔ وہ بھی چلے گئے اور اپنے آباء کے کرام علیہم السلام کے دستور کے بالکل مطابق اپنا عہدہ اور اپنی وصیت ایک ایسے کے حوالے کی جس کو اللہ عزوجل نے ایک مدت تک کے لئے چھپا لیا اور اپنی مشیت سے اس کی جائے قیام کو مخفی رکھا ہے اور اپنے سابقہ فیصلے اور جاری شدہ حکم کے مطابق اب یہ عہدہ اور یہ شرف میرے پاس ہے۔ ہاں۔ اگر اللہ عزوجل کا حکم ہوتا ہے جس کے لئے اس نے منع کر دیا ہے اور اپنے جاری کردہ حکم کو ختم کر دیتا۔ تو میں حق

کو بہترین شکل میں ظاہر کر دیتا اور اس کی علامات و دلائل کو واضح کر دیتا۔ لیکن قضا و قدر الہی پر کسی کا بس نہیں اور اس کے ارادے کو مسترد بھی نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا یہ لوگ اپنی خواہشات کی پیروی کو چھوڑیں اور اپنے اصل دین پر چلے جائیں جہاں وہ تھے اور جس چیز کو اللہ نے ان سے پوشیدہ رکھا ہے اس کے لئے وحش نہ کریں۔ گنہگار ہوں گے۔ اللہ کے ڈالے ہوئے پردے کو اٹھانے کی کوشش نہ کریں۔ نادام ہوں گے اور یہ جان لیں کہ حق ہمارے ساتھ ہے اور ہم میں سے اس کا دعویٰ ہمارے سوا جو بھی کرے وہ کذاب اور مفتری ہوگا ہمارے سوا یہ دعویٰ جو بھی کرے گا وہ گمراہ اور غاوی ہوگا تم لوگ ہمارے اس جملے کو کافی سمجھو۔ تفسیر و تفصیل میں نہ جاؤ۔ جو کچھ اشارہ کما گیا ہے اس پر قناعت کرو۔ انشاء اللہ تصریح کی ضرورت نہ ہوگی۔

(اکمال الدین۔ حار الانوار جلد ۱۲ صفحہ ۷۹۷ تا ۸۰۰ اردو)

اہل قم کا توفیق مبارک کی تصدیق کے لئے ایک خط

ایک جماعت نے ابو الحسن محمد بن احمد بن داؤد قمی سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک قلمی نسخہ پایا جو احمد بن ابراہیم نو بختی کے ہاتھ کا لکھا ہو اور ابو القاسم حسین بن روح کا لکھا یا اور املا کرایا ہوا تھا اس کتاب کی پشت پر تحریر تھا کہ اس میں ان مسائل کے جوابات ہیں جو قم سے بچھے گئے تھے اور پوچھا گیا کہ آیا یہ جوابات فقیہ علیہ السلام (امام قائم علیہ السلام) کے تحریر کردہ ہیں یا محمد بن علی شلمغانی کے ہیں اس دریافت کا سبب یہ ہے کہ لوگ بیان کرتے ہیں کہ شلمغانی کتا ہے کہ ان مسائل کے جوابات میں نے تحریر کئے ہیں تو ان

مسائل کے مجموعے کی پشت پر یہ لکھ دیا گیا۔

ترجمہ: توفیق مبارک۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ہم اس رقعے اور اس کے مضمون پر مطلع ہوئے یہ سب ہمارے جواب ہیں اس میں ایک حرف بھی اس مخدول و ضال و مغل (راندہ درگاہ، گمراہ اور گمراہ کن) کا نہیں ہے اور اس سے پہلے چند چیزیں احمد بن ہلال اور اس کے مانند دیگر لوگوں کے ہاتھوں تم لوگوں تک پہنچی تھیں مگر ان سب کا بھی اسلام سے مرتد ہونا ایسا ہی ہے جیسے یہ (شمغانی) مرتد ہو گیا ہے ان سب پر اللہ لعنت کرے اور اپنا غضب نازل فرمائے۔

(مسائل نے اس خط کے آخر میں لکھا کہ اس کی تصدیق میں پہلے بھی

کر اچکا ہوں)۔

ترجمہ: توفیق مبارک۔

پس اس کے جواب میں یہ لکھا ہوا آیا کہ جس توفیق کی تمہیں پہلے تصدیق ہو چکی ہے اگر ان لوگوں کے ذریعے سے بھی وہی چیز آئی ہے تو اس میں ضرر نہیں وہ صحیح ہے۔

اور بعض علمائے اہل بیت علیہم السلام کے متعلق قدیم سے یہ روایت چلی آ رہی ہے کہ ان سے بھی اسی طرح کا سوال کسی ایسے کے لئے کیا گیا تھا جو مغضوب الہی تھا تو آپ نے اس کے جواب میں فرمایا تھا کہ علم تو ہمارے پاس ہی ہے اس سے جو انکار کرے وہ کرتار ہے تم لوگوں پر اس کا کیا اثر ہے اگر کوئی ایسی روایت اس کے ذریعے سے تم لوگوں تک پہنچے جس کی تصدیق تو ثیق اپنے ثقافت سے کر چکے ہو تو اللہ کا شکر ادا کرو اور اُسے قبول کر لو۔ اور جس میں تم

لوگ شک کرتے ہو یا وہ روایت اس کے علاوہ اور کسی مردِ اللہ سے تم تک پہنچی ہو تو اس کے لئے ہماری طرف رجوع کرو ہم بتائیں گے کہ وہ صحیح ہے یا غلط ہے اور اللہ تعالیٰ کے اسماء بہت ہیں اس کی حمد و ثناء بہت جلیل ہے وہی تمہاری توفیقات کا مالک ہے اور تمام امور میں ہم لوگوں کے لئے کافی ہے اور بہترین وکیل و کار ساز ہے۔

ان نوح کا بیان ہے کہ سب سے پہلے ابو الحسین محمد بن علی بن تمام نے بیان کی انھوں نے کہا کہ میں نے یہ توفیق اس قلمی کتاب سے نقل کی جو ابو الحسن بن داؤد کے پاس تھی اور جب ابو الحسن بن داؤد تشریف لائے تو میں نے وہ نقل انھیں پڑھ کر سنائی اور انھوں نے بھی یہ کہا کہ اس نسخہ کو بغینہ اہل قم نے شیخ ابو القاسم حسین بن روح کو بھیجا تھا اور اس کی پشت پر اس کا جواب احمد بن ابرہیم نوہختی کے ہاتھ لکھا ہوا آیا اور یہ نسخہ ابو الحسن بن داؤد کے پاس سے حاصل ہوا

(بخار الا نوار، جلد ۱۲، اردو ترجمہ صفحہ ۷۳۳-۷۳۶)

امام زمانہؑ کے وجود کے بارے شک کرنے والوں کے
لئے توفیق مبارک

شیخ موثق ابو عمر عامری کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ابن ابی غانم قزوینی اور شیعوں کے ایک گروہ کے درمیان حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے متعلق بحث ہوئی ابن ابی غانم قزوینی نے کہا کہ حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام نے وفات پائی اور انھوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی تو گروہ شیعہ نے

ایک خط اس کے متعلق لکھ کر ناجیہ مقدسہ کی طرف روانہ کیا اور اس خط میں بتایا کہ آپ کے وجود کے متعلق یہاں یہ صحت ہے اس خط کے جواب میں خود حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے دست مبارک کی لکھی ہوئی یہ تحریر (توقیع مبارک) برآمد ہوئی :-

ترجمہ :- اللہ کے نام کے ساتھ جو رحمان و رحیم ہے

اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں دونوں کو قنوتوں سے محفوظ رکھے اور ہمیں اور تمہیں دونوں کو روح یقین عطا فرمائے تم لوگوں کے دلوں میں جو اپنے والیان امر کے متعلق شک ہے تو یہ خود تمہارے لئے مضر ہے ہمارے لئے نہیں۔ اس کا گزند تمہیں پہنچے گا ہمیں نہیں۔ حق ہمارے ساتھ ہے اب جو بھی ہمیں چھوڑ کر بیٹھ رہے ہمیں اس کی پرواہ نہیں ہم لوگوں کو ہمارے پروردگار نے پہلے مایا ہے اور ساری مخلوق ہمارے بعد مائی گئی۔

اے لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیوں شک و حیرت میں مبتلا ہو کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا۔ وہ ارشاد فرماتا ہے :- کہ

ترجمہ :- اے اہل ایمان! اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول

کی اور جو تم میں سے اولی الامر ہیں (ان کی اطاعت کرو)

کیا تم نہیں جانتے کہ اس کے لئے احادیث صحیحہ وارد ہوئی ہیں جن میں تمہارے گذشتہ اور آئندہ ائمہ کے لئے بتا دیا گیا ہے۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ از حضرت آدم علیہ السلام تا امام حسن عسکری علیہ السلام جن کی وفات ہوئی ہے اللہ نے پناہ گاہیں مادی ہیں جہاں تم لوگ آکر پناہ لو۔ اور علم نصب کر دیئے ہیں جس سے تم لوگ ہدایت حاصل کرو۔ جب

ایک علم ٹھنڈا ہوتا ہے تو دوسرا علم نمودار ہو جاتا ہے جب ایک ستارہ ڈوبتا ہے
 تو دوسرا اس کی جگہ نمودار ہوتا ہے مگر جب حضرت امام حسن عسکری علیہ
 السلام کی وفات ہوئی تو تم لوگوں نے سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو باطل کر
 دیا اور اللہ اور اُس کی مخلوق کے درمیان جو رشتہ و تعلق تھا وہ منقطع ہو گیا۔ ہرگز
 ایسا نہیں ہے۔ اور نہ ہو گا جب تک قیامت برپا نہ ہو جائے امر الہی کا ظہور ہو کر
 رہے گا خواہ لوگ اسے ناپسند کریں۔ اور بلاشبہ وہ (حضرت امام حسن عسکری
 علیہ السلام) گزرنے والے اپنے آبائے کرام کے دستور کے مطابق بالکل قدم بہ
 قدم گامزن رہے اور گذر گئے مگر اُن کی وصیت میرے لئے ہے ان کا علم میرے
 پاس ہے میں ان کا فرزند ہوں۔ اُن کا قائم مقام ہوں ان کی قائم مقامی کے
 متعلق ہم سے وہی الجھے گا جو ظالم اور گنہگار ہو گا اور میرے سوا دعویٰ امامت
 وہی کرے گا جو کافر و جاحد ہو گا۔ اگر اللہ کا یہ حکم نہ ہو جاتا کہ اللہ کار از ظاہر نہ
 ہو اور نہ اس کا اعلان ہو تو میری امامت اس طرح ظاہر ہوتی جس کو دیکھ کر
 تمہاری عقلیں دنگ رہ جاتیں اور تمہارا یہ سارا شک و شبہ دور ہو جاتا مگر جو اللہ
 چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور ہر کام کے لئے ایک وقت مقرر ہے۔ تم لوگ اللہ سے
 ڈرو اور ہمیں تسلیم کرو اور یہ امر امامت ہماری طرف پلٹاؤ کیونکہ صدور اور
 ورود سب ہمارے لئے ہے اور وہ بات جو تم سب سے پوشیدہ رکھی گئی ہے اس
 کے انکشاف کی کوشش نہ کرو نہ تم لوگ دانے کی طرف مڑو نہ بائیں طرف مڑو
 بلکہ مودت کے ساتھ سنت و اضحیٰ اختیار کرو اور سیدھے ہماری طرف آؤ۔ یہ
 نصیحت ہم نے تمہیں کی اور اللہ ہم پر بھی گواہ ہے اور تم پر بھی۔ اور اگر ہمیں
 تمہاری اصلاح کی خواہش نہ ہوتی۔ ہمیں تم سے ہمدردی نہ ہوتی۔ ہمیں تم پر

ترس نہ آتا۔ تو ہم تم لوگوں سے (اس وقت) مخاطب نہ ہوتے اور خاموش ہی رہتے جس طرح ہم نے اس ظالم و سرکش سے کوئی جھگڑا نہیں کیا جو اپنی کجروی میں بہا جا رہا ہے۔ اپنے رب کا مخالف ہے اس شے کا عویدار ہے جو اس کے لئے نہیں ہے اور جن کی اللہ نے اطاعت فرض کی ہے اُن کے حق کا منکر ہے۔ وہ ظالم ہے غاصب ہے۔

اور اس سلسلے میں میرے لئے بہت رسول اللہ کی سیرت بہترین نمونہ عمل ہے وہ جاہل اپنی بد اعمالی سے تباہ ہو گا اور کافر عنقریب جان لے گا کہ آخرت کا گھر کس کے لئے ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اور تم لوگوں کو مہلکوں اور برائیوں اور ہر طرح کی آفات و بلیات سے محفوظ رکھے کیونکہ وہی مالک و مختار ہے اور ہر شے پر مکمل قدرت رکھنے والا ہے وہ ہمارا اور تمہارا سب کا والی و حافظ اور نگہبان ہے اور جمیع اوصیاء اولیاء اور مومنین پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں اور حضرت محمد پر درود و سلام ہو۔

غیبیہ طوسی میں بھی ابن ابی غانم کا اس سلسلے میں بحث مباحثہ مذکور ہے۔

(بخار الانوار جلد ۱۲، صفحہ ۷۷۲ تا ۷۹۴، اردو ترجمہ)

امام زمانہؑ کو ہر سال حج ادا کرنا

ابو جعفر ابن بابویہ کا بیان ہے کہ مجھ سے محمد بن عثمان عمری قدس اللہ روحہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم حضرت صاحب الامر علیہ السلام ہر سال حج ادا کرنے کے لیے تشریف لے جاتے ہیں ہر شخص کو دیکھتے اور پہچانتے ہیں لیکن ان کو عوام الناس دیکھتے ہیں مگر پہچانتے نہیں ہیں۔

عبداللہ بن جعفر حمیری کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے محمد بن عثمانؓ سے پوچھا کہ کیا آپ نے حضرت امام زمانہ علیہ السلام کو دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا۔ ہاں اور آخری ملاقات میری ان حضرت سے بیت الحرام کے پاس ہوئی تھی جب آپ دو عا فرما رہے تھے کہ :

”پرورگار! تو نے جو کچھ مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اسے پورا فرما دے“

محمد بن عثمانؓ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت صاحب الامر علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ مستجار میں خانہ کعبہ کا پردہ پکڑے ہوئے دعا کر رہے تھے کہ پرورگار! تو میرے ذریعے سے اپنے دشمنوں سے انتقام لے۔

علی بن صدوق قمی سے روایت ہے کہ محمد بن عثمان عمریؓ کے پاس بغیر کوئی سوال کیے ہوئے حضرت صاحب الامر علیہ السلام کا خط آیا جو لوگ نام دریافت کرتے ہیں انہیں بتا دو کہ اگر اس کے بارے میں خاموشی دریافت کی جائے تو جنت کی خوش خبری ہے اور اگر گفتگو کی جائے تو جہنم ہے۔ اس لیے کہ اگر لوگ نام سے واقف ہوں گے تو اس کی اشاعت کریں گے اور اگر جائے قیام معلوم ہو جائے تو دوسروں کو بتادیں گے۔

(بحار الانوار جلد ۱۱، اردو صفحہ ۴۷۴، ۴۷۵)

امام زمانہؑ کی تلاش میں ہلاکت و شرک ہے

(روایت کی) ایک جماعت نے شیخ صدوق علیہ رحمہ سے اور انہوں نے

عمار بن حسین بن اسحاق سے انہوں نے احمد بن حسن بن ابی صالح خندی سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی تلاش و طلب میں

بہت سرگرداں تھا اس کے لئے اس نے مختلف شہروں کے چکر لگائے بالاخر اس نے شیخ ابو قاسم حسین بن روح قدس اللہ روحہ کے ذریعے سے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کو ایک خط لکھا جس میں اس نے اپنے تعلق خاطر کا اظہار کیا اور یہ کہ میں آپ کی تلاش میں سرگرداں اور مارا مارا پھر رہا ہوں تو وہاں سے ایک توفیق مبارک برآمد ہوئی جس کا مضمون یہ تھا۔

جس نے حش کی، اس نے طلب و تلاش کیا، جس نے طلب و تلاش کیا اس نے دلیل قائم کی اور جس نے دلیل قائم کی اس نے خود کو ہلاک کیا اور جس نے خود کو ہلاک کیا اس نے شرک کیا۔

راوی کا بیان ہے کہ اس توفیق مبارک کے بعد میں نے آنجناب علیہ السلام کی طلب و تلاش ترک کر دی دل کو سکون ہو گیا اور الحمد للہ خوش خوش اپنے وطن واپس آیا۔

(غنیۃ طوسی، حارالانوار جلد ۱۲، اردو صفحہ ۷۰۷)

سبب غیبت کے حوالے سے توفیق مبارک

اسحاق بن یعقوب سے روایت ہے کہ ناحیہ مقدسہ (سامرہ) سے محمد بن عثمان کے ہاتھوں ایک توفیق وارد ہوئی جس میں تحریر تھا کہ۔

ترجمہ :- اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو ان چیزوں کے متعلق مت پوچھا کرو کہ اگر وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار معلوم ہو۔

(سورہ ناکدہ آیت ۱۰۱)

اور اب یہ بھی سن لو کہ ہمارے آباء کرام میں سے کوئی ایسا نہیں

گنہگار جس کی گردن پر اس زمانے کے ظالم کی حکومت کا دباؤ نہ ہو مگر جب میں ظہور و خروج کروں گا تو میری گردن پر کسی طاغوت و سرکش کی حکومت کا دباؤ نہ ہو گا۔

اور اب میری غیبت میں مجھ سے فیض پہنچنے کی بات تو اس طرح ہے جیسے آفتاب بادلوں کے پردوں میں لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رہنے کے باوجود سب کو فائدہ پہنچاتا ہے پھر یہ کہ میں اہل زمین کیلئے اسی طرح سب امان ہوں کہ جس طرح ستارے اہل آسمان کے لئے سب امان ہیں۔

پس تم اس طرح کے سوالات کے دروازے بند کر دو جو تمہارے لئے بے مقصد ہوں اور اس کی زحمت نہ کرو جس کی تم کو تکلیف نہیں دی گئی ہے اور تعجیل فرج و کشائش (ظہور) کے لئے بہت زیادہ دعائیں مانگو۔ یہی تم لوگوں کے لئے کشادگی اور فرج ہے۔ اے اسحاق بن یعقوب۔ تم پر اور ان لوگوں پر سلام ہو جو ہدایت اور حق کی پیروی کریں۔

اکمال الدین میں ابن عصام نے (محمد یعقوب) کلینی علیہ رحمہ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

(خار لا نور جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۶۰۹)

ناحیہ کا مذاق نہ اڑاؤ اور خمس ادا کرو

ابو الحسن مسترق خیر سے روایت ہے ان کا بیان ہے کہ میں ایک دن حسن بن عبداللہ بن حمد ان ناصر الدولہ کی مجلس میں موجود تھا وہاں ناحیہ کے واقعات کا ذکر آیا اور میں اُس کا مذاق اڑاتا رہا کہ اسی اثناء میں ایک دن میرے

چچا حسین تشریف لائے۔ میں اُن واقعات سے متعلق ان سے گفتگو کرنے لگا۔ تو انہوں نے فرمایا۔ اے فرزند میں بھی تمہاری طرح ایسا ہی خیال رکھتا تھا۔ ایک مرتبہ مجھے قم کی حکومت پر مامور کیا گیا کیونکہ سلطان پر ایک مشکل آپڑی تھی۔ سلطان کی طرف سے جو بھی وہاں جاتا اہل قم اُس سے آمادہ پیکار ہو جاتے۔ چنانچہ ایک فوج سپرد کی گئی اور میں قم کی جانب روانہ ہو گیا جب میں نایبہ طرز (طرز ایک محلہ تھا جہاں کپڑا مانایا جاتا تھا) تک پہنچا اور وہاں مقیم ہو گیا ایک دن شکار کے لئے گیا۔ اتفاقاً میں شکار کا پیچھا کر رہا تھا تو میرے سامنے ایک نر حائل ہو گئی لیکن میں اُس کے اندر اتر گیا۔ اور شکار کے تعاقب میں آگے ہی بڑھتا رہا۔ اور جتنا میں آگے بڑھتا گیا نر وسیع و عریض ہوتی جاتی تھی اس دوران مجھے ایک سوار نظر آئے جو سرخ گھوڑے پر سوار اور سر پر سبز عمامہ اس انداز سے بڑھا ہوا تھا کہ صرف ان کی آنکھیں نظر آرہی تھیں اور پاؤں میں سرخ رنگ کے موزے تھے اُس نے آتے ہی پکارا۔ اے حسین۔ یعنی تہ تو اُس نے مجھے اے امیر کہہ کر پکارا۔ اور نہ میری کنیت۔ اے ابو عبد اللہ کہا۔ بلکہ تحقیراً میرا نام لے کر پکارا۔ میں نے دریافت کیا کہ کیا کام ہے۔ اُس سوار نے کہا۔ نایبہ کا مذاق کیوں اڑاتے ہو اور میرے اصحاب کو اپنے مال کا خسر کیوں نہیں دیتے۔ حسین کہتے ہیں کہ اگرچہ میں ایک دلیر اور جرات مند شخص تھا مگر اس سوار کی ہیبت مجھ پر طاری ہو گئی اور میرے جسم میں رعب سا پیدا ہو گیا۔ تاہم میں نے ہمت سے کام لیا اور عرض کیا۔ اے میرے آقا۔ آپ جو حکم فرمائیں اس کی تعمیل کروں گا۔ انہوں نے فرمایا۔ اچھا تمہارا جہاں جانے کا ارادہ ہے جاؤ اور وہاں سے جو کچھ بھی تمہیں بھر کیف حاصل ہو جائے اس میں سے مستحقین کا حصہ خسر ادا

کر دینا۔ میں نے عرض کیا۔ ہر و چشم۔ پھر فرمایا کہ اچھا جاؤ۔ اللہ تمہیں نیک ہدایت دے۔ یہ کہہ کر آپ نے اپنے گھوڑے کی لگام موڑی اور واپس چلے گئے۔

میں نے اپنے دائیں بائیں مڑ مڑ کر بہت دیکھا مگر معلوم نہیں کہاں چلے گئے اور اب تو مجھ پر ان کا رعب اور چھا گیا اور وہیں سے میں اپنے لشکر کی طرف واپس آ گیا پھر یہ واقعہ میرے حافظہ سے یکسر محو ہو گیا۔ جب میں قم پہنچا تو میرے ذہن میں یہ بات ابھری کہ مجھے اس قوم سے جنگ کرنا پڑے گی مگر میرے پہنچنے ہی اہل قم میرے پاس جمع ہو کر آئے اور بولے اب تک جو حاکم بھی یہاں آیا ہم اس سے برسر پیکار ہوئے مگر اب آپ آئے ہیں تو ہم آپ سے جنگ کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔ آپ شہر میں تشریف لے چلیں اور وہاں کا انتظام و انصرام سنبھالیں۔ چنانچہ میں ایک عرصہ دراز تک وہاں رہا۔ اور توقع سے زیادہ مال کمایا۔ مگر لشکر کے سرداروں نے سلطان سے میری چغلی لگا دی اور حسد کی آگ میں جلنے لگے کہ یہ ایک عرصہ سے یہاں رہ کر مال کما رہا ہے۔ لہذا مجھے معزول کر دیا گیا اور واپس بغداد آ گیا پہلے سلطان کے پاس حاضری دی اسے سلام کیا پھر اپنے گھر آیا۔ لوگ میری ملاقات کو آئے ان میں جناب محمد بن عثمان العمری (آپ امام زمانہ کے نواب اربعہ سے تھے) بھی تشریف لائے اور میرے تنکے پر ٹیک لگا کر بیٹھ گئے مجھے بڑا غصہ آیا لوگ آتے جاتے رہے اور میرا غصہ بڑھتا ہی جاتا تھا۔ جب سب لوگ رخصت ہو گئے تو میرے قریب آئے اور بولے۔ مجھے تم سے تنہائی میں کچھ کہنا ہے میں نے کہا۔ فرمائیے۔ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ نہر پر ایک سُرخ گھوڑے والے سے تمہاری

ملاقات ہوئی تھی اُن کا پیغام ہے کہ میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ اب تم بھی اپنا وعدہ پورا کرو۔ یہ سنتے ہی مجھے اپنا وہ واقعہ یاد آ گیا اور میں کانپ اٹھا۔ اور عرض کیا۔ ہر و چشم۔ یہ کہہ کر میں وہاں سے اٹھا اُن کا ہاتھ پکڑا اور خزانے کے پاس آیا اور وہ ہر مال کا پانچواں حصہ نکالنے لگے یہاں تک کہ ان اموال کا بھی خمس نکالا جن کو میں بھول چکا تھا اس کے بعد وہ واپس چلے گئے (اس واقعہ کے بعد میرے نزدیک حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کا وجود محقق ہو گیا) پھر مجھے اس سلسلے میں کوئی شک نہ رہا۔

راوی کا بیان ہے کہ جب سے میں نے اپنے بچپاسے یہ واقعہ سنا میرا بھی شک رد ہو گیا۔

(الخروج والحج والبراء، مدار الانوار جلد ۱۱، صفحہ ۵۶۵ تا ۵۶۷ اردو)

امام زمانہ کا محمد بن ابراہیم کے نام خط

کتاب ”الخروج والحج والبراء“ میں محمد بن ابراہیم بن مہزیار سے روایت ہے اُن کا بیان کہ میں حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت کے وقت شکوک میں مبتلا ہو گیا تھا بات یہ تھی کہ میرے والد کے پاس بہت سامانِ امام جمع ہو گیا تھا تو انہوں نے سب مال اٹھایا اور ایک کشتی پر سوار ہوئے۔ میں بھی اُن کے ہمراہ تھا راستے میں انھیں سخت عمار آیا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے واپس لے چلو۔ یہ موت کی آمد کی نشانی ہے۔ اور دیکھو۔ اس مال کے متعلق اللہ سے ڈرتے رہنا۔

پھر مجھ سے مزید وصیت کی اور فوت ہو گئے۔ میں نے اپنے دل میں کہا

کہ میرے والد کسی غیر صحیح بات کی وصیت نہیں کر سکتے تھے۔ لہذا اس مال کو میں عراق لے جاتا ہوں۔ مگر کسی کو بناؤں گا نہیں۔ اگر کوئی علامتِ امامت کسی کے متعلق ظاہر ہوئی تو اس کے حوالے کر دوں گا۔ ورنہ انفاق کر دوں گا۔

چنانچہ میں نے لبِ دریا ایک مکان کرائے پر لیا اور چند دن اس میں قیام کیا اسی اثناء میں ایک قاصد میرے پاس ایک خط لے کر آیا اس میں لکھا تھا کہ :-

اے محمد! تمہارے پاس فلاں فلاں چیزیں ہیں۔

یہاں تک کہ مالِ امام سے متعلق جتنی چیزیں تھیں ان سب کو گنوادیا۔ یہ پڑھ کر میں نے وہ سارا مال قاصد کے حوالے کر دیا پھر اس گھر میں چند دن اور قیام کیا مگر امام کی طرف سے کوئی توجہ نہ پائی تو مجھے بڑا دکھ ہوا۔ اتنے میں میرے نام ایک اور خط آیا جس میں تحریر تھا کہ :-

میں نے تمہیں تمہارے والد کی جگہ مقرر کیا۔ تم اللہ کا شکر ادا کرو۔

(خار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ، صفحہ ۴۸۸)

امام زمانہ کی اولاد نرینہ کے لئے دعا

شیخ ابو جعفر طبری نے اپنی کتاب میں ابو الفضل شیبانی و کلینی کے حوالے سے تحریر کیا ہے کہ قاسم بن علاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی خدمت میں تین عریضے تحریر کئے اور ان میں اپنی حاجتیں بیان کیں اور یہ بھی لکھا کہ میں کبیر السن ہو گیا ہوں مگر کوئی اولاد نہیں رکھتا۔ آپ نے تمام حاجتوں کے متعلق توجواب دیا مگر اولاد کے بارے میں کوئی

جواب نہیں دیا۔ پھر میں نے جو تھی مرتبہ عریضہ لکھا اور اس میں درخواست کی کہ آپ دعا فرمائیں اللہ مجھے فرزند عطا کرے۔

آپ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا:

یا اللہ! تو اس شخص کو اولاد نرینہ عنایت فرما جس سے اس کی آنکھیں

ٹھنڈی ہوں اور وہ حمل جو قرار پایا ہے اس کو فرزند کا حمل قرار دے۔

قاسم بن علاء کامیان ہے کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ میری کنیز حاملہ ہے

جب میں نے اس سے دریافت کیا تو اس نے اقرار حمل کیا اس کے بعد اس کنیز

سے فرزند کی ولادت ہوئی اس حدیث کو حمیری نے بھی نقل کیا ہے۔

(خار الانوار جلد ۱۱، ترجمہ اردو صفحہ ۴۱۰)

خمس کو ناحق کھانے والا ملعون ہے

خمس کے متعلق ہمارے اہل ثروت حضرات بڑی سستی کرتے ہیں اور

اُن کو اللہ کی غفاری اور اہل بیت کی رحمی پر بھروسہ ہے کہ وہ بروز قیامت

عشو الیں گے حالانکہ اُن کو خبر نہیں کہ یہ حقوق الناس میں سے ہے اور یہ بھی خبر

نہیں کہ امام علیہ السلام نے اس معاملہ میں سہل انگاری کرنے والے کو کن

الفاظ میں یاد کیا ہے۔

ترجمہ:

اگر کسی کے پاس ہمارا مال (سم امام) ہو اور وہ اس میں اس طرح

تصرف کرے کہ جس طرح اپنے مال میں تصرف کرتا ہے پس جو بھی ایسا کرے

وہ ملعون ہے اور ہم بروز قیامت اُس کے دشمن ہوں گے۔ کیونکہ نبی اکرم نے

ارشاد فرمایا ہے۔ جو شخص میری عترت سے وہ حلال سمجھے جو اللہ نے اس کیلئے حرام قرار دیا ہے وہ میری زبان سے ملعون ہے اور ہر نبی مستحبات الدعوات کی زبان سے ملعون ہے۔ لہذا جو بھی ہم پر ظلم کرے وہ بھی ان ہی ظالموں میں سے محسوب ہو گا جنہوں نے ہم اہل بیتؑ پر ظلم کیا اور اس پر لعنت خدا ہو گی کیونکہ اُس نے قرآن میں ظالموں پر لعنت فرمائی ہے۔

خمس کی جائیداد کے بارے میں

اور جو تو نے اس جائیداد کے متعلق سوال کیا ہے جو (ازباب خمس) ہم سے متعلق ہے کہ کیا اس پر عمارت بنائی جاسکتی ہے اور اس کا خرچ دے کر اور مخارج ادا کر کے جو کچھ بچ رہے وہ ہم کو بھیج دیا جائے۔

تو اس کا جواب یہ ہے :-

کہ کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ دوسرے کے مال میں اس کے بدون اجازت تصرف کرے جب یہ عام لوگوں کا قانون ہے تو ہمارے مال میں یہ کیونکہ جائز ہو سکتا ہے پس جس نے بھی ہماری اجازت کے بغیر ایسا کیا تو اُس نے فعل حرام کا ارتکاب کیا۔

خمس خور پیٹ میں آگ بھرتا ہے

ترجمہ :- جس نے بھی ہمارے اموال (خمس وغیرہ) میں سے کچھ بھی کھایا اس نے اپنے پیٹ میں آگ کو بھرا اور عتقرب وہ جہنم میں جائے گا۔

خمس خور پر تمام فرشتوں اور لوگوں کی لعنت

ابو الحسن اسعدی میان کرتے ہیں کہ محمد بن عثمان عمریؒ کے پاس حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی حسب ذیل توجیح برآمد ہوئی۔
ترجمہ :- اللہ اور تمام فرشتوں اور انسانوں کی اس شخص پر لعنت جو ہمارے اموال میں سے ایک درہم کو بھی حلال سمجھے۔

اس روایت کے راوی میان کرتے ہیں کہ اس توجیح مبارک کو دیکھنے کے بعد میرے دل میں یہ خیال گذرا کہ یہ عتاب اس شخص کے لئے ہے جو ناصیہ مقدسہ کے مال کو اپنے لئے حلال سمجھے وہ شخص اس میں داخل نہیں ہے جو اپنے کو غلطی پر جانتے ہوئے اس میں تصرف کرے۔ اگر یہی امر ہے تو پھر اس معاملہ میں کیا خصوصیت ہے۔

ہر حرام کو حلال سمجھنے والے کے لئے یہی پاداش و عتاب ہے۔
راوی کہتا ہے کہ خدا :- اس کے بعد جوں ہی میری نظر دوبارہ توجیح مبارک پر پڑی تو میں نے دیکھا کہ حروف بدل گئے ہیں اور اب یہ نئی عبارت مرقوم تھی :-

ترجمہ :- اللہ اور تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت اُس پر جو ہمارے مال میں سے ایک درہم کھالے۔

مومنین کرام :- مذکورہ بالا توجیحات کے ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوا ہو گا کہ سادات کا حق و بانا خصوصاً حضرت امام زمانہ علیہ السلام کا حق واجب

(جس کو سہم امام) کہتے ہیں ادا نہ کرنا کتنا برا جرم ہے

(گوہر یگانہ، صفحہ ۵۶۵۶۳)

دعائے امام زمانہ اور شیخ صدوقؒ

کتاب ”ممدی موعود“ صفحہ نمبر ۶۵۳ سے نقل کیا جاتا ہے۔ شیخ صدوقؒ نے ”اکمال الدین“ میں محمد علی اسود سے نقل کیا ہے (طبع چہار دہم) محمد بن عثمانؒ کی رحلت کے بعد علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ نے مجھ سے چاہا کہ ابو القاسم حسین ابن روحؒ سے استدعا کروں اور وہ حضرت صاحب الزمان علیہ السلام سے استدعا کریں کہ وہ میرے لئے دعا کریں تاکہ خدا مجھے بیبا عطا کرے۔ حسین ابن روحؒ نے جناب صاحب الزمان علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کر دیا اور تین دن بعد مجھے اطلاع دی کہ حضرت امام زمان علیہ السلام نے علی بن بابویہ کے لئے دعا فرمائی ہے اور عنقریب ایک ایسا بابرکت بیبا جس کے وجود سے خدا لوگوں کو نفع پہنچائے گا اُسے عطا کرے گا اور اس کے بعد اور بیبے بھی پیدا ہوں گے۔

محمد بن علی اسود کہتا ہے کہ میں نے ابی قاسم سے خود اپنے بارے میں استدعا کی کہ وہ دعا کریں کہ خدا مجھے بیبا عطا کرے۔ میری خواہش کو انھوں نے قبول نہ کیا اور کہا کہ یہ خواہش پوری نہ ہوگی۔ راوی کہتا ہے کہ علی بن بابویہ کے ہاں اسی سال محمد نام کا لڑکا پیدا ہوا اور اُس کے بعد چند بچے اور پیدا ہوئے اور میرے ہاں کوئی بچہ پیدا نہ ہوا۔

شیخ صدوق علیہ الرحمہ (وہی عظیم شخص ہیں جو حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی دعا اور ان کی خدا سے درخواست کے نتیجے میں پیدا ہوئے) کہتے ہیں کہ محمد ابن علی اسود جب بھی مجھے دیکھتے تھے کہ میں شیخ محمد بن حسن بن احمد بن ولید کی محفل میں کتابیں اٹھائے جا رہا ہوں اور علم پر صیغی کتابوں کے یاد کرنے میں رغبت رکھتا ہوں تو وہ مجھ سے کہا کرتے تھے کہ علم کے سلسلے میں تیری یہ رغبت تعجب انگیز نہیں ہے اس لئے کہ تو حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی دعا کے نتیجے میں پیدا ہوا ہے۔

اس مفہوم کی تفصیل ابن نوح کی روایت کے مطابق شیخ طوسی کی کتاب ”فیہت“ کے صفحہ (۶۳۷) پر اس طرح مرقوم ہے کہ :-

شیخ صدوق ان کے بھائی اور محمد بن نوح نے کہا کہ جس وقت ابو عبد اللہ حسین بن محمد ابن سورہ قتی سفر ج سے واپس آئے تھے علی ابن حسین بن یوسف زرگر اور محمد ابن احمد بن محمد صیرنی جو ان دلائل کے نام سے مشہور تھے اس کے علاوہ اور لوگوں نے جو علمائے قم کے بزرگ علماء میں سے تھے انھوں نے روایت کی ہے۔ کہ علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ نے اپنی چچا زاد بہن سے جو محمد ابن موسیٰ بن بابویہ کی بیٹی تھیں شادی کی۔ لیکن اُس کے بطن سے اُن کا کوئی چہ پیدا نہ ہوا۔ پس انھوں نے ایک خط ابو القاسم جناب حسین ابن روح کے نام لکھا اس میں تحریر تھا کہ میں صاحب الزمان علیہ السلام سے ایک استدعا رکھتا ہوں کہ وہ میرے بارے میں دعا کریں کہ خداوند تعالیٰ مجھے ایک فقیہ عنایت فرمائے۔

اس کے جواب میں تحریر آئی اس میں لکھا تھا کہ تو عنقریب ایک دیلمی

کنیز سے شادی کرے گا جس کے لطن سے تیرے ہاں دو فقیہ بیٹے پیدا ہوں گے اور ان نوح نے بھی کہا ہے کہ ابی عبداللہ بن سورہ نے مجھ سے کہا کہ علی بن بابویہ کے تین بیٹے پیدا ہوئے تھے ان میں سے محمد (شیخ صدوق) اور حسین دو فقیہ تھے اور حفظ حدیث میں ماہر تھے وہ حدیثیں جو انھیں یاد تھیں وہ تم کے علماء میں سے کسی کو بھی از رو نہ تھیں ان کا ایک تیسرا بھائی حسن تھا یہ عبادت اور زہد میں مصروف رہتے تھے۔

حاجی شیخ عباس قمی کی ”فوائد الرضویہ“ کے صفحہ ۲۸۱ پر اس طرح مرقوم ہے اور ”خلاصہ“ نامی کتاب میں بھی تحریر ہے کہ علی بن بابویہ اپنے عہد میں شیخ اہل قم تھے اور ان میں فقیہ اور ثقہ شمار ہوتے تھے وہ عراق آئے اور جناب حسین ابن روحؒ جو حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے وکیل تھے ان کے پاس پہنچے اور ان سے بعض دینی مسائل دریافت کئے واپس چلے جانے کے بعد انھوں نے ایک خط لکھ کر علی ابن جعفر اسود کو دیا اور ان کو بھیجا اس خط میں انھوں نے استدعا کی تھی کہ وہ رقعہ جس میں انھوں نے فرزند کے تولد کی استدعا کی تھی وہ امام زمانہ علیہ السلام کی خدمت اقدس میں پہنچادیں۔

جب وہ رقعہ حضرت امام امانہ علیہ السلام کی نظر سے گذرا تو انھوں نے جواب میں تحریر کیا :-

قد دعونا الله لك بذالك و ستوزق ولدین ذکریں خیرین
 آنجاب کی دعا کی برکت کے نتیجے میں خدا نے ان کو دو بچے دیئے۔ ابو جعفر۔ اور ابو عبداللہ۔ ابو جعفر سے منقول ہے کہ میں حضرت صاحب الامر علیہ السلام کی دعا کے نتیجے میں پیدا ہوا ہوں اور وہ اس پر فخر کیا کرتے تھے
 (ناہین امام صفحہ ۷ تا ۱۱۹، فوائد الرضویہ، ممدی موعود)

شیخ صدوق کا امام زمانہ کے حکم پر کتاب لکھنا

شیخ صدوق کتاب اکمال الدین و اتمام النعمہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسجد میں مشرف بزیارت ہوا ہوں اور احرام باندھ کر خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہوں اور طواف کے دوران میری نظر حضرت امام مدنی علیہ السلام کے نورانی چہرہ اقدس پر پڑی۔ امام نے مجھے ارشاد فرمایا کہ اے شیخ! آپ میری اور میری غیبت کے بارے میں کیوں ایسی کتاب نہیں لکھتے جس سے لوگوں کے ایمان کو نور حقیقت اور دلوں کو تقویت پہنچے۔ میں نے عرض کی مولا! میں نے آپ کے بارے میں بہت سی کتابیں لکھیں ہیں۔ امام نے فرمایا: مجھے معلوم ہے کہ آپ نے میرے بارے میں بہت کچھ تحریر کیا ہے لیکن ایک ایسی کتاب لکھیں جس میں سابقہ انبیاء کی غیبتوں کا تذکرہ بھی ہو تاکہ لوگ اس امر سے آگاہ ہو جائیں کہ میری غیبت کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ امر ہادیان برحق کے لیے پیش آتا رہتا ہے۔

حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے فرمان کے مطابق عالم جلیل القدر شیخ صدوق علیہ رحمۃ نے کتاب اکمال الدین و اتمام النعمہ تحریر کی اور اس میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر ختمی مرتبت حضرت محمد تک تمام انبیاء کی غیبتوں کا تذکرہ فرمایا ہے اور اس امر کو بیان کیا ہے کہ ہر نبی ایک عرصہ تک اپنی قوم سے غائب رہے۔

صحیفہ کاملہ اور امام زمانہ علیہ السلام

علامہ محمد باقر مجلسی ابن ملا محمد تقی مجلسی نے حار الانوار میں تحریر فرمایا ہے :- اور دار السلام سے اس خواب کو ”انجم الثاقب“ میں ترجمہ کیا گیا ہے۔

علامہ محمد تقی مجلسی علیہ رحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے درمیان بیداری و خواب کے دیکھا کہ حضرت صاحب الزمان علیہ السلام مسجد جامع قدیم واقع اصفہان میں قریب دروازہ طنابی کے ساتھ کھڑے ہیں۔ بعد دست بوسی میں نے مسائل متعلقہ نماز شب وغیرہ کی تصحیح کی اور حضرت امام زمانہ علیہ السلام سے ایک کتاب دعا کی استدعا کی۔

فرمایا :- کہ ملا محمد تاج کو میں نے کتاب دعا دے دی ہے۔

چنانچہ میں اسی خواب میں محلہ دارتج گیا اور تاج سے وہ کتاب حاصل کر کے واپس ہو رہا تھا کہ خواب سے بیدار ہوا۔ میرے ہاتھ میں وہ کتاب نہ تھی۔ صبح کو علامہ بہائی کے پاس جا کر تعبیر لی۔ پھر اس محلہ میں گیا جہاں خواب میں گیا تھا وہاں ملا تاج سے ملاقات ہوئی ان سے میں نے مدعا بیان کیا تو انہوں نے ایک وقتی کتاب لا کر دی وہ کتاب صحیفہ کاملہ تھی۔ میں اس کتاب کو لے کر شیخ بہائی کی خدمت میں آیا انہوں نے اس کتاب کا اپنے نسخہ سے تقابل کیا جو ان کے جد اعلیٰ نے شہید ثانی کے نسخہ سے لکھا تھا اور شہید نے اپنے نسخے کو لکھا تھا۔ عمید الروساہن سکون سے اس کا مقابلہ ایک واسطے یا بلا واسطہ ابن اور لیس کے نسخے سے کیا تھا جو نسخہ مجھ کو حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی

ہدایت سے ملا تھا وہ خط شہید سے تھا اور نہایت موافقت رکھتا تھا ابن ادریس نے نسخہ سے یہاں تک کہ اس کے حواشی بھی مطابق تھے اس کے بعد بہت سے لوگوں نے میرے نسخہ سے مقابلہ کیا پھر وہ جمع بلاد میں پھیل گیا۔

(مفتاح الشفاعة، گوہر یگانہ، صفحہ ۶۶)

ابو الحسن خضر محمد کو شفا کے سلسلے میں تویق مبارک

احمد بن ابوروح سے روایت ہے اُن کا بیان ہے کہ میں ابو الحسن خضر بن محمد کی کچھ رقم لے کر بغداد روانہ ہوا اور حکم یہ ہوا تھا کہ یہ رقم ابو جعفر محمد بن عثمان عمری کے حوالے کر دوں اور یہ کہ میرے لئے دعا کی درخواست کرو میں ہمارے ہوں اور یہ بھی پوچھنا کہ کیا پشیمینہ پہننا جائز ہے؟

چنانچہ جب میں بغداد پہنچ کر عمری کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے وہ رقم لینے سے انکار کیا اور کہا یہ رقم ابو جعفر محمد بن احمد کے پاس لے جاؤ اُن کے حوالے کر دو میں نے اُن سے کہ دیا ہے اور تمہارے سوالات کے جوابات آگئے ہیں تم کو وہاں سے مل جائیں گے لہذا میں ابو جعفر کے پاس پہنچا اور وہ رقم اُن کے پاس پہنچائی۔ انہوں نے ایک رقعہ نکالا جس پر یہ تحریر تھا:-

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

ترجمہ:- تم نے اپنے مرض سے شفا کے لئے درخواست کی ہے تو اللہ نے تمہیں صحت دی اور تمہارا مرض دور ہو گیا اور جو تم اپنے اندر حرار (خار) پاتے تھے وہ بھی دور ہو گئی تم اچھے ہو گئے تمہارے جسم کو صحت ملی۔ اور تم نے پوچھا ہے کہ کیا پشیمینہ و سمور و سنجاہ و لومڑی کی کھال اور نیولے کی کھال اور

حواصل میں نماز جائز ہے۔

توسنو۔ سمور اور لومڑی کی کھال میں تمہارے لئے اور دوسروں کے لئے نماز حرام ہے اور وہ جانور جن کا گوشت کھانا حلال ہے ان کی کھال یا بال تمہارے لئے پہننا جائز ہے بشرطیکہ اس میں کوئی اور چیز نہ ملی ہو اور حواصل میں تمہارے لئے نماز جائز ہے۔ گور خرد و گوسفند بشرطیکہ وہ آرمینہ (جرمنی) میں ذبح نہ ہو اور اس لئے وہاں نصاریٰ صلیب پر ذبح کرتے ہیں اگر تمہارے برادر دینی یا وہ کہ جس پر تمہیں وثوق ہو اس نے ذبح کیا ہو تو اس کا پہننا تمہارے لئے جائز ہے۔

(الخراج والجرأح، حار الانوار جلد ۱۲، صفحہ ۷۸۰، ۸۰۸، اردو)

جعفر بن حمد ان کے لئے توفیق مبارک

حسین بن اسماعیل کندی کا بیان ہے کہ جعفر بن حمد ان نے حضرت امام زمانہ علیہ السلام کو عریضہ لکھ کر یہ مسئلہ دریافت کیا کہ میں نے ایک کنیز کو اپنے لئے حلال کیا مگر اس کنیز سے یہ شرط کی کہ اس کے کوئی لڑکا پیدا نہ ہو گا اس کو ایک مدت گذر گئی تو ایک دن اس کنیز نے کہا مجھے تو حمل قرار پا گیا ہے۔ میں نے کہا یہ کیسے۔ مجھے تو یاد نہیں کہ میں نے تجھ سے اولاد چاہی ہو غرض اس کے بعد میں کچھ دنوں کے لئے باہر چلا گیا جب واپس آیا تو وہ کنیز گود میں ایک فرزند کو لئے ہوئے آئی اور اس سے پہلے میں اپنی ساری جائیداد اپنی دوسری اولادوں پر وقف کر چکا تھا۔ جب وہ فرزند لیکر آئی تو اس کے لئے میں نے وصیت کر دی کہ اگر میں مر جاؤں تو جب تک یہ چھوٹا ہے اس کے اخراجات پورے کئے جائیں

لیکن جب بڑا ہو جائے تو ہماری جائیداد سے اس کو یکمشت دو سو دینار دیئے جائیں اور اس رقم کے ادا کر دینے کے بعد اس کا اس وقف سے کوئی مطلب نہیں۔

اب دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ اس فرزند کے لئے جو حکم ہوا اس پر عمل کیا جائے؟

جواب آیا :- ترجمہ :-

وہ شخص جس نے کنیز کو اس شرط پر اپنے لیے حلال کیا کہ اس کے اولاد نہ ہو تو پاک ہے وہ ذات کہ جس کی قدرت میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ یہ شرط تو کنیز سے نہ ہوئی بلکہ اللہ تعالیٰ سے ہو گئی۔ اب رہ گیا اس فرزند کو دو سو دینار دینا اور اسے وقف میں شریک نہ کرنا اور وقف سے خارج کر دینا تو جائیداد تو اس کی ہے وہ جو چاہے کرے۔

(خارالانوار جلد ۱۲، صفحہ ۷۸۶، ۷۸۷ اردو)

ابن ہلال ملعون کے بارے میں توفیق مبارک

جب ابن ہلال ملعون کی موت کی خبر امام کی طرف سے ظاہر ہوئی تو شیخ (حسین بن روح) میرے پاس آئے اور بولے وہ صندوق جو تمہارے پاس ہے نکالو۔ میں نے نکالا۔ تو اس میں ایک رقعہ تھا جس میں تحریر تھا۔

تم نے جو ابن ہلال (ملعون) کا تذکرہ کیا میں اللہ نے اس کی عمر مختصر کر

دی۔

(کمال الدین جلد دوم، صفحہ ۴۶۳)

وقت خروج کے بارے میں امام زمانہ کی تحریر

بیان کیا مجھ سے محمد بن ابراہیم بن اسحاق طالقانی نے انہوں نے کہا کہ
بیان کیا مجھ سے ابو علی محمد بن ہمام نے ان سے محمد بن عثمان عمری قدس اللہ روحہ
نے انہوں نے کہا کہ آپ کا فرمان ظاہر ہوا کہ جس نے لوگوں کے مجمع میں میرا
نام لیا اس پر اللہ کی لعنت ہے ابو علی محمد بن ہمام کہتے ہیں کہ میں نے وقت خروج
کے متعلق سوال بھیجا تو جواب میں آپ نے تحریر فرمایا :-
شک کرنے والے جھوٹے ہیں۔

(کمال الدین جلد دوم صفحہ ۴۵۸)

محمد بن ابراہیم بن مہزیار کی غلط فہمی پر توفیق مبارک

محمد بن ابراہیم بن مہزیار نے بیان کیا کہ میں حضرت امام حسن عسکری
علیہ السلام کے بعد شک اور حیرانی میں عراق پہنچا پس میرے نام امام علیہ السلام کی
توفیق مبارک آئی :- مہزیار سے کہو کہ تم نے جو باتیں اپنے مولا کے بارے میں
کہیں وہ ہم نے سن لیں :- تو اس سے کہو کیا تم نے خدا کا یہ ارشاد نہیں سنا۔
ترجمہ :- اے ایمان لانے والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور
صاحب امر کا جو تم میں سے ہو (سورۃ نسا آیت ۵۹)

کیا امر اس شخص کے علاوہ بھی کسی کے لئے ہے جو قیامت تک ہے اور
تمہاری نظروں سے پوشیدہ ہے اللہ نے تمہیں عقل دی ہے تاکہ غور کرو اور
تمہارے لئے نشانیاں مقرر کی ہیں تاکہ حضرت آدم سے لے کر حضرت امام

حسن عسکری علیہ السلام تک تم ان کے ذریعہ سے ہدایت پاؤ۔ پھر ایک نشانی غائب ہو گئی تو دوسری ظاہر ہوئی جیسے ایک ستارہ ڈوبتا ہے تو دوسرا ظاہر ہوتا ہے۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے انتقال کے بعد کیا تمہارا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اور بندوں کے درمیان کوئی وسیلہ نہیں رکھا؟۔

ایسا نہیں ہے بلکہ قیامت تک حکم خدا ظاہر ہوتا رہے گا اور وہ ہدایت کرتے رہیں گے اے محمد بن اسمعیل۔ اپنے دل میں شک داخل نہ کرو کیونکہ خدائے عزوجل کبھی زمین کو اپنی حجت سے خالی نہیں چھوڑتا۔ کیا تمہارے والد نے مرنے سے پہلے نہیں کہا تھا۔ وقت آ گیا ہے۔ کہ کوئی شخص ان دیناروں کو جو میرے پاس ہیں۔ کسوٹی پر کسے۔ جب یہ کام انجام پانے میں تاجی ہوئی اور شیخ نے خود جلدی فوت ہو جانے کے خوف کا اظہار کیا تو تجھ سے اس نے کہا تھا کہ تم ان دیناروں کو کسوٹی پر کسو۔ اور میں تمہیں ایک بڑا کیسہ نکال کر دیتا ہوں اور تمہارے سامنے۔ تین کیسے اور کچھ تھیلیاں تھیں جن میں مختلف تعداد میں دینار تھے۔ پھر تم نے ان کو کسوٹی پر کسا اور شیخ نے اس پر اپنی انگوٹھی سے مہر لگائی اور تم سے بھی کہا کہ میری انگشتری کے ساتھ تم بھی مہر لگاؤ پس اگر میں زندہ رہا تو میں ان کا زیادہ حق دار ہوں گا اور اگر میں مر گیا تو تم اللہ سے اپنے اور میرے بارے میں ڈرنا۔ اور مجھ سے جدائی کے بعد میری خواہش کے مطابق خود کو ڈھال لینا۔ اللہ تمہارے اوپر رحم کرے ان دیناروں میں سے جو میں نے اپنے حساب میں سے تم کو دیئے ہیں نکال لو اور وہ دس دینار ہیں۔ اور جو تم نے لیا تھا اس کو واپس کو دو اس لئے کہ زمانہ جو کچھ گذر چکا ہے اس سے کہیں زیادہ دشوار گزار ہے۔ حسب اللہ و نعم الوکیل۔

محمد بن ابراہیم کہتے ہیں کہ میں عسکر (سرمن رائے) گیا تاکہ امام سے ملاقات کروں اس وقت مجھے ایک عورت ملی اس نے مجھ سے کہا کیا تم محمد بن ابراہیم ہو میں نے کہا ہاں۔ وہ بولی اس وقت لوٹ جاؤ۔ رات کو آنا۔ اور دروازہ تمہارے لئے کھلا ہو گا اس میں چلے جانا۔ اور اس کمرے کی طرف آنا۔ جس میں چراغ جل رہا ہو۔ پس میں نے ایسا ہی کیا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا میں داخل ہوا۔ بتائے ہوئے کمرے کی طرف بڑھا تو اپنے کو دو قبروں کے درمیان پایا۔ میں رونے لگا۔ تو ایک آواز آئی۔ اے محمد۔ اللہ سے ڈرو اپنے امیر یعنی وکالت کو انجام دو کہ یہ امر عظیم ہے۔

(کمال الدین و تمام النعمہ جلد دوم، صفحہ ۴۶۱، ۴۶۲)



شمار اب نہیں ہوتے یہ انتظار کے دن
زمین اڑھ کے سوتا ہوں میں جگا دینا

میں نے رضائے سیدہ پوجھی امام سے
بولے امام عصرؑ فقط ماتم حسینؑ

امام زمانہ کی آخری تویق مبارک

جناب ابوالحسن سمری کے پاس حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی طرف
سے ایک تویق (تحریر) آئی جس کا مضمون مندرجہ ذیل ہے۔

ترجمہ :-

اے علی بن محمد السمری سنو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری وفات پر تمہارے
بھائیوں کو صبر کا عظیم ثواب عطا فرمائے۔ اس لئے کہ اب تمہاری موت چھ دن
میں واقع ہو جائے گی۔ لہذا تم اپنے تمام کام سمیٹ لو۔ اور آئندہ اپنی وفات کے
بعد کسی کو اپنا قائم و مقام مقرر کرنے کی وصیت نہ کرنا۔ کیونکہ اب غیبت تامہ
واقع ہو چکی ہے اور بغیر حکم خدا کے اب ظہور نہ ہوگا۔ اور وہ بھی ایک طویل
عرصے کے بعد۔ جب لوگوں کے دل سخت ہو جائیں گے اور زمین ظلم و جور سے
بھر جائے گی اور آئندہ میرے شیعوں میں سے کچھ لوگ مجھے دیکھنے کا دعویٰ
کریں گے لیکن جو شخص خروج سفیانی سے قبل مجھے دیکھنے کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا
اور مفتری ہے۔

(اور نہیں ہے کوئی طاقت، اور نہیں ہے کوئی قوت سوائے اللہ

بزرگ و برتر کی مدد کے۔)

(احتجاج طبرسی، حار الانوار جلد ۱۲، اردو ترجمہ، صفحہ ۲۱)

حسن بن احمد مکتب سے بھی اسی کے مثل روایت نقل ہوئی ہے۔

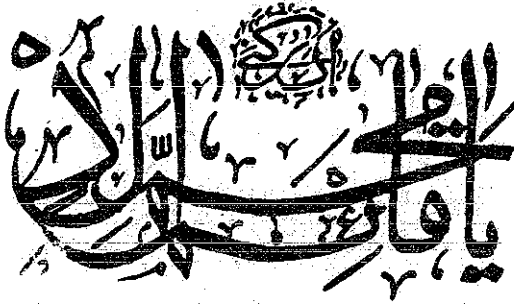
(اکمال الدین)

شاید اس روایت میں نیابت و سفارت کے ساتھ مشاہدہ اور روایت

مراد ہے ورنہ بے شمار روایتیں ایسی ہیں جن میں لوگوں نے امام قائم کی زیارت

کا شرف حاصل کیا ہے۔

(حار الانوار جلد ۱۲، اردو ترجمہ، صفحہ ۲۲)



امامزما اور ہماری ہماری



شعبان کی شبوں میں مجھ پہ جو فرض ہے
سب کچھ امام عطر عریضے میں عرض ہے

امام زمانہ کے فراق میں گریہ کریں

کتاب اکمال الدین و اتمام النعمہ، شیخ صدوق علیہ الرحمۃ جلد ۲، صفحہ ۷۷ پر حدیث ہے کہ جو شخص ہمارے لئے غم ناک اور ٹھنڈے سانس پھرے۔ افسردہ حالت ہو اُس کے سانس لینے کا ثواب تسبیح کا ثواب رکھتا ہے۔

اسی کتاب کے صفحہ ۷۷ پر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ خدا کی قسم۔ آپ کا امام ایک زمانہ میں آپ سے غائب ہو گا اور آزمائش ہو گی یہاں تک کہ لوگ کہیں گے یا تو وہ مر گیا یا پھر کسی وادی میں چلا گیا تحقیق۔ مومنین کی آنکھیں اس پر گریاں ہوں گی۔

مومنین گرام۔ پس ہمیں امام زمانہ علیہ السلام کی مظلومیت اور اُن کی رعیت سے دور رہنے پر غمگین اور افسردہ خاطر رہنا چاہیے۔

کتاب صف العقول صفحہ ۲۰۱، پر امام محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ ”ہمارا قائم مہدی ہے اُن کے غائب ہونے کے دوران اُن کا انتظار کرنا واجب ہے اور وہ میری اولاد کے تیسرے ہیں۔“

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ”تمام عبادتوں سے افضل انتظار فرج امام مہدی علیہ السلام کی آمد کا منتظر رہنا ہے“

(حار الاوتار جلد ۵۲، صفحہ ۱۴۵)

مومنین گرام :- یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم آپ کے ظہور کا

انتظار کریں۔

امام کا حکم واجب ہے

کتاب اکمال الدین جلد ۲، صفحہ ۷۸ پر حضرت امام تقی کا ارشاد ہے کہ میرے بعد میرا بیٹا علی علیہ السلام امام ہے اس کا حکم میرا حکم ہے اس کی بات میری بات ہے اس کی اطاعت میری اطاعت ہے اس کے بعد اس کا بیٹا حسن علیہ السلام امام ہے اس کا حکم اس کے والد کا حکم ہے اس کی بات اس کے والد کی بات ہے۔ اس کی اطاعت اس کی والد کی اطاعت ہے اس کے بعد آپ خاموش ہو گئے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا۔ یا بن رسول اللہ ”حسن“ کے بعد امام کون ہے؟

حضرت نے بہت زیادہ گریہ فرمانے کے بعد کہا۔ امام حسن عسکری علیہ السلام کے بعد امام ان کے بیٹے ”قائم“ ”منتظر“ ہیں راوی نے عرض کیا یا بن رسول اللہ ان کو قائم کیوں کہتے ہیں۔ فرمایا۔ اس لئے قائم کہتے ہیں کہ جب اس کا ذکر ختم ہو جائے گا آپ کی امامت کے بہت سے قائل اپنے عقیدت سے ہٹ جائیں گے تو اس وقت آپ قائم ہو گئے یعنی قیام کریں گے۔ دوبارہ آپ کا نام زندہ ہو گا۔ خاموشی کے بعد قیام کی وجہ سے قائم کہا گیا ہے۔

راوی نے سوال کیا۔ اور آپ کو ”منتظر“ کیوں کہا جاتا ہے۔ فرمایا۔ اس کی وجہ آپ کا غائب ہونا ہے۔ جو کہ ایک طولانی عرصہ ہو گا۔ آپ کے جو مخلصین ہوں گے وہ آپ کا انتظار کریں گے شک کرنے والے آپ کا انکار کریں گے منکرین آپ کے ذکر کا مذاق اڑائیں گے جو آپ کے ظہور کا وقت تعین کریں

گے وہ جھوٹے ہوں گے اور جو جلدی کریں گے وہ ہلاک ہوں گے اور جو آپ کے امر اور معاملے میں سر تسلیم جھکائیں گے وہ نجات پائیں گے۔

امام زمانہ کے نام پر مال خرچ کریں

اصول کافی جلد ۱، صفحہ ۵۳۷ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک امام علیہ السلام کے لئے مال خرچ کرنے سے زیادہ محبوب چیز اور کوئی نہیں۔ تحقیق۔ جو مومن اپنے مال میں سے ایک درہم امام علیہ السلام پر خرچ کرے۔ خداوند بہشت میں احد پہاڑ کے برابر اُس کا بدلہ دے گا۔

امام زمانہ کا صدقہ دیں

کتاب نجم الثاقب صفحہ ۴۴۲ میں روایت ہے کہ حضرت امام العصر علیہ السلام کی سلامتی کی نیت سے صدقہ دیا جائے۔

امام زمانہ کی معرفت حاصل کرنے کی دعا کریں

اکمال الدین جلد ۲ صفحہ ۳۴۲، پر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی معرفت کے لئے اللہ تعالیٰ سے اس طرح دعا مانگنا چاہیے۔

”خداوند! مجھے اپنی ذات کی معرفت عطا کر کیونکہ اگر تو مجھے اپنی ذات کی معرفت عطا نہ کرے تو میں تیرے نبیؐ کی معرفت حاصل نہیں کر سکتا۔“

خداوند۔ مجھے اپنے رسول کی معرفت عطا فرمادے کیونکہ اگر تو مجھے اپنے رسول کی معرفت عطا نہ کرے تو میں تیری صحبت کو نہیں پہچان سکتا۔ اے میرے خدا۔ مجھے اپنی حجت کی معرفت عطا فرمادے کیونکہ اگر میں تیری حجت کی معرفت حاصل نہ کروں تو اپنے دین سے بھگ جاؤں گا۔

ہر حالت میں نصرت کے لئے تیار رہیں

کتاب نجم الثاقب صفحہ ۲۲۲ پر تحریر ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صفات کو جاننا، ہر حالت میں آپ کی نصرت کرنے پر آمادہ رہنا اور آپ کے فراق میں گریہ کتنا ہونا چاہئے۔

یہ دعا مانگی جائے

کتاب اکمال الدین جلد ۲، صفحہ ۳۵۲، پر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ اس دعا کا ورد رکھنا چاہئے۔

یا اللہ یارِ حَمْنِ یارِ حَیْمِ یامُغَلَبِ القُلُوبِ حَبِیْبِ قَلْبِیْ عَلِیِّ دِیْکِ
ترجمہ :- اے اللہ۔ اے رَحْمَن۔ اے رَحِیْم۔ اے دلوں کو پھیر دینے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

آپ کے نام کی قربانی کریں

کتاب نجم الثاقب میں ہے کہ اگر استطاعت رکھتا ہو تو عید قربان کے

موقع پر حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی نیابت میں قربانی کرے۔

آپ کا اصل نام نہ لیا جائے

کتاب اکمال الدین جلد ۲، صفحہ ۳۵۲، پر تحریر ہے کہ حضرت امام علیہ السلام کا جو اصلی نام ہے یعنی رسول اللہ والا نام۔ احترام کے لئے نہ پکارے بلکہ جو آپ کے القاب ہیں ان میں سے کسی لقب کے ذریعہ آپ کو پکارے۔ یعنی قائم، منتظر، حجت، مہدی، وغیرہ۔ بعض روایات میں حضرت امام زمانہ علیہ السلام کا نام لینے سے سخت منع کیا ہے۔

امام زمانہ کا نام سنتے ہی کھڑے ہو جائیں

کتاب نجم الثاقب صفحہ ۴۴۴، پر تحریر ہے کہ جب حضرت امام زمانہ علیہ السلام کا اسم مبارک لیا جائے تو احترام کے لئے کھڑا ہو جانا چاہئے خاص کر جب آپ کے القاب میں سے قائم کا لقب پکارا جائے تو استقبال کے لئے کھڑے ہو جائیں یہ سنت آئمہ علیہم السلام ہے۔

امام زمانہ کے لئے جنگی آلات مہیا کریں

حار الانوار جلد ۹۴ صفحہ ۲۹ میں غیبۃ نعمانی کے حوالے سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی حدیث بیان کی گئی ہے۔ ”حضرت کی ہمراہی میں دشمنان خدا سے مقابلہ کرنے کے لئے اسلحہ وغیرہ فراہم کرنا

ضروری ہے اور ہر شخص حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کے لئے جگہی آلات مہیا کر کے رکھے اگرچہ ایک تیر ہی کیوں نہ ہو امید ہے کہ جس کی یہ نیت ہو اللہ تعالیٰ اُسے حضرت امام علیہ السلام کے اصحاب سے قرار دے گا۔

مشکلات میں امام زمانہ کو وسیلہ قرار دے

خار الانوار جلد ۹۳ صفحہ ۲۹ اور جلد ۵۲ صفحہ ۱۸۹ میں یہ بھی تحریر ہے کہ مشکلات میں حضرت امام زمانہ کو وسیلہ قرار دے اور آپ کی خدمت میں اپنی حاجات کا عریضہ ارسال کرے یا تو آئمہ علیہم السلام یا پیغمبر کی ضریح میں ڈالے یا دریا، سمندر، کنویں میں ڈالا جائے اور حضرت خضر علیہ السلام کو وسیلہ قرار دے اس عمل سے یہ بات ذہن نشین ہو جاتی ہے کہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام موجود ہیں وہی ہمارے رہبر ہیں اور اُن کے ذریعے تمام مشکلات حل ہو جاتی ہیں ہمیں ان کی نصرت کے لئے تیار رہنا چاہیے۔

خدا سے سوال کے وقت امام زمانہ کی قسم دی جائے

کتاب اکمال الدین میں تحریر ہے کہ خدا تعالیٰ سے سوال کرتے وقت خداوند عالم کو حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے حق کی قسم دی جائے اور حضرت امام زمانہ علیہ السلام ہی کو اپنا شفیع اور سفارش کرنے والا بنایا جائے۔

کافروں کے پروپیگنڈے سے متاثر نہ ہوں

کتاب خار الانوار جلد ۵۲، صفحہ ۱۸۹، پر تحریر ہے کہ دین پر محکم رہے۔ کافروں کے پروپیگنڈے اور باطل کی رنگینیوں سے متاثر نہ ہو کیونکہ جب تک سفیانی کا خروج نہ ہوگا اور آسمانی آواز نہیں آئے گی اس وقت تک حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی نصرت کے لئے آمادہ رکھے۔

ثامت قدم رکھیں

اکمال الدین جلد ۱، صفحہ ۳۳۵، پر حضرت امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ لوگوں پر ایسا وقت آئیگا۔ جب اُن کا امام اُن سے غائب ہوگا۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو ہمارے امر پر اس زمانہ میں ثامت قدم رہیں گے۔ کم ترین ثواب اور بدلہ جو اللہ اُن کو دے گا۔ وہ یہ ہوگا کہ خدا کی طرف سے اُن کو آواز آئے گی۔ اے میرے بندو۔ اور اے میری کینرو۔ تم میرے سردار پر ایمان لے آئے ہو اور میری غائب حجت کی تم نے تصدیق کی ہے۔ تمہیں اچھے اجر اور ثواب کی بشارت ہو میں تمہارے اچھے اعمال قبول کروں گا اور بُرے اعمال سے درگزر کروں گا۔ تمہارے گناہ بخش دوں گا اور تمہاری برکتوں سے بارش برساؤں گا اور اپنے بندوں کی مصیبتوں کو نالوں گا اگر تم نہ ہوتے تو میں ان پر اپنا عذاب بھیجتا۔

راوی نے سوال کیا۔ کہ اس زمانے میں کونسا نمل بہتر

ہے؟ فرمایا: کہ اپنی زبان کو قابو میں رکھو اور گھروں میں رہو۔

امام زمانہ کے فضائل بیان کریں

مکارم الاخلاق طبری صفحہ ۴۲۲، پر تحریر ہے کہ حضرت امام ممدی علیہ السلام کے فضائل و کمالات بیان کئے جائیں کیونکہ آپ اُس دور میں ولی نعمت ہیں اور خدائے تعالیٰ کی تمام ظاہری اور باطنی نعمتوں میں آپ ہی واسطہ ہیں یعنی آپ فیض پہنچانے کا وسیلہ ہیں۔

جمال مبارک کی زیارت کا اشتیاق رکھیں

کتاب اکمال الدین جلد ۲۹۱ پر تحریر ہے کہ حضرت امام العصر علیہ السلام کے جمال مبارک کی زیارت کا اشتیاق رکھنا اور اس شوق کا اظہار کرنا چاہئے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام اپنے سینہ کی طرف اشارہ فرما کر سرد آہ بھرتے اور امام دوازدهم سے ملاقات کرنے کے شوق کا اظہار فرماتے تھے۔

گھر والوں کو جہنم کی آگ سے چھائیں

حوالد کافی سلیمان بن خالد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میرے رشتہ دار ہیں خاندان والے ہیں اور میری بات کو سنتے ہیں کیا میں اُن کو اس امر کی دعوت دوں کہ وہ حضرت امام ممدی علیہ السلام کی معرفت حاصل کریں؟

آپ نے فرمایا۔ جی ہاں۔ خدو اند تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے اے وہ لوگ جو ایمان لے آئے ہو اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں اور

خاندان کو اس آگ سے چاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں۔

(سورۃ تحریم)

دشمنوں کی اذیت سے گھبرائے نہیں

کتاب اکمال الدین جلد ۱ صفحہ ۳۱۷ میں ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ جو مومن بارہویں امام کی غیبت کے زمانہ میں دشمنوں کی اذیت اور ان کے حقائق کو جھٹلانے پر صبر کرے اور برداشت سے کام لے، گھبرائے نہیں۔ وہ ایسے ہے جس طرح اُس نے رسول کی ہر اہی میں جہاد کیا اور اُسے اُس کا ثواب ملے گا۔

زیارت امام زمانہ پڑھنا چاہیے

حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی زیارت پڑھیں۔ سب آئمہ عظیمہ السلام بالخصوص حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھنا بہت زیادہ ثواب ہے اسی طرح رسول اللہ کی زیارت کا بھی بہت ثواب ہے۔

آپ کی سلامتی کے لئے دعائیں مانگیں

الاحتجاج جلد ۲، صفحہ ۲۸۴ پر تحریر ہے کہ ظہور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی تعجیل کے لئے آپ کی سلامتی اور آپ کے مصائب دور ہونے کے لئے دعائیں مانگیں۔ روایات میں ہے کہ تعجیل ظہور کیلئے بہت دعائیں کریں

کیونکہ آپ لوگوں کی فتح کشادگی اسی میں ہوگی۔

دعاؤں کے بہت فائدے ہیں

کتاب اکمال الدین جلد ۲ صفحہ ۳۸۴ پر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت ہے کہ ظہور کیلئے تعجیل کی دعا مانگنا ایمان پر ثابت قدم رہنے کا سبب ہے یہ دعائیں کتابوں میں موجود ہیں ان دعاؤں کے مانگنے میں بہت سے فائدے ہیں جو اختصار کے ساتھ درج کئے جاتے ہیں۔

طولانی عمر ہونا (مکارم الاخلاق صفحہ ۲۸۴) امام زمانہ علیہ السلام کے حق کی ادائیگی (کافی جلد ۲ صفحہ ۱۷۰) رسول کی شفاعت نصیب ہونا (احتمال جلد ۱، صفحہ ۱۹۶)

دعا کرنے والے کی خدا مدد فرماتا ہے حضرت امام زمانہ علیہ السلام خوش ہوتے ہیں امام علیہ السلام اس کے لئے دعا فرماتے ہیں۔ خدا کے فرشتے اس کے لئے دعایاں لگتے ہیں۔ دعا مانگنا امام علیہ السلام سے دوستی کا اظہار ہے اور یہ اجر رسالت ہے۔ دعا کرنے سے مصائب دور ہوتے ہیں۔ دعا کرنے والے کو رسول اللہ اور حضرت علی کی ہمراہی میں جہاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ دعا کرنے سے اپنے اندر ایک بہت بڑے انقلاب کی آمادگی اور تیاری کا احساس پیدا ہوتا ہے بشرطیکہ قلب کی گہرائیوں سے دعا مانگی جائے نہ کہ صرف زبانوں سے ادائیگی ہو۔ روایات میں ہے کہ آخر علیہم السلام سے منقول جو دعائیں ہیں ان کو پڑھا جائے۔

شیعوں کے دل کو مضبوط کرنے

الکافی میں احادیث رسول اللہؐ تحریر ہیں کہ جو شخص ہمارے شیعوں کے دلوں کو مضبوط کرے (یعنی اُن کے شکوک و شبہات دور کرے) وہ ایک ہزار عبادت گزاروں سے بہتر ہے۔

دوسری حدیث ہے کہ جب میری امت میں بدعتیں ظاہر ہو جائیں تو عالم پر واجب ہے کہ وہ اپنے علم کو ظاہر کرے اور اگر ایسا نہ کرے گا تو اس پر خدا کی لعنت ہے۔

انام کی خدمت کریں

حارالانوار جلد ۵۱ صفحہ ۱۳۸، پر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اگر میں آپؑ کے زمانے میں ہوتا تو جب تک زندہ رہتا امام (ع) کی خدمت کرتا۔ امام علیہ السلام کی خدمت کرنے کا مطلب آپؑ کے مشن کی خدمت کرنا ہے لہذا ہمیں آپؑ کے مشن کے لئے کام کرنا ہے۔

امام زمانہؑ کو دوست رکھیں

غایۃ الحرام جلد ۱، صفحہ ۳۲ پر حدیث رسول اللہؐ اس طرح تحریر ہے کہ آپؑ نے فرمایا۔ کہ معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے مجھ سے خطاب فرمایا۔ کیا آپؑ چاہتے ہیں کہ آپؑ کے اولیاء کا دیدار کروں۔ میں نے کہا۔ ہاں۔ فرمایا۔

اپنے سامنے دیکھو۔ جب میں نے دیکھا تو اپنے بارہ اوصیاء کی درخشندہ تصویریں تھیں جن میں حضرت قائم علیہ السلام کی تصویر روشن ستارے کی مانند چمک رہی ہے۔

میں نے عرض کیا۔ خدایا یہ کون ہیں؟ تو خطاب ہوا۔ یہ سب برحق آئمہ ہیں اور جو ان کے درمیان زیادہ روشن ہیں یہ میرے حلال کو حلال اور میرے حرام کو حرام کرے گا اور جن میرے دشمنوں نے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کیا ان سے بدلہ لے گا۔ اے محمد! اس سے محبت کرو اور اسے دوست رکھو کیونکہ میں اُسے پسند کرتا ہوں اور اُسے چاہتا ہوں جو اُسے دوست رکھے گا میں اسے دوست رکھوں گا۔

امام مہدی کے دشمنوں پر لعنت کریں

الاحتجاج جلد ۲، صفحہ ۳۱۶ پر ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے دشمنوں اور آپ کے پروگرام کے مخالفین پر نفرین کرنا۔

کیا سوال کریں؟

مفضل کتاب ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ جب آپ امام زمانہ علیہ السلام کی غیبت کا تذکرہ فرما رہے تھے۔ کہ ہم غیبت کے زمانے میں کیا کریں تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اگر کوئی شخص اس دوران صاحب الامر ہونے کا دعویٰ کرے تو اُس سے ایسی چیزوں کا سوال کرو

جو سوائے امام اہلجت خدا کے کوئی اور نہیں بنا سکتا۔ جیسے حیوانات سے باتیں کرنا، نباتات اور جمادات سے بات کرنا وغیرہ۔

ظہور کا وقت معین کرنے والے کو جھٹلا دو

الغیۃ شیخ طوسی صفحہ ۲۶۲، پر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص آپ کے لئے ظہور کا وقت معین کرے اس سے ڈرو مت اور اسے جھٹلا دو۔ کیونکہ ہم نے کسی ایک کے لئے وقت معین نہیں کیا۔ جو کچھ روایات میں حتمی علامات کے حوالہ سے ذکر ہے اسی کے بیان پر اکتفا کیا جائے کیونکہ یہ خدا کے رازوں میں سے ایک راز ہے۔

امام زمانہ سے ملاقات کی دعاما نگیں

روضۂ کافی صفحہ ۲۳۴، پر ہے کہ خداوند تعالیٰ سے یہ دعاما نگی جائے کہ خدایا مجھے ایمان کی حالت میں حضرت قائم علیہ السلام کی ملاقات نصیب فرما۔ کیونکہ جب حضرت ظہور فرمائیں گے خدا کا غضب بن کر آئیں گے۔

اسلحہ اور سواری ہر وقت تیار رکھے

حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی غیبت کے زمانہ میں دشمن اسلام سے مقابلہ کرنے کے لئے اپنے اسلحہ اور سواری کو ہر وقت تیار رکھے اس کے لئے نہ تو جگہ معین ہے اور نہ ہی وقت معین ہے بلکہ ہر وقت مومن اپنے آپ کو آمادگی اور

تواری کی حالت میں رکھے۔ اس ضمن میں جنگی فنون حاصل کرے۔ بلکہ ہر شعبہ میں مخالفین اسلام کو شکست دینے کے لئے تعلیم حاصل کرے تاکہ جب اسلامی حکومت قائم ہو تو ان امور کو انجام دینا آسان ہو جائیگا۔

(بشکر یہ ظہور امام مہدیؑ قریب تر ہے)

تعمیل ظہور کے لئے دعا لازم ہے

شیععیان و مجاہد اہل بیت علیہم السلام کے لئے ضروری ہے کہ غیبت میں ظہور امام کی دعائیں مانگیں اور یہ ہر گز نہ کہیں کہ جو کچھ مقدر میں ہے وہی ہو گا لہذا جب خداوند عالم مصلحت سمجھے گا امام کو ظاہر فرمائے گا کیونکہ روایت میں ہے کہ :-

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ خداوند عالم اس بات پر قادر ہے کہ جب بھی چاہے امام زمانہ کے ظہور کا حکم دے۔ لیکن ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ خدا سے طلب کریں اور التجاء و استدعا کریں کہ خدا ایاہارے امام کے ظہور میں تعجیل فرمائے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ آرزو بھی رکھیں کہ خداوند عالم ہمیں امام کے ساتھیوں اور اعوان و انصار میں قرار دے کیونکہ یہی تمنا اور یہی آرزو دل میں رکھنا ہی عبادت ہے اور ظہور امام کا منتظر ہونا بہت بڑی عبادت اور اطاعت الہی ہے ہمیں ہمیشہ یہ الفاظ در زبان کرنے چاہئیں۔

اللهم عجل فرجه وسهل مخرجه واجعلنا من

اعوانه وانصاره برحمتك يا ارحم الراحمين۔

ترجمہ :-

پروردگار۔ ظہور امامت میں تعجیل فرما اور ان کے ظہور میں آسانی فرما۔
اور ہمیں ان کے اعوان و انصار میں قرار دے۔ اے ارحم الراحمین اپنی رحمت
کے صدقے میں ہماری دعا قبول فرما۔

(مہدی موعود امام زمانہؑ، صفحہ ۱۶۰-۱۶۱)



حضرت اما زما اور علاما ظہور

اللہ علیک
بیتنا
بیتنا
بیتنا

نہ پوچھ کتنے زمانوں سے تجھ کو ڈھونڈتے ہیں
کبھی چراغ کی صورت کبھی ہوا کی طرح



ایک عظیم ہستی کا پوری دنیا کو انتظار

کرہ ارض کی اخلاقی طور سے جو موجودہ صورت حال ہو چکی ہے پوری دنیا مختلف مظالم کا شکار ہے اس صورت حال کی روشنی میں تمام قومیں ایک عظیم ہستی کی آمد کے انتظار میں اپنے دن رات گزار رہی ہیں۔ ہر قوم اس عظیم ہستی کو اپنے مخصوص نام سے یاد کرتی ہے۔ لیکن تمام قومیں اس کے بنیادی اوصاف اور اس عظیم ہستی کے پروگراموں کے بارے میں متفق ہیں چنانچہ بعض لوگوں کے وہم و گمان کے خلاف، بشریت کے جانکاہ زخموں پر مرہم رکھنے کے لئے ایک عظیم نجات دہندہ کے ظہور پر ایمان کا مسئلہ مسلمانوں میں ہی نہیں پایا جاتا حتیٰ کہ یہ عقیدہ صرف مشرقی مذاہب سے بھی مخصوص نہیں ہے بلکہ ایسی روایات موجود ہیں جن سے یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ کہ یہ ایک پرانا اور عالمگیر اعتقاد ہے جو مشرق اور مغرب کے تمام مذاہب اور اقوام میں پایا جاتا ہے۔

میں یہاں پر مختلف قوموں اور مذاہب کے حوالے سے مختصر اساتذہ تحریر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

زرتشتیوں کی کتاب ”زند“

مشہور و معروف کتاب ”زند“ میں یزدانیوں اور اہریمیوں کی دائمی جنگ کے ذکر کے بعد تحریر ہے کہ :-

اس وقت یزدانیوں کو عظیم کامیابی حاصل ہوگی اور اہریمین صفحہ ہستی سے ناپود ہو جائے گا یزدان کی کامیابی اور اہریمیوں کی نابودی کے بعد دنیا اپنی حقیقی سعادت اور خوش نصیبی سے ہمکنار ہو جائے گی اور فرزند ان آدم خوش قسمتی کے تخت پر جلوہ افروز ہوں گے۔

”جاماسپ نامہ“ میں جاماسپ زردشت کی زبانی نقل کرتا ہے کہ تازیوں کی سرزمین سے ایک شخص خروج کرے گا ایک ایسا مرد جو بڑے سر بڑے جسم اور بڑی پنڈلیوں کا مالک ہو گا اپنے جد کے آئین پر عمل کرے گا اور ایک بڑی فوج کے ساتھ ایران کا رخ کریگا دنیا کو آباد اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیگا۔

ہندوؤں اور برہمنوں کی کتاب ”وشنووگ“

اس کتاب میں تحریر ہے کہ آخر کار دنیا اُس کے ہاتھوں میں ہوگی جو خدا کو دوست رکھتا اور اُس کے خاص بندوں میں سے ہے اور اس کا نام مبارک اور میمون ہے۔

”وید“ نامی ایک دوسری کتاب میں آیا ہے کہ۔ دنیا کے خراب ہو جانے کے بعد آخری زمانے میں ایک ایسا بادشاہ ظاہر ہوگا جو پیشوائے خلائق

ہوگا۔ اُس کا نام منصور ہے۔ وہ تمام دنیا پر قبضہ کر کے سب کو اپنے آئین کا پیروکار بنالے گا۔

برہمنوں کی دو اہم نامی کتاب

برہمنوں کی مقدس کتابوں میں سے ”دو اہم“ نامی کتاب میں تحریر کیا گیا۔ دست حق نکلے گا۔ اور ممتا کا آخری جانشین ظہور کرے گا۔ مشرق و مغرب اس کے قبضہ میں ہوگا اور خلائق کی ہدایت کرے گا۔

ہندوؤں کی کتاب ”پانچیل“

ہندوؤں کی کتاب ”پانچیل“ نامی میں تحریر ہے کہ جب اُن کی مدت ختم ہو جائے گی اور پرانی دنیا ختمی اور زندہ ہو جائے گی اور ایک نئے بادشاہ کا ظہور ہو جائے۔ دنیا کے دو پیشواؤں کے فرزندوں میں سے ایک آخری زمان کی آئندہ۔ اور دوسرا۔ حتیٰ کہ اُن کا بڑا۔ جس کا نام پشن ہے اور اس نئے بادشاہ کا نام ”راہتا“ ہے وہ حق بادشاہ ہوگا وہ رام کا خلیفہ ہوگا حکومت کرے گا اور بہت سے معجزے کا مالک ہوگا۔

ہندوؤں کی کتاب ”باسک“ میں درج ہے کہ :-

دنیا کا دور آخری زمانہ میں ایک ایسے عادل بادشاہ پر تمام ہو جائے گا جو فرشتوں پر یوں اور آدمیوں کا پیشوا ہوگا اور سچ تو یہ ہے کہ حق اس کے ساتھ ہو گا اور جو زمینوں پہاڑوں اور دریاؤں میں مخفی ہوگا سب اس کے ہاتھ لگ جائے گا اور جو کچھ زمین و آسمان میں ہوگا وہ اس کی خبر دے گا اور دنیا میں اس سے بڑا

کوئی شخص نہ ہوگا۔

توریت اور اس کے مصلحتات

مزامیر داؤد نامی کتاب کے مزامور نمبر ۷۳ میں آیا ہے کہ :
کیونکہ شریعہ لوگ نابود ہو جائیں گے اور خدا پر توکل رکھنے والے
زمین کے وارث ہوں گے تھوڑی ہی مدت کے بعد کوئی شریعہ نہ ہوگا تم اس جگہ
کے بارے میں غور کرو گے اور اس کے مکان میں تامل وہ وہاں نہیں ہوگا۔ اس
کے دور میں فقط حلیم (صالح) لوگ زمین کے وارث ہوں گے۔

اسی مزامور نمبر ۷۳ کے جملہ نمبر ۲۲ میں آیا ہے :-

کیونکہ خداوند عالم کے متبرک لوگ زمین کے وارث ہوں گے لیکن
اس کے ملعون لوگ نابود ہو جائیں گے جملہ نمبر ۲۹ میں آیا ہے :-

کہ صدیق حضرات زمین کے وارث ہو کر ہمیشہ کیلئے اس میں
سکونت کریں گے ”حبیبوق نبی“ نامی کتاب فصل نمبر ۲ میں آیا ہے :-

اور اگر وہ تاخیر کرے تو اس کا انتظار کرو۔ کیونکہ وہ حتماً آئے
گا۔ درنگ نہیں کرے گا۔ بلکہ تمام امتوں کو اپنے ارد گرد اکٹھا کرے گا اور سب
کو اپنے لئے فراہم کرے گا۔

”اشعیاء نبی“ فصل نمبر ۱۱ میں ایک ایسی حدیث میں جو سر تاپا تشبیہ
سے آیا ہے کہ :-

اور یہی کے تنے سے ایک نہال نکال کر۔ اس کی شاخوں میں سے ایک
شاخ بڑھے گی جو ذیلیوں کے لئے عادلانہ حکم اور زمین کے کینوں کے لئے سچ

میں تنبیہ (اور بیداری کا سبب ہوگی) اس کی کمر بند عدالت ہے۔ اور وفا۔ اس کی میان کا نطق ہو گا اور پھر بیا بصری کے چوں کے ساتھ سکونت کرے گا اور ایک چھوٹا سا چہ اُن کا چوپان ہو گا اور میرے تمام مقدس پہاڑوں میں ذرہ برابر ضرر اور فساد نہیں ہو گا کیونکہ وہ زمین خداوند عالم کے علم و دانش سے بالکل اسی طرح لبریز ہو جائے گی جیسے پانی سے سمندر۔

عہد جدید میں ”انجیل اور اس کے مصلحت“

انجیل متی فصل نمبر ۲۴ میں آیا ہے کہ :

جس طرح صلی مشرق سے نکلتی ہے اور مغرب تک ظاہر ہوتی ہے انسان کے فرزند کا آنا بھی ایسے ہی ہو گا۔ انسان کے فرزند کو آسانی بادلوں پر دیکھیں گے کہ قدرت و عظمت و جلال کے ساتھ آ رہا ہے اور اپنے فرشتوں (اپنے پارو مددگاروں) کو بلند آواز (صور) کے ساتھ بھجے گا اور وہ اپنے برگذیدہ لوگوں کو اکٹھا کریں گے۔

”انجیل لوقا“

”انجیل لوقا“ فصل نمبر ۱۲ میں ذکر ہوا ہے کہ اپنی کمر باندھے اور اپنے چراغ کو جلائے رکھو اور تم ایسے لوگوں کی طرح رہو جو اپنے آقا کا انتظار کر رہے ہوں تاکہ جس وقت وہ دروازہ کھٹکھٹائے فوراً اس کے لیے کھول دو۔

چینیوں اور مصریوں کا عقیدہ

کتاب علام الظہور صفحہ ۷۴ پر یہ عبارت نظر آتی ہے :
 ہر دور اور زمانے میں۔ خدا پرستوں کے دلوں میں ایک ایسے عالم گیر
 اور عظیم مصلح کی تمنا مچاتی رہی ہے۔ اور ایسا نہیں ہے کہ یہ آرزو صرف بڑے
 مذاہب کے ماننے والوں جیسے زردشتی، یہودی، عیسائی اور مسلمانوں میں ہی پائی
 جاتی ہو بلکہ اس کے آثار چینیوں کی پرانی کتابوں، ہندوؤں کے عقائد
 اور اسکندریسیویا کے باشندوں یہاں تک پرانے مصریوں اور
 میکسیکیوں وغیرہ میں بھی پائے جاتے ہیں۔

(جب مولا آئیں گے، انقلابِ مہدی)



علامات ظہور امام مہدی علیہ السلام کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ حتمیہ

۲۔ غیر حتمیہ یا شرطیہ

حتمیہ علامات

وہ علامات جو حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور پر نور سے پہلے ہر حال میں ظاہر ہوں گی اور ان میں کسی قسم کی تبدیلی کا شائبہ نہ ہوگا حتمیہ علامات کہلاتی ہیں۔

غیر حتمیہ یا شرطیہ علامات

یہ وہ علامات ہیں جو خداوند قدوس کے بندوں کے اعمال سے متعلق ہوں گی اگر خدا تعالیٰ چاہے گا تو یہ علامات ظاہر ہوں گی ورنہ عابد اور صالح لوگوں کی توبہ و استغفار سے ٹال دی جائیں گی۔

ظہور امام کے زمانے کے قریب کی علامات

رسول پاکؐ کا خطبہ برائے آخری زمانہ

جامع بن عبد اللہ انصاری نے روایت کی ہے کہ میں نے حج کیا۔ جناب رسول پاکؐ کے ساتھ۔ حجۃ الوداع میں۔ پس جب پیغمبر ﷺ اعمال حج سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا۔ یا ایہا الناس۔ آج یقیناً میں کعبہ کو الوداع کہہ رہا ہوں۔ اس کے بعد کعبہ کے در کو حلقہ کیا۔ اور با آواز بلند لوگوں کو پکارا اتمام اہل مسجد جمع ہو گئے اور بازار والے بھی آگئے اس وقت آپؐ نے فرمایا۔ کہ سنو! جو

میں بتانا چاہتا ہوں۔ جو میرے بعد ہو گا۔ تم میں سے جو حاضر ہیں وہ غائبین تک اسے پہنچادیں پھر رسول اللہؐ نے گریہ فرمانا شروع کیا۔ اور آپؐ کو گریہ کرتے ہوئے دیکھ کر سارے حاضرین بھی رونے لگے جب رسول اللہؐ کا گریہ بند ہوا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ خدا تم پر رحم کرے۔ یہ جان رکھو کہ تم آج کے دن سے ایک سو چالیس سال تک اس پے کی مانند ہو جس میں کاٹھانہ ہو پھر اس کے بعد دو سو سال تک ایسا زمانہ ہو گا جس میں پتہ نہیں ہے یہاں تک کہ اس زمانے میں سلطان جامہ خلیل سرمایہ دار، دنیا پرست عالم، جھوٹے فقیر، فاسق و فاجر بوڑھے، بے حیا لڑکے اور احمق عورتوں کے علاوہ لوگ نظر نہیں آئیں گے پھر رسول اللہؐ نے گریہ فرمایا۔ جناب سلمان فارسی اٹھے اور انھوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ یہ بتائیے کہ ایسا کب ہو گا۔

ارشاد فرمایا :- اے سلمان!۔ یہ اُس وقت ہو گا جب تمہارے علماء کم ہو جائیں گے اور تمہارے قاریان قرآن ختم ہو جائیں گے اور تم زکوٰۃ کی ادائیگی قطع کر دو گے اور اپنے اعمال بد کو ظاہر کرو گے جب تمہاری آوازیں تمہاری مسجدوں میں بند ہوں گی اور جب تم دنیا کو اپنے سر پر اٹھاؤ گے اور علم کو زیر قدم رکھو گے۔ جھوٹ تمہاری گفتگو ہو گا۔ غیبت تمہاری نقل محفل ہو گی اور حرام مال غنیمت ہو گا۔ اور جب تمہارا بزرگ تمہارے چھوٹوں پر شفقت نہیں کرے گا اور تمہارے چھوٹے تمہارے بزرگوں کا احترام نہیں کریں گے اس وقت تم پر اللہ کی لعنت نازل ہو گی اور تمہاری امت تمہارے درمیان قرار دے گا اور دین تمہاری زبانوں پر فقط ایک لفظ بن کر رہ جائے گا تو تم میں جب یہ خصلتیں پیدا ہو جائیں تو سرخ آندھی مسخ یا آسمان سے سنگ باری کی توقع

رکھو۔ اور میرے اس کلام کی تصدیق کتاب خدا میں موجود ہے۔

ترجمہ :- اے رسول کہہ دو کہ وہی اس بات پر قادر ہے کہ تم پر عذاب تمہارے سر کے اوپر سے نازل کرے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے اٹھا دے یا ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے مقابل کر دے اور تم سے بعض کو بعض کی جنگ کا مزہ اچکھا دے۔ دیکھو ہم کس طرح آیات کو بدل بدل کر بیان کرتے ہیں تا کہ یہ لوگ سمجھ سکیں۔

(سورۃ انعام آیت ۶۵)

اُس وقت صحابہ کا ایک گروہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا یا رسول اللہ بتائیے کہ ایسا کب ہو گا آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ جب نمازوں میں تاخیر کی جائے اور شہوت رانی عام ہو جائے اور قہوہ کی مختلف اقسام پی جانے لگیں اور باپ اور ماں کو لوگ گالیاں دینے لگیں۔ یہاں تک کہ حرام کو مالِ غنیمت اور زکوٰۃ دینے کو جرمانہ سمجھنے لگیں مرد اپنی بیوی کی اطاعت کرنے لگے اور اپنے ہمسائے پر ظلم کر پے اور قطع رحم کرنے لگے اور یوزروں کی شفقت اور رحم ختم ہو جائے اور چھوٹوں کی حیاء کم ہو جائے اور لوگ عمارتوں کو مضبوط بنانے لگیں۔ اور اپنے خادموں اور لونڈیوں پر ظلم کرنے لگیں اور ہو او ہوس کی بنیاد پر گو اہی دیں اور ظلم سے حکومت کریں اور مرد اپنے باپ کو گالی دینے لگے انسان اپنے بھائی سے حسد کرنے لگے۔ حصہ دار خیانت سے معاملہ کرنے لگے۔ وقاکم ہو جائے اور زنا عام ہو جائے۔ اور مرد عورتوں کے کپڑوں سے اپنے آپ کو آراستہ کرے اور عورتوں سے حیاء کا پردہ اٹھ جائے۔ اور تکبر دلوں میں اس طرح داخل ہو جائے جس طرح زہر جسموں میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور عمل نیک کم ہو جائیں اور جرائم بے انتہا عام ہو جائیں اور فرائض الہی حقیر ہو جائیں اور سرمایہ دار مال کی بنا پر اپنی تعریف کی خواہش کریں اور لوگ موسیقی اور

گانے پر مال صرف کریں۔ اور دنیا داری میں سرگرم ہو کر آخرت کو بھول جائیں اور تقویٰ کم ہو جائے اور طمع بڑھ جائے اور انتشار و غارت گری بڑھ جائے اور ان کی مسجدیں اذان سے بے آباد ہوں اور ان کے دل ایمان سے خالی ہوں اس لئے کہ وہ قرآن کا استخفاف (توہین) کریں اور صاحب ایمان کو ان سے مہر قسم کی ذلت و خواری کا سامنا کرنا پڑے تو اس وقت دیکھو گے کہ ان کے چہرے آدمیوں کے چہرے ہیں اور ان کے دل شیطانوں کے دل ہیں اور ان کی گفتگو شہد سے شیریں ہے اور ان کے دل حذظل سے زیادہ کڑوے ہیں تو وہ بھڑیئے ہیں جو انسانی لباس میں ہیں ایسے زمانے میں کوئی دن ایسا نہ ہو گا جب خدا ان سے یہ نہ کہے گا کہ کیا تم میری رحمت سے مغرور ہو گئے ہو؟ تمہاری جراتیں بڑھ گئی ہیں (کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ ہم نے تمہیں عبث خلق کیا ہے اور تمہاری بازگشت ہماری طرف نہیں ہو گی)۔

(سورۃ مومنون آیت ۱۱۷)

میں اپنی عزت و جلال کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر مجھے خلوص سے عبادت کرنے والوں کی پرواہ نہ ہوتی تو میں گناہگار کو ایک چشم زدن کی بھی مہلت نہ دیتا اور اگر ہند گان متقین کے تقویٰ کی پرواہ نہ ہوتی تو میں آسمان سے ایک قطرہ بھی نہ برساتا اور زمین پر ایک سبز پتہ بھی نہ اگاتا تعجب ہے ان لوگوں سے جن کے خدا ان کے اموال ہیں جن کی تمنائیں طویل ہیں اور عمریں کوتاہ۔ اس کے باوجود وہ جو ار رحمت میں آنا چاہتے ہیں حالانکہ وہ عمل کے بغیر نہیں پہنچ سکتے اور عمل عقل کے بغیر کامل نہیں ہوتا۔

(حارر الانوار جلد ۵۲، صفحہ ۲۶۳)

حضرت امیر المومنینؑ کا خطبہ برائے آخری زمانہ

نزال ابن سبرہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے ہمارے سامنے خطبہ دیا پہلے خداوند عالم کی حمد ثناء کی اس کے بعد تین مرتبہ فرمایا کہ جو کچھ مجھ سے پوچھنا چاہو قبل اس کے کہ تم مجھے گم کر دو۔ یہ سن کر صحابہ بن صوحان اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے۔ یا امیر المومنینؑ۔ دجال کا خروج کب ہوگا۔ فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اللہ نے تمہاری بات سن لی اور اسے تمہارا مقصود بھی معلوم ہے خدا کی قسم اس مسئلے میں مسؤل (جس سے سوال کیا گیا ہے) مسائل سے عالم تر نہیں ہے لیکن اس کے خروج کی کچھ علامتیں ہیں جو لفظ بالفظ متواتر پوری ہوتی رہیں گی اگر تم چاہو تو علامتوں سے تمہیں آگاہ کر سکتا ہوں صحابہ نے عرض کی۔ یا امیر المومنینؑ۔ ارشاد فرمائیے۔ فرمایا۔ جو کہہ رہا ہوں اسے یاد رکھنا اس کی علامات یہ ہیں کہ جب لوگ نماز کو مار ڈالیں۔ اور امانت کو ضائع کرنے لگیں اور سود کھانے لگیں اور رشوت لینے لگیں اور مستحکم عمارتیں تعمیر کرنے لگیں۔ اور دین کو دنیا کے بدلے فروخت کر دیں۔ اور ستم (اس سے مراد ایسے غیر ذمہ دار اور بے پرواہ اشخاص ہیں جنہیں اپنے فرائض منصبی سے کوئی دلچسپی نہ ہو) کو عامل سمجھا جانے لگے اور ظلم و ستم باعث فخر ہو اور جب حکمران جاہل ہوں اور وزراء ظالم ہوں اور عرفا (بعض لوگوں نے عرفا سے مراد عام دانشوروں کا لیا ہے اور بعض نے اس لفظ کو اہل تصوف کے ساتھ مخصوص کیا) خائن ہوں اور قاریان قرآن فاسق ہوں اور جب جھوٹی گواہیاں ظاہر ہو جائیں اور فسق و فجور بہتان تراشی گناہ و سرکشی کا

اعلائیہ رواج ہو جائے اور جب قرآن مزین کئے جائیں اور مسجدوں میں نشانی کی جائے منارے طویل منائے جانے لگیں اور شریر افراد کی تکریم کی جانے لگے اور صف بندیوں کثرت سے ہونے لگیں اور خواہشوں میں اختلاف ہو جائے۔ اور معاہدے ٹوٹ جائیں اور وقت موعود قریب آجائے اور بیبیاں حرص دنیا میں اپنے شوہروں کے ساتھ تجارت میں شریک ہونے لگیں۔ فاسق انسانوں کی آوازیں بلند ہوں اور انہیں سنا جانے لگے اور قوم کا سردار ان کا ذلیل ترین شخص ہو اور فاسق و فاجر شخص کو اس کے شر کے خوف سے پرہیزگار کہنے لگیں اور جھوٹے کی تصدیق کی جانے لگے اور جب خیانت کار امین بن جائے اور گانے والی عورتیں آلات موسیقی ہاتھ میں لے کر گانا گانے لگیں۔ اور جب لوگ اپنے گذشتہ افراد پر لعنت بھیجنے لگیں اور عورتیں زمین پر سوار ہونے لگیں اور جب عورتیں مردوں سے اور مرد عورتوں سے مشابہ ہو جائیں۔ گواہ گواہی طلب کئے بغیر گواہی دینے لگیں۔ اور دوست اپنے دوست کی خاطر خلاف حق گواہی دے اور لوگ علم دین کو غیر دین کے لئے حاصل کریں۔ اور دنیا کے کام کو آخرت کے کام پر مقدم قرار دیں اور جب لوگ بھید یوں جیسے بھریوں کی کھال پہن لیں اور ان کے دل مردار سے زیادہ مستعفن ہوں گے اور صبر سے زیادہ تلخ ہوں گے جب ایسا زمانہ آجائے تو اس وقت عجلت اور سرعت سے کام لینا اور بہت جلدی کرنا اس زمانے میں سکونت کے لئے بہترین جگہ بیعت المقدس ہوگی انسانوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جب ہر شخص وہاں سکونت کی تمنا کرے گا۔ یہ سن کر اصیغ بن نہاتہ کھڑے ہو گئے اور عرض کی کہ۔ یا امیر المؤمنین۔ دجال کون ہے۔ فرمایا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ دجال صائد بن صید ہے وہ

شقی ہے جو اس کی تصدیق کرے۔ اور وہ سعید ہے جو اس کی تکذیب کرے۔ وہ اصفہان نامی اک شہر ہے اور یہودیہ نامی ایک گاؤں سے خروج کرے گا اس کی داہنی آنکھ میں کوئی چیز ہوگی جو جیسے ہوئے خون کی طرح ہوگی اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان تحریر ہوگا کہ کافر ہے۔ اور ہر پڑھا لکھا اور جاہل اس کو پڑھ سکے گا اور سمندروں کو پار کرے گا اور سورج اس کے ساتھ چلے گا اور اس کے سامنے دھوئیں کا پہاڑ ہوگا اور اس کے پیچھے ایک سفید پہاڑ ہوگا جسے لوگ غذا سمجھیں گے اور وہ شدید قحط کے زمانے میں خروج کرے گا اور ایک سفید گدھے پر سوار ہوگا اس کے گدھے کا ایک قدم ایک میل ہوگا زمین اس کے قدموں کے نیچے سمٹی جائے گی وہ جس پانی کے قریب سے گزرے گا وہ قیامت تک کے لئے خشک ہو جائے گا۔ وہ بلند آواز سے خطاب کرے گا جسے مشرق و مغرب تک جن وانس اور شیطان سنیں گے اور وہ کہے گا کہ اے میرے دوستو! آدمیرے پیچھے۔ میں ہی وہ ہوں جس نے خلق کیا۔ اور توازن و اعتدال عطا اور رزق مقرر کیا۔ اور پھر ہدایت کی۔ پس میں تمہارا خدائے بزرگ و برتر ہوں۔

وہ دشمن خدا جھوٹا ہوگا اور یک چشم ہوگا۔ کھانا کھائے گا اور بازاروں میں راستہ چلے گا جب کہ تمہارا ب نہ یک چشم ہے اور نہ کھانا کھاتا نہ بازاروں میں راستہ چلتا ہے۔ نہ فنا پذیر ہے اس زمانے میں دجال کے اکثر پیروکار۔ زنا زادے۔ اور سبز ریشمی لباس والے لوگ ہوں گے خدائے عزوجل۔ شام کی ایک پہاڑی پر جس کا نام عقبی ایتن ہوگا۔ دجال کو قتل کرے گا یہ قتل اللہ جمعہ کے دن تین ساعت بعد اس شخص کے ہاتھوں کروایگا جس کے پیچھے عیسیٰ ابن

مریم نماز پڑھیں گے۔

آگاہ ہو جاؤ۔ کہ اس کے بعد بہت بڑا حادثہ رونما ہو گا۔ ہم نے پوچھا کہ۔ یا امیر المؤمنین۔ وہ حادثہ کیا ہے؟ فرمایا صفا کی طرف سے دابۃ الارض کا خروج ہے اس کے ساتھ سلمان کی انگوٹھی۔ موسیٰ کا عصا ہو گا وہ اس انگوٹھی کو جس مومن کے چہرے پر رکھے گا تو اس پر نقش ہو جائے گا کہ یہ مومن حقیقی ہے۔ اور جس کافر کے چہرے پر رکھے گا تو اس پر تحریر ہو جائے گا کہ یہ حقیقی کافر ہے۔ یہاں تک کہ مومن آواز دے گا کہ اے کافر تجھ پر وائے ہو۔ اور کافر کہے گا۔ اے مومن تیرا حال کتنا اچھا ہے مجھے یہ بہت پسند ہے کہ کاش میں بھی تیری طرح کامیاب و کامران ہوتا پھر وہ دابۃ اپنے سر کو بلند کرے گا اور مشرق و مغرب کے لوگ خدا کے اذن سے اسے اس وقت دیکھیں گے جب سورج اپنے مغرب سے طلوع کرے گا اس وقت درتوبہ بند ہو جائے گا اور نہ توبہ قبول ہوگی اور نہ کوئی عمل صالح آسمان کی طرف جائے گا اور نہ کسی کا ایمان اسے فائدہ پہنچائے گا اگر اس نے پہلے سے ایمان قبول نہ کیا ہو۔ یا ایمان کی حالت میں خیر نہ کیا ہو۔ پھر فرمایا۔ اس کے بعد اس کے واقعات مجھ سے نہ پوچھو اس لئے کہ میں نے اپنے حبیب رسول اللہ سے یہ عہد کیا تھا کہ اپنی عترت کے علاوہ کسی اور کو اس کی اطلاع نہ دوں گا نزال ابن سبرہ نے صحہ سے پوچھا کہ اس بات سے امیر المؤمنین کی کیا مراد ہے۔ صحہ نے جواب دیا کہ اے ابن سبرہ۔ وہ شخص جس کے پیچھے عیسیٰ ابن مریم نماز پڑھیں گے وہ عترت رسول کا بارہواں اور اولاد حسین کا نواں امام ہو گا یہ وہی سورج ہے جو اپنے مغرب سے طلوع ہو گا۔ وہ رکن و مقام کے قریب ظاہر ہو گا۔ زمین کو پاک کرے گا اور میزان

عدل کو قائم کریگا۔ پھر اس کے بعد کوئی کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔ اور امیر المومنین نے یہ بھی کہا ہے کہ ان کے حبیب رسول اللہ نے ان سے عہد لیا تھا کہ اس کے بعد جو کچھ ہو گا وہ آئمہ اہل بیت علیہم السلام کے علاوہ کسی اور کو نہ بتائیں۔

(حارر الانوار جلد ۵۲، صفحہ ۱۹۳)

امام باقرؑ کا علامات ظہور مہدیؑ بیان کرنا

غیبت نعمانی میں ابو بصیر نے حضرت امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا۔ کہ جب تم مشرق میں آگ دیکھو جو عظیم ہر اقی سے بہت مشابہ ہو اور وہ تین دن یا سات دن روشن رہے تو اس وقت انشاء اللہ آل محمدؑ کی حکومت کے منتظر رہو یقیناً اللہ عزیز و حکیم ہے۔ پھر فرمایا۔ کہ صدائے آسمان فقط ماہ رمضان یعنی خدا کے مہینے میں ظاہر ہوگی اور وہ لوگوں کیلئے جبرائیلؑ کی صدا ہوگی پھر فرمایا کہ آسمان پر ایک منادی قائم کے نام سے ندا دے گا اور اُسے مشرق و مغرب کے سارے لوگ سن لیں گے ہر سویا ہو ایدار ہو جائیگا۔ کھڑا ہو اٹھ جائیگا اللہ اس پر رحم کرے جو اس صدا سے عبرت حاصل کرے اس لئے کہ پہلی صد جبرائیلؑ امین کی ہوگی۔

آپؑ نے فرمایا کہ خروج قائم علیہ السلام سے قبل یہ دونوں آوازیں حتیٰ ہیں ایک آسمان کی آواز۔ جو جبرائیلؑ کی ہوگی اور دوسری زمین کی آواز ہوگی جو ابلیس لعین کی ہوگی۔ جو فلاں شخص کے نام سے دے گا۔ کہ وہ مظلوم قتل

ہوا ہے اس آواز کے ذریعے فتنہ پھیلانا چاہے گا تو پہلی آواز کی پیروی کرنا اور
خبردار۔ دوسری آواز کے ذریعے فتنہ پھیلایا جائے گا تو پہلی آواز کی پیروی کرنا
اور خبردار۔ دوسری آواز کے فتنے میں نہ پھنسنا۔

آپؐ نے فرمایا۔ کہ قائم علیہ السلام کا خروج اس وقت ہو گا جب لوگوں
پر شدید خوف طاری ہو گا زلزلے آئیں گے لوگ فتنہ اور بلا میں گھرے ہوں
گے اور اس سے قبل طاعون ہو گا اور عرب کے درمیان تلوار چل رہی ہو گی
لوگوں میں شدید اختلاف ہو گا امور دین میں مختلف الرائے ہوں گے اور ان کی
حالت متغیر ہو گی یہاں تک کہ لوگوں کی اذیت رسانی اور ایک دوسرے کے
ساتھ درندگی کو دیکھ کر تمنا کرنے والے موت یا ظہور مہدیؑ کی تمنا صبح و شام
کریں گے

اور آپؐ نے فرمایا :- کہ قائمؑ امر جدید، کتاب جدید اور سنت جدید
کے ساتھ قیام کرے گا اور اس کا فیصلہ عربوں پر سخت گراں ہو گا اور اس کا کام
دشمنوں کا قتل ہے وہ ایک دشمن خدا کو بھی زمین پر باقی نہ چھوڑے گا۔ ملاقات
کرنے والوں کی ملامت اسے باز نہ رکھے گی۔ پھر فرمایا۔ کہ جب فلاں آپس میں
مخالف ہو جائیں تو اس وقت فرج ہے۔ آسانی اور سہولت کا وقت بنی فلاں
کے اختلاف میں ہے تو جب ان میں اختلاف ہو جائے تو ماہ رمضان میں حج کی
توقع رکھو جو خروج قائم علیہ السلام کی بشارت ہو گی۔ اس لئے کہ اللہ جو چاہتا ہے
وہ کرتا ہے۔ اور ہرگز قائم کا خروج نہیں ہو گا اور جو چاہتے ہو نہ دیکھ سکو گے
جب تک بنی فلاں کا آپس میں اختلاف نہ ہو جائے۔ جب ایسا ہو جائے تو لوگ
ان کی حکومت کی طبع کریں گے اور باتوں میں اختلاف ہو گا اور سفیانی کا خروج

ہو گا اور پھر فرمایا۔ کہ بنی فلاں کی حکومت حتیٰ ہے توجب حکومت کے بعد ان میں اختلاف ہو جائے تو ان کی سلطنت پر اگندہ ہو جائے گی اور وہ مٹ جائیں گے۔ یہاں تک کہ خراسانی و سفیانی ایک مشرق سے ایک مغرب سے ان پر خروج کریں گے اور یہ دونوں دوڑ کے گھوڑوں کی طرح ایک ادھر سے ایک ادھر سے تیزی سے کوفہ کی طرف چلیں گے یہاں تک کہ بنی فلاں کی ہلاکت ان دونوں کے ہاتھوں میں ہوگی اور یہ ان میں سے ایک کو بھی باقی نہ چھوڑیں گے۔

پھر فرمایا۔ سفیانی و یمانی اور خراسانی کا خروج ایک ہی سال، ایک ہی مہینہ اور ایک ہی دن میں ہو گا اس ہار کی طرح جس کے دانے منظم اور ایک دوسرے کے بعد ہوں۔ اس وقت ہر طرف مایوسی ہوگی۔ وائے اُس پر جو ان کی مخالفت کرے۔ ان پر چوں میں یمانی کے علاوہ کوئی پر ہم ہدایت نہیں ہے اس لئے کہ وہ لوگوں کو تمہارے امام (علیہ السلام) کی طرف دعوت دے گا۔ تو یمانی خروج کرے تو اُس کی طرف جاؤ۔ اس لئے کہ اس کا پرچم۔ پر ہم ہدایت ہے اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ اُس سے کبھی اختیار کرے اور اگر کسی نے ایسا کیا تو وہ جہنمی ہے اس لئے کہ یمانی لوگوں کو حق اور صراطِ مستقیم کی دعوت دے گا۔

(غیبت تہماتی صفحہ ۱۳۵، حارالانوار جلد ۵۲، صفحہ ۲۳۰)

ظہور کے وقت کا تعین کرنا (مسئلہ توقیت)
توقیت کے معنی وقت معین کرنے کے ہیں۔ مشیت الہی یہ ہے کہ

ظہور مہدی کے وقت کو پوشیدہ رکھا جائے۔ بالکل اسی طرح جیسے انسان کو اپنی موت کا وقت معلوم نہیں اور اسی طرح وقت قیامت بھی پوشیدہ ہے یہی سبب ہے کہ آل محمد علیہم السلام نے خود ظہور امام مہدی علیہ السلام کا وقت مقرر کیا اور نہ ہی دوسروں کے اس قسم کے عمل کو پسند فرمایا بلکہ اُن لوگوں کی مذمت فرمائی جو ظہور امام مہدی علیہ السلام کے وقت کا تعین کرتے ہیں۔
روایت ملاحظہ ہو:-

ابو بصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ میں آپ پر فدا ہو جاؤں قائم کا خروج کب ہو گا۔ فرمایا۔ اے ابو محمد۔ ہم وہ خاندان ہیں کہ وقت معین نہیں کرتے۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ وقت معین کرنے والے جھوٹے ہیں۔ اے ابو محمد۔ اس امر سے پہلے پانچ نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ ماہ رمضان کی ندا۔ خروج سفیانی خروج خراسانی، قتل نفس ذکیہ اور زمین ہداء کا خسرت۔ پھر فرمایا۔ اے ابو محمد۔ اس سے قبل دو طاعون ہوں گے۔ طاعون سفید اور طاعون سرخ۔

ابو بصیر نے پوچھا کہ آپ پر فدا ہو جاؤں یہ دو طاعون کیا ہیں فرمایا۔ طاعون سفید عام موت ہے اور طاعون سرخ (قتل) شمشیر ہے۔ قائم کا خروج نہیں کرے گا جب تک چھ مہینوں رمضان کی شب جو جمعہ کی شب ہوگی فضاؤں میں اُس کے نام کا اعلان نہ ہو جائے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے محمد بن مسلم سے فرمایا کہ اے محمد! جو شخص بھی ہماری طرف سے تعین وقت کی اطلاع دے اُس کی تکذیب کرنا اس لئے کہ ہم کسی شخص کے لئے بھی وقت کا تعین نہیں کرتے۔

مہزم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آپ پر فدا ہو جاؤں ہم جس امر کے انتظار میں ہیں اس کے بارے میں بتلائیے کہ کب ہوگا؟ فرمایا۔ اے مہزم وقت معین کرنے والے جھوٹ بولیں گے اور اس امر میں غلط کرنے والے ہلاک ہوں گے اور سر تسلیم خم کرنے والے فلاح پائیں گے۔

ظہور اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہوگا

کلینیؒ نے اسلختی بن یعقوب سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ محمد بن عثمان کے ہاتھوں ان کے پاس ایک توقع برآمد ہوئی جس میں یہ تحریر تھا کہ :-

ترجمہ :- یہ سوال کہ ظہور کب ہوگا؟ تو یہ اللہ کی مرضی پر منحصر ہے اس کے وقت کا تعین کرنے والے جھوٹے ہیں۔

(احتجاج، حار آلانوار)

ظہور کا وقت بتانے والے کاذب ہیں

فضیل سے روایت ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ فرزند رسولؐ کیا ظہور صاحب الامر علیہ السلام کے لئے کوئی وقت مقرر ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا :-

کروں گا اور اپنے احکام کے نفاذ میں اپنے ملائکہ سے اس کی مدد کروں گا۔ وہی میرا واقعی ولی اور میرے بندوں کے لیے سچا ہادی ہو گا۔
(امالیٰ شیخ صدوق، حار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۱۲۹-۱۳۰)

امام قائم کو حجت آل محمد کے لقب سے یاد کرو

ابو ہاشم جعفری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو الحسن امام علی المسقی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔

ترجمہ: میرے بعد میرا جانشین میرا فرزند حسن ہو گا اس کے بعد اس کے جانشین کا دور آئے گا تو اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا؟
میں نے عرض کیا: آپ پر قربان یہ کیوں؟
آپ نے ارشاد فرمایا:

اس لیے کہ تم لوگ اس کو جسمانی طور پر نہ دیکھ سکو گے اور نہ اس کا نام لینا تمہارے لیے جائز ہو گا۔

میں نے عرض کیا کہ پھر ہم لوگ انہیں کیا کہہ کر یاد کریں گے؟
آپ نے ارشاد فرمایا: اس کو حجت آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ کر یاد کرنا۔

علی بن محمد بن سندی نے محمد بن الحسن سے اور انہوں نے سعد سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

(حار الانوار، کنایہ)

یورپ تباہ ہو جائے گا

فاضل معاصر سید امیر ایہم موسوی زنجانی نے اثبات الحجۃ کے صفحہ نمبر (۲۸۰) پر اندلس کی دوبارہ تباہی کو بھی علامہ میں شمار کیا ہے علامہ ظہور میں عماد زادہ اصفہانی نے رسول اکرمؐ سے نقل کیا کہ میرے بعد جزیرہ اندلس فتح کیا جائیگا اُن پر اہل فکر غالب آجائیں گے اور وہ اہل اندلس کے مال و دولت اور اکثر علاقوں کو چھین لیں گے۔ اُن کی عورتوں اور بچوں کو اسیر کریں گے پر دے چاک کر دیں گے اور شہروں کو تباہ کر دیں گے اکثر بستیاں ویرانوں اور صحراؤں میں تبدیل ہو جائیں گی اکثر لوگوں کو ان کی زمینوں اور دولت سے بے دخل کر دیں گے تو وہ جزیرہ کے بیشتر حصہ کو لے لیں گے اور کم تر باقی رہ جائے گا اور غرب میں شور و شر ہو گا خوف کا عالم ہو گا ان پر بھوک اور مہنگائی مسلط ہو گی اور فتنوں کی کثرت ہو جائے گی اور لوگ ایک دوسرے کو کھانے لگیں گے اس وقت مغرب اقصیٰ سے نسلِ فاطمہ زہراؑ بنت رسول اللہؐ سے ایک شخص خروج کرے گا اور وہی مہدیؑ قائم ہو گا یہ آخری زمانے میں ہو گا اور اسراط ساعت کی حدِ اول ہے۔

(علامہ ظہور زنجانی صفحہ ۳۸۰)



افریقہ کے بارے میں علامات

العرف الوردی جلد ۲ صفحہ نمبر (۶۸) پر مذکور ہے کہ نعیم ابن حماد نے ابو قبیل سے نقل کیا ہے کہ افریقہ میں ایک شخص بارہ سال تک حکومت کرے گا پھر اس کے بعد فتنہ ہو گا اور ایک سیاہی مائل شخص حکومت لے لے گا اور عدل و داد سے بڑھو گا پھر وہ مہدی کی طرف روانہ ہو گا اور پہنچ کر اطاعت قبول کرے گا اور اس کی طرف سے جنگ کرے گا
(العرف الوردی جلد ۲، صفحہ ۶۸)

قرب ظہور مہدی چین کی حالت

اربعین میر لوجی میں فضل ابن شاذان نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ مشرق بعید کی ایک بسمستی ”شیا“ سے ایک قوم خروج کرے گی اور اہل چین سے اپنے حق کا مطالبہ کرے گی لیکن اُن کا حق نہیں ملے گا وہ لوگ پھر اپنا حق طلب کریں گے انہیں پھر منع کیا جائے گا جب وہ دیکھیں گے تو اپنی گردنوں پر اپنی تلواریں رکھ لیں گے تو اہل چین اُن کا مطالبہ پورا کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے لیکن وہ لوگ اسے قبول نہیں کریں گے اور خلق کثیر کو قتل کر دیں گے پھر وہ ترک اور ہندوستان کے سارے علاقوں پر مسلط ہو جائیں گے اور اس کے بعد خراسان کی طرف متوجہ ہوں گے اور اہل خراسان سے اُن کا علاقہ طلب کریں گے اور نہ دینے پر جبراً قابض ہو جائیں گے اور اُن کا ارادہ یہ ہو گا کہ حکومت کو

صاحب الامر کے ہاتھوں تک پہنچادیں پھر ظہور کے بعد یہ اُن لوگوں سے انتقام لیں گے جنہوں نے انہیں قتل کیا تھا اور مہدی کی حکومت میں دنیا کے ختم ہونے تک زندگی نہر کریں گے۔

(الزام الناصب جلد دوم صفحہ ۱۶۰)

چھین فنا ہو جائے گا

مناقب ابن شہر آشوب میں عالم ظہور کے سلسلہ میں تحریر ہے کہ جب چھین فنا ہو جائے اور مغربی حرکت کرے گا اور عباسی یا عثمانی ستر اختیار کرے گا اور سفیانی کی بیعت کی جائی گی تو اس وقت ولی اللہ (مہدی علیہ السلام) کو اذن خروج دیا جائے گا

(اثبات الحجۃ صفحہ ۳۱۲)

روس کا لشکر سرنگوں ہوگا

رسالہ الرزیہ تالیف محی الدین عربی ۱۳۳۱ ہجری میں مہارو علی الملکوک (جو بادشاہوں پر گزرنے والی ہے) کے ذیل میں تحریر ہے :-
روس کا طالع منحوس ہے اس کا لشکر سرنگوں ہوگا اس کا بادشاہ مایوس ہوگا وہ عجم پر غلبہ پانے کے بعد ندامت کا شکار ہوگا اور اس کے دو عظیم واقع ہوں گے۔

۱۔ ملک کے مختلف علاقوں میں اختلاف ہوگا یہاں تک کہ حکمران

انہیں ختم کرنے سے عاجز آجائے گا۔

۲۔ پے در پے مختلف امراض پھیل جائیں گے اور جان و مال کا خسارہ ہو گا اور اس کا اقتدار حاصل کرنے کی تمنا جرمن، ہمسار، بصرہ، ترکیہ اور قفقاز کے لوگ کریں گے ہر پرندہ نیچے اور بلندی کے لئے پستی ہے پھر فرمایا کہ ظلم کا گھر خراب ہو گا اگرچہ تاخیر ہی کیوں نہ ہو اگر یزاس سے نجات پالے گا بلغار یہ کی طرف پینچے گا اور اہل بلغار یہ کو وطن سے دوری اختیار کرنا پڑے گی۔ ایران میں متواتر دو سال تک اختلافات رہیں گے جو ساقط ہو ا ہے۔ وہ واپس ہو گا اور بیٹھنے میں جلدی نہیں کرے گا ایران کے ارکان متحد ہو جائیں گے اور انشاء اللہ وہ استقلال حاصل کرے گا۔ پھر کہا کہ اے سین قیام کر۔ اے لام خطاب کر۔ اے میم حکم کر اور مسلمانوں کو مجتمع کر۔ جاہل بادشاہ گذر گئے۔ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا جیسا کہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ہر شخص کی ایک حکومت ہے جس کا وہ انتظار کرتا ہے ہماری حکومت آخری زمانے میں ظاہر ہوگی۔

(علامات ظہور مہدی صفحہ ۲۶۰ ۲۶۲ تا ۲۶۳)

آذربائیجان سے مدد آئے گی

غیبت نعمانی میں حضرت امام محمد علیہ السلام نے روایت ہے کہ فرمایا کہ ہمارے لئے آذربائیجان سے ایک مدد آئے گی جس کا مقابلہ کوئی شے نہیں کر سکے گی جب وہ وقت آجائے تو گھر میں جم کر بیٹھ جاؤ پھر صحرا سے ندا ہوگی تو حرکت کرنے والا حرکت کریگا تو اس کی طرف جاؤ اگرچہ گھسٹ کر جانا ہو۔ میں

دیکھ رہا ہوں کہ رکن اور مقام کے درمیان وہ نئی ترتیب کے ساتھ کتاب پر بیعت لے رہا ہے جو عرب کے لئے ہے۔

(غیبت نعمانی)

مشرق سے ایک شخص کا خروج

جلال الدین سیوطی نے العرف الوردی صفحہ ۷۰ جلد دوم میں اپنے سلسلہ سند سے علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ مدینے سے قبل اہل بیت سے ایک شخص خروج کرے گا وہ آٹھ مہینے تک اپنی تلوار اپنے کندھے پر رکھے گا اور قتل و غارت کرے گا پھر وہ بیت المقدس کا رخ کرے گا لیکن پہنچنے سے پہلے مر جائے گا۔

(العرف الوردی صفحہ ۷۰ جلد دوم)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ گویا کہ میں ایک قوم کو دیکھ رہا ہوں جو مشرق سے خروج کرے گی اور اپنے حق کا مطالبہ کرے گی لیکن اسے حق نہیں ملے گا وہ لوگ پھر اپنا حق طلب کریں گے پھر انکار ہو گا تو جب وہ یہ دیکھیں گے تو اپنی تلواروں کو اپنے کندھوں پر رکھ لیں گے پھر ان کا مطالبہ مان لیا جائے گا لیکن وہ قبول نہیں کریں گے اور قیام کر کے حق لے لیں گے اور وہ حق صاحب الامر تک پہنچائیں گے ان کے مقتول شہید ہوں گے۔

مشرق کی آگ کے وقت خروج یقینی ہے

حضرت امام حسین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جب مشرق میں آگ دیکھو جو تین دن یا سات دن (راوی نے اختلاف کیا ہے) باقی رہے تو اس وقت انشاء اللہ آل محمد علیہ السلام کے خروج کی توقع رکھو مزید فرمایا کہ آسمان سے ایک منادی مہدی کے نام کی ندا دے گا جسے مشرق و مغرب کا ہر انسان سنے گا یہاں تک کہ سویا ہوا جاگ اٹھے گا لیٹا ہوا بیٹھ جائے گا اور بیٹھا ہوا خوف سے کھڑا ہو جائے گا خدا اس پر رحم کرے گا جو اس آواز کو سن کر لبیک کہے گا اس لئے کہ یہ آواز جبرائیل امین کی ہوگی۔

مشرق کی نشانی دنیا کے سب لوگ دیکھیں گے

خالد ابن سعد نے کہا کہ عمود کی صورت میں مشرق سے ایک نشانی ظاہر ہوگی جسے دنیا کے سارے لوگ دیکھیں گے جو اس کیفیت کو دیکھے وہ اپنے لئے ایک سال کا غلہ ذخیرہ کر لے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جب تم آسمان میں ایک علامت دیکھو جو کہ عظیم آگ ہے جو مشرق سے ظاہر ہوگی اور کئی راتوں تک رہے گی اس وقت لوگوں کی پریشانی دور ہونے کا وقت ہے اور یہ ظہور قائم علیہ السلام سے کچھ قبل ہوگا۔

اہل عراق پر آرام مفقود ہو جائیگا

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قیام قائم علیہ السلام سے قبل لوگوں کے گناہوں کی زبرد توجیح کی جائے گی

☆ ۱۔ آگ کے ذریعے جو آسمان میں ظاہر ہوگی۔

☆ ۲۔ سرخی کے ذریعے جو آسمان میں پھیل جائے گی۔

☆ ۳۔ بغداد میں زمین دھنسنے کے ذریعے۔

☆ ۴۔ بصرہ میں زمین دھنسنے کے ذریعے اور

☆ ۵۔ وہاں ہونے والی خون ریزی کے ذریعے۔

☆ ۶۔ گھروں کی تباہی کے ذریعے۔

☆ ۷۔ وہاں کے باشندوں کی ہلاکت کے ذریعے۔

☆ ۸۔ اہل عراق پر ایسے خوف کے ذریعے کہ ان کے لئے آرام

و قرار مفقود ہو جائے گا۔

جب شیب ان صالح کی بیعت کی جائے

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اے جاہد جب ناقوس چیخنے لگے جب کابوس عارض ہو جائے اور جب کھینس بولنے لگیں تو اس وقت عجائب ظاہر ہوں گے اور کیسے عجائب؟ جب نصیبین میں آگ روشن ہو جائے اور سیاہ وادی میں عثمانی پرچم ظاہر ہو جائیں اور شہر بصرہ مضطرب ہو جائے اور ان میں سے بعض لوگ بعض پر غالب آجائیں اور ہر قوم دوسری قوم کی

طرف جست کرے اور خراسان کی فوجیں حرکت میں آجائیں اور بیعت یا پیروی کی جائے ارض طالقان سے شعیب ابن صالح تمیمی کی اور سعید کی بیعت خوزستان میں کی جائے اور مروان کرد پر چم نصب ہو جائیں اور عرب ارضین و سقلاب کے علاقوں پر غالب اور ہر قتل رومی قسطنطنیہ میں سفیانی کے سرداروں کی اطاعت کرے تو اس وقت توقع رکھو کہ وہ ظاہر ہو جس نے موسیٰ علیہ السلام سے بذریعہ درخت کوہ طور پر بات کی تھی تو وہ علانیہ ظاہر ہو جائے گا آگاہ رہو کہ میں نے بہت سے عجائب چھوڑ دیئے اور بہت سی باتیں ترک کر دیں اس لئے کہ ان کا بروا اشت کرنے والا نہیں پاتا۔

(علامات ظہور مہدی صفحہ ۲۶۹ تا ۲۷۱)

تہران، بغداد و دہنسن جائے گا

غیبت نعمانی میں ہے قائم غیبت کے بعد اس وقت ظاہر ہو گا جب ایک دوسرا ستارہ طلوع کرے گا اور اس پر سیاہ جھنڈے لہراتے ہوں گے اور تہران تباہ ہو گا بغداد زمین میں دہنسن جاڑگا سفیانی کا خروج ہو گا اور آرمینیہ اور آذربائیجان کے جوانوں سے بنسی عباس کی جنگ ہو گی جس میں ہزاروں قتل ہوں گے ہر شخص کے ہاتھ میں مہرین تلوار ہو گی یہ ایسی جنگ ہو گی جس میں ہر طرف موت کی پکار ہو گی سرخ موت اور عظیم طاعون۔

(غیبت نعمانی)

عجم کے گروہوں میں اختلاف

مجمع النورین میں غیبت ابن عقدہ سے نقل آیا ہے کہ حضرت امام

جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ عجم کے دو گروہوں میں کلمہ عدل کے لفظ پر اختلاف ہوگا جس میں ہزاروں اور ہزاروں افراد قتل ہوں گے ایک شخص طبرسی ان کی مخالفت کرے گا تو اسے سولی دے کر قتل کر دیا جائے گا۔

(مجمع النورین)

آئمہ کی قبروں کو خراب کریں گے

حضرت رسول مقبولؐ نے ارشاد فرمایا: کہ

لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے جب وہ آئمہ کی قبروں کو بندو قوتوں سے

خراب کریں گے۔

(علامات ظہور مہدی صفحہ ۲۷۵)

خراسان سے پریشانی دور ہونے کی امید

معروف ابن خربوذیان کرتے ہیں کہ ہم جب بھی حضرت امام محمد باقر

علیہ السلام کی خدمت حاضر ہوئے آپؑ نے ارشاد فرمایا کہ خراسان۔ خراسان

سیستان۔ سیستان۔ گویا کہ وہ ہمیں بشارت دیتے تھے کہ ان علاقوں سے ہماری

پریشانی دور ہونے کی امید ہے۔

قلم علم و فضل کا معدن ہو گا

حضرت امام صادق علیہ السلام نے کوفہ کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد

ہو گا اور اس کے لئے امن فقط تم اور اہل قم کی طرف سے ہو گا۔ پوچھا گیا کہ اس کے دونوں اطراف کیا ہے؟

فرمایا۔ ایک بغداد دوسرا خراسان ہے اور ان دونوں کی تلواریں رے میں مجتمع ہوں گی تو اللہ اُن پر عذاب میں عجلت کرے گا اور ہلاک کرے گا۔ تو اہل رے تم میں پناہ لیں گے اور اہل قم انہیں پناہ دیں گے پھر اہل رے وہاں سے اردستان کی طرف منتقل ہو جائیں گے۔

قزوین سے خروج

شیخ طوسی نے کتاب غیبت میں رسول اللہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص قزوین سے خروج کرے گا اس کا نام ایک نبی کا نام ہو گا بہت جلد لوگ اس کی اطاعت کر لیں گے وہ مشرک ہوں یا مومن اور وہ شخص پہاڑوں کو خوف و ہراس سے مذکورے گا۔

قزوین سے زندیق کا خروج

محمد ابن بشر روایت کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن حنفیہ سے کہا کہ یہ امر کب وقوع پزیر ہو گا اور کب تک اس کا انتظار ہو گا آپ نے اپنے سر کو جنبش دی اور فرمایا کہ ابھی یہ کیسے وقوع پزیر ہو گا ابھی تو زمانے نے اپنی سختی اور تنگی نہیں دکھائی اور ابھی تو بھائیوں نے ایک دوسرے پر ظلم نہیں توڑے۔ ابھی وہ امر کیسے وقوع پزیر ہو سکتا ہے ابھی اس بادشاہ نے ظلم و ستم بھی نہیں کیا ہے ابھی

یہ امر کیسے واقع ہو سکتا ہے ابھی تو قزوین سے زندیق نے خروج نہیں کیا ہے جو وہاں کے پردے پھاڑ دے گا، ہم شخصیتوں کی تکفیر کرے گا اس کی فیصلوں کو تبدیل کر دے گا اور اس کی خوش حالی کو ختم کر دے گا جو بھی اس سے جنگ کرے گا وہ قتل ہو گا اور جو اس سے دور رہے گا وہ فقیر ہو جائے گا اور جو اس کی پیروی کرے گا وہ کافر ہو جائے گا یہاں تک کہ لوگوں کے دو گروہ ہو جائیں گے ایک گروہ اپنے دین کی تباہی پر گریہ کرے اور دوسرا گروہ اپنی دنیا کی بربادی پر گریہ کرے گا۔

خراسان والا کوفہ ملتان پر قبضہ کرے گا

حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا اور ان کے جد امیر المومنین علیہ السلام نے کچھ ایسی باتیں بیان کیں کہ جو ان کے بعد سے لے کر قیام قائم تک وقوع پزیر ہونے والی تھیں اس پر حضرت امام حسین علیہ السلام نے دریافت کیا کہ۔ یا امیر المومنینؑ۔ اللہ کب اس زمین کو ظالموں سے پاک کرے گا آپ نے فرمایا اُس وقت تک یہ زمین پاک نہیں ہوگی جب تک محترم خون نہ بہا دیا جائے۔ پھر آپ نے بنتی امیہ اور بنتی عباس کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ اور اس کے بعد فرمایا۔ کہ جب ایک قیام کرنے والا خراسان سے قیام کرے اور کوفہ و ملتان پر غلبہ حاصل کرنے اور امر و علم کے لوگ اس کا ساتھ دیں اور ترک کے پرچم میزے بیٹے کے لئے ظاہر ہوں جو مختلف اطراف و جوانب میں پراگندہ رہے ہوں اور اس سے قبل بری حالت دیکھ

چکے ہوں اور جب لصرہ تباہ ہو جائے اور مصر میں امیروں کا امیر قیام کرے۔ پھر آپ نے ایک طویل گفتگو فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ جب ہزاروں افراد جنگ کے لئے آمادہ ہو جائیں اور صفیں تیار ہو جائیں اور مینڈھا اپنے بچے کو قتل کر دے اس وقت ایک دوسرا شخص قیام کرے گا اور خون کا انتقام لے گا اور کافر ہلاک ہو گا اُس وقت وہ قائم جس کی تمنا کی جا رہی ہے اور وہ غائب امام جو صاحب شرف و فضیلت ہے خروج کرے گا۔ اور اے حسین۔ وہ تمہاری نسل سے ہو گا ایسا بیابا جو بے مثل و بے نظیر ہو گا۔ مسجد حرام کے دو ارکان کے درمیان مختصر گروہ اور دو آلات جنگ کے ساتھ ظاہر ہو گا اور جن وانس پر غالب ہو جائے گا اور زمین پر پست لوگوں کا خاتمہ کر دے گا۔ بشارت ہے اُس کا زمانہ پائے اور اُس دور میں موجود ہو اور اس کے عہد میں زندگی گزارے۔

(خارالانوار جلد ۵۲، صفحہ ۲۳۵)

عراق میں نسل نبی کے بچے کا قتل

سید علی ہمدانی نجفی نے کتاب روضۃ العلویہ سے نقل کیا ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جب نسل نبی سے ایک چہ عراق میں قتل کر دیا جائے اور قوچی حکومت کرنے لگے تو لوگ سر تاپا منقلب ہو جائیں گے اور شور و شر مڑھ جائے گا۔ مومن کی توہین کی جائے گی۔ انجمن سازی مڑھ جائے گی اور ایمان کم ہو جائے گا ان لوگوں کے نزدیک منبروں سے خطاب کرنے والے مردار کی طرح ہوں گے ہر شخص اپنے نفس کے لئے سوچے گا بعض لوگوں میں

اضطراب پیدا ہو گا اور کچھ مدت تک رہے گا اس وقت شمالی عراق میں بہت سے علاقے متہدم ہو جائیں گے اور بے گناہ لوگ کثرت سے قتل ہوں گے۔ پھر عالی شان محل اور دوسرے علاقے بھرہ میں تعمیر ہوں گے اس کے بعد ایک گروہ شام سے آئیگا جو قرض کا مطالبہ کرے گا اس حدیث کی صحت میں تامل ہے۔
(کتاب روضۃ العلویہ)

امیر المؤمنین کا خطبہ لولوة

علقمہ بن قیس نے بیان کیا کہ ایک دن حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے مسجد کوفہ میں ایک خطبہ دیا جس کا نام لولوة ہے اس خطبہ کے آخر میں فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ میں عنقریب تم سے جدا ہو کر عالم غیب کی طرف چلا جاؤں گا تو تم بنی امیہ کے قتل اور کسروی حکومت کے منتظر رہو اور اس کے بھی منتظر رہو جسے اللہ نے زندہ کیا اسے مار ڈالا جائے اور جسے اللہ نے مردہ کیا اسے زندہ کیا جائے تو اس وقت تم اپنی عبادت گاہوں میں گوشہ نشین ہو جانا غضنا کی آگ کو دانتوں کے نیچے دبالیانا اور کثرت سے خدا کا ذکر کرنا اگر تم سمجھ سکو تو ذکر خدا ہر شے سے بزرگ ہے پھر فرمایا کہ دجلہ و جیل و فرات کے درمیان ایک شہر بنایا جائے گا جسے زور اپکارا جائے تو تم دیکھو گے کہ گج اور اینت سے تعمیر ہوا ہے اور اسے سونے چاندی، لاجورد، مرمر، رخام سے مزین کیا جائے گا اور اُس میں عاج اور آبنوس کے دروازے لگائے گئے ہیں نیسے قبے اور پردے رانج ہیں۔ ہر طرف ساج، عرعر اور صنوبر کے درخت ہیں اور مستحکم عمارت تعمیر کئے گئے ہیں بنی شیبان کے چوبیس افراد یکے بعد

دیگرے اس کے حکمران ہیں ان میں سفاح، مقلص، جموح، خدوع، مظفر، موث، نظار، کنش، مہتور، عثار ^{مہظم}، مستعصب، علام، رہبان، خلیغ، سیار، مترف، کرید، اکتب، اکتب و سیم سیلام اور عینوق ہیں اور خاکی رنگ کا قبہ سرخ میدان میں بنایا جائے گا اور اس کے عقب میں قائم برحق ممالک کے درمیان اپنے چہرے سے اس طرح نقاب اٹھایا جائے گا کہ گویا چمکتے ہوئے ستاروں کے درمیان روشن چاند ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ اس کے خروج کی دس علامتیں ہیں۔

اس کی پہلی علامت دمدار ستارے کا طلوع ہے جو ستارہ حاوی کے قریب ہو گا اُس وقت فتنہ و فساد اور شور و شر رونما ہو گا اور یہی کشادگی کی علامتیں ہیں اور ایک علامت سے دوسری علامت تک درمیانی عہد تجب کا ہے۔ جب دس علامتیں پوری ہو جائیں گی تو اُس وقت ماہ تاباں ظاہر ہو گا اور کلمہ اخلاص جو توحید خدا کا شعار ہے کامل ہو جائیگا۔

(الزام الناصب جلد دوم، صفحہ ۱۶۲)

مسجد برائشا کے راہب سے جناب امیر کی گفتگو

جاہل ابن عبد اللہ انصاری نے کہا کہ مجھ سے انس بن مالک خادم رسول اللہ نے بیان کیا کہ جب حضرت علی علیہ السلام جنگ نہروان سے پلٹے تو برائشا پر پڑاؤ ڈالا۔ وہاں غار میں جناب نامی ایک راہب قیام پزیر تھارہب نے لشکر کا غمناستہ ہی غار سے نکل کر حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی فوج کو دیکھا اُسے لہجہ اضطراب ہو اور وہ بے اختیار فوج کے قریب آکر پوچھنے

لگا۔ کہ یہ کون ہے؟ اور اس فوج کا سالار کون ہے؟ تو ان سے کہا کہ یہ
 امیر المومنین علیہ السلام سالار ہیں اور جنگ نہروان سے واپس آرہے
 ہیں۔ حباب تیزی کے ساتھ فوج کے درمیان سے گذرتا ہوا حضرت علی علیہ
 السلام کے قریب آکر کھڑا ہو گیا۔ اور کہا۔ السلام و علیک یا امیر المومنین
 حقا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ تجھے کیسے علم ہوا کہ میں حقیقت میں امیر المومنین
 ہوں۔ اس نے کہا کہ اس کی خبر ہمارے علماء اور پیشواؤں نے دی ہے آپ نے
 فرمایا۔ اے حباب! ابھی یہی کہا تھا کہ راہب نے پوچھا کہ آپ کو میرے نام کا علم
 کیسے ہوا؟ آپ نے فرمایا مجھے میرے حبیب رسولؐ نے بتلایا تھا۔ حباب نے کہا
 کہ آپ بیعت کے لئے ہاتھ بڑھائیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ
 کوئی معبود نہیں ہے اور محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں اور آپؐ علی ابن ابی طالب علیہ
 السلام رسولؐ کے وصی و جانشین ہیں آپؐ نے پوچھا تیرا مسکن کہاں ہے۔ کہا۔ کہ
 یہاں ایک غار میں رہتا ہوں۔ فرمایا کہ آج کے بعد غار میں نہ رہ بلکہ یہاں پر ایک
 مسجد تعمیر کر اور اُس کا نام اُس کے بانی کے نام پر رکھ دے۔ برائے نامی ایک شخص
 نے مسجد کی بنیاد اور اسی کے نام سے مسجد مشہور ہوئی پھر حضرت علی علیہ السلام
 نے پوچھا حباب۔ تو پانی کہاں سے پیتا ہے کہا کہ دجلہ سے لاتا ہوں۔ کہا۔ کہ
 اپنے لئے کوئی چشمہ یا کنواں کیوں نہیں کھود لیا؟ عرض کی جب بھی کنواں کھودا
 گیا تو شور پانی نکلا۔ فرمایا کہ اس مقام پر کنواں کھودو۔ جب کنواں کھودا گیا تو
 ایک چٹان برآمد ہوئی جسے اکھاڑنا ممکن نہ ہوا۔ خود حضرت علی علیہ السلام نے وہ
 چٹان اکھاڑی۔ تو اُس کے نیچے سے انتہائی میٹھا اور ٹھنڈا پانی برآمد ہوا اُس وقت
 آپؐ نے فرمایا کہ اے حباب۔ جلد ہی تیری مسجد کے پہلو میں ایک شہر بسایا جائے

گا۔ جس میں جائز افراد کی کثرت ہوگی وہاں پر بلائے عظیم ہوگی یہاں تک کہ ہر شب جمعہ میں ستر ہزار زنا کاریاں ہوں گی اور اس مسجد کا راستہ بند کر دیں گے جو شخص بھی اس مسجد کو منہدم کرے گا وہ کافر ہوگا پھر اس مسجد کی دوبارہ تعمیر ہوگی جب وہ مسجد کو منہدم کریں گے تو تین سال تک حج سے روکیں گے اس وقت ان کی کھیتاں جل جائیں گی اور اللہ تعالیٰ اُن پر اہل سِخ (عراق کے ایک علاقے کا نام ہے) میں سے ایک شخص کو مسلط کرے گا وہ جس شہر میں داخل ہوگا اسے تباہ کرے گا اور شہریوں کو ہلاک کرے گا اور وہ دوبارہ بھی ان لوگوں کی طرف واپس آئے گا اس وقت یہ لوگ تین سال تک قحط اور مہنگائی میں مبتلا رہیں گے اور مزید سختیاں جھیلیں گے اور وہ شخص پھر ان لوگوں کی طرف آئے گا اس کے بعد وہ بصرہ میں داخل ہوگا اور جس گھر کو دیکھے گا اسے تباہ کرے گا اور اس کے سائیکوں کو ہلاک کرے گا اور یہ اُس وقت ہوگا جب کھنڈر تعمیر ہو جائے اور وہاں جامع مسجد تعمیر ہو جائے اُس وقت بصرہ تباہ ہوگا پھر وہ حجاج کے ماکرہ شہر واسط میں داخل ہوگا اور بصرہ جیسا سلوک کرے گا اہل بغداد بھاگ کر کوفہ میں پناہ لیں گے اس وقت اہل کوفہ اس سے ہراساں نہیں ہوں گے پھر وہ خود اور وہ لوگ جنہیں بغداد لایا ہوگا مل کر میری قبر کی طرف روانہ ہوں گے تاکہ اُسے کھود ڈالیں اس وقت سفیانی اُن کے متحمل آجائے گا اور جنگ کے بعد انہیں شکست دے کر قتل کر دے گا پھر کوفہ کی طرف ایک فوج بھجے گا تو وہاں کے پٹھ لوگ اس کی اطاعت کر لیں گے پھر اہل کوفہ سے ایک شخص سفیانی کے مقابلہ کے لئے اٹھے گا سفیانی اسے گرفتار کر کے فصیل شہر کے اندر قید کر دے گا جو اس پناہ گاہ میں جائے گا اسے امان مل جائے گی پھر سفیانی کا لشکر کوفہ میں داخل

ہو گا اور قتل عام کرے گا کسی کو باقی نہیں چھوڑے گا اگر ان میں سے کوئی شخص بڑے درے کے ساتھ بھی گزرے گا تو وہ اسے چھوڑ دے گا اور اگر ایک چھوٹے بچے کو دیکھے گا تو قتل کر دے گا۔ اے حباب۔ آگاہ رہو کہ اس وقت عظیم امور ظاہر ہوں گے اور رات کی طرح تاریک فتنے پیدا ہوں گے اے حباب جو میں کہ رہا ہوں۔ اُسے یاد رکھو۔ (فار الانوار جلد ۵۲، صفحہ ۲۱۸)

مسجد کوفہ کی دیوار کا گرنا

حضرت امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جب مسجد کوفہ کی وہ دیوار گر جائے جو عبد اللہ ابن مسعود کے گھر کی طرف ہے تو اُس وقت وہاں کے بادشاہ کو زوال ہو گا اور اس کے زوال سے قریب قائم علیہ السلام کا خروج ہو گا۔ (الزام الناصب جلد دوم صفحہ ۱۴۴)

یوم عرب پر حادثہ

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہاری یعنی مسجد کوفہ کے پاس بنی فلال کا ایک بڑا حادثہ یوم عرب کے موقع پر ہو گا جس میں باب الفیل سے صابون فروشوں کے بازار تک چار ہزار آدمی قتل ہوں گے تو تم اس دن اس راستے سے پرہیز کرنا اور وہ شخص بہتر رہے گا جو محلہ انصار کا راستہ اختیار کرے۔ (الزام الناصب جلد دوم صفحہ ۱۴۵)

حجاز میں آگ اور نجف میں پانی آجائے

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تمہارے حجاز میں آگ پیدا ہو جائے اور تمہارے نجف میں پانی جاری ہو جائے تو اُس وقت اُس کے ظہور کی توقع رکھو۔

(الزام الناصب جلد دوم ، صفحہ ۱۳۵)

بغداد پر تاتاری حکومت کرنے لگیں

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارا نجف سیلاب و بارش سے بھر جائے اور جب حجاز اور مدینہ میں آگ ظاہر ہو جائے اور بغداد پر تاتاری حکومت کرنے لگیں تو اُس وقت قائم منتظر کے ظہور کی توقع رکھو۔

(الزام الناصب جلد دوم ، صفحہ ۱۲۵)

قبر کمیل کے اطراف میں باغات ہوں گے

کمیل ابن زیاد نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے کہا کہ مولانا میں آپ سے ایک خواہش کرنا چاہتا ہوں لیکن جیسا اس سے مانع ہے آپ نے فرمایا۔ اے کمیل۔ اپنی خواہش بیان کرو کہا۔ مولانا میں چاہتا ہوں کہ میری قبر آپ کے جوار میں بنے آپ کمیل کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ کمیل۔ تمہاری قبر یہاں بنے گی۔ کمیل نے عرض کی۔ مولانا۔ یہ تو آپ سے بہت دور ہے فرمایا۔ ہرگز نہیں۔ یہ مستقبل میں قریب ہو جائے گا اور پھر بھی جان لو کہ آخری

زمانے میں تمہاری قبر کے چاروں طرف اعلیٰ مکانات اور باغات ہوں گے اور ہر
 قصر میں ایک ایسا چراغ ہو گا جو تمہاری نگرانی کرے گا اور ایک ایسا آئینہ ہو گا جس
 میں دور اور نزدیک کی چیزیں نظر آئیں گی اور یہ سب باتیں ہمارے قائم آل محمدؑ
 کے ظہور کی علامات ہیں۔

(روضۃ العلویہ، حوالہ علامہ ظہور زنجانی، صفحہ ۳۶۶)

شام میں پرچم شامل ہونگے

حضرت امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ گویا میں دنیا میں رہا ہوں
 کہ کچھ پرچم جو سبز رنگ میں رنگے ہوئے ہیں مصر میں حرکت کریں گے اور شام
 اور اطراف شام میں داخل ہوں گے اور صاحب عصاء کے لڑکے کو پدیا کیلئے
 جائیں گے۔

(الزام الناصب جلد ۲، صفحہ ۷۱۴)

قیس اور خراسان کے پرچم

امام علیہ السلام سے کسی نے فرج ظہور کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ
 نے پوچھا کہ تفصیل سے بیان کروں یا اختصار سے؟ عرض کی کہ اختصار سے بیان
 فرمائیے۔ فرمایا۔ کہ جب قیس کے پرچم مصر میں کندہ کے پرچم خراسان میں
 مرتکز ہو جائیں تو فرج ہوگی۔

(الزام الناصب جلد ۲، صفحہ ۷۱۴، الخراج والخراج)

شام میں تین جھنڈے خروج کریں گے

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جب سیاہ جھنڈوں والے اختلاف کریں تو ارم کی بستٹیوں میں ایک بستٹی دھنس جائے گی اور اس کی مسجد کا مغربی حصہ مندم ہو جائے گا اس وقت شام میں تین جھنڈے خروج کریں گے۔ اصعب، البقع اور سفیانی۔ سفیانی شام سے خروج کرے گا اور البقع مصر سے لیکن سفیانی ان لوگوں پر غالب آجائیگا۔

سفیانی کے قبضے کے بعد

عبداللہ ان منصور نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سفیانی کا نام دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ تمہیں اس کے نام سے کیا کرنا ہے جب وہ شام کے پانچ خزانوں دمشق، حمص، فلسطین، اردن اور قزین کا مالک ہو جائے تو اس وقت ظہور کے متوقع رہنا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ وہ نو ماہ حکومت کرے گا؟ فرمایا نہیں۔ بلکہ پورے آٹھ ماہ حکومت کرے گا جس میں ایک دن بھی زیادہ نہیں ہوگا۔

شام کی بستٹی دھنس جائے گی

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے راوی سے فرمایا کہ زمین پر جم جاؤ اور اپنے ہاتھ پاؤں کو حرکت نہ دو یہاں تک کہ وہ علامات دیکھو جو میں ذکر کر رہا

ہوں۔ اور میں جانتا ہوں کہ تم اس وقت تک باقی نہیں رہو گے۔ بنی عباس کا اختلاف۔ آسمان سے منادی کی ندا۔ تمہارے پاس دمشق کی طرف سے فتح کی آواز کا آنا۔ شام کی ہستیوں میں سے ایک کا دھنس جانا جس کا نام جابیہ ہے۔ ترک کا جزیرہ میں اور روم کا رملہ میں وارد ہونا۔ اس وقت ساری دنیا میں شدید اختلافات ظاہر ہونا یہاں تک کہ شام تباہ ہو جائے اور اس کی تباہی کا سبب تین جھنڈے ہوں گے۔ ایک اصہب کا دوسرا البقع کا اور تیسرا سفیانی کا جھنڈا (الزام الناصب جلد ۲ صفحہ ۱۴۷)

پانچ دریا پر کفار کا قبضہ

جناب حذیفہؓ اور جناب جابرؓ نے روایت کی ہے کہ حضرت جبرائیلؑ رسول اللہؐ کے پاس آئے اور انہوں نے بشارت دی کہ قائم ان کی اولاد سے ہو گا اور اس وقت تک ظہور نہیں کرے گا جب تک کفار پانچ دریاؤں تکون، جیہون، دجلہ، فرات، نیل پر قابض نہ ہو جائیں تو اس وقت اللہ گمراہی کے مقابلے میں اہل بیتؑ رسولؐ کی نصرت کرے گا اور پھر قیامت تک گمراہی کا پرچم بلند نہیں ہو گا۔

(الزام الناصب جلد ۲، صفحہ ۱۲۵)

ہبوط آدم سے لے کر اب تک گرہن

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ دو نشانیاں قائم آل محمد علیہ السلام کے قیام سے قبل ظاہر ہوں گی اور یہ ہبوط آدم سے لے کر اب تک

ظاہر نہیں ہوئی ہیں۔ رمضان کے وسط میں سورج گرہن اور آخر میں چاند گرہن ہو گا کسی شخص نے کہا کہ فرزند رسولؐ۔ سورج گرہن آخر ماہ میں چاند گرہن اوسط ماہ میں ہو کر تا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم جو کہ رہے ہو وہ میں بھی جانتا ہوں لیکن یہ دو نشانیاں ایسی ہیں جو ہبوط آدم علیہ السلام سے اب تک نہیں ہوئی ہیں

ایک ماہ میں سورج اور چاند گرہن ہو گا

ورد سے روایت ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس امر (ظہور) سے قبل دو نشانیاں ہیں ۲۵ تاریخ کو چاند گرہن ہو گا اور ۱۵ تاریخ کو سورج گرہن ہو گا اور یہ دونوں نشانیاں ہبوط آدم سے اب تک ظاہر نہیں ہوئی ہیں اس وقت اہل نجوم کا حساب ساقط ہو جائیگا۔

جمادی الثانیہ ورجب میں متواتر بارش ہوگی

عوامل میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب قیام قائم علیہ السلام کا وقت آجائیگا تو پورے جمادی الثانیہ اور رجب کے دس دنوں میں ایسی بارش ہوگی جو لوگوں نے پہلے نہ دیکھی ہوگی اس سے مومنین کے گوشت اور جسم ان کی قبروں سے نمودار ہوں گے اور گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ جہنم کی طرف سے آرہے ہیں اور اپنے سروں سے مٹی کو صاف کر رہے ہیں۔

(الزام الناصب جلد ۲: صفحہ ۱۲۵)

ماہ صفر سے ماہ صفر تک جنگ

عبداللہ ابن بشار کی کتاب میں حضرت امام حسین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب اللہ تبارک و تعالیٰ قائمؑ کے ظہور کا ارادہ فرمایگا تو اس زمانے میں ماہ صفر سے ماہ صفر تک جنگ ہوگی اور وہی خروج مہدی کا زمانہ ہوگا۔
(الترام الناصب جلد ۲، صفحہ ۱۲۵)

مومنین کرام :- علامات ظہور مہدی علیہ السلام بہت زیادہ ہیں لیکن میں نے اختصار کے ساتھ علامات کا تذکرہ کیا ہے کیونکہ علامات کے جاننے سے مومنین کی دلچسپی بڑھتی ہے۔



حضرت امام مہدیؑ کے بارے میں تعدادِ احادیث

آقائی صافی گھاپیگانی نے اپنی کتاب منتخب الاثر میں شیعہ و سنی روایات کے اعداد و شمار جمع کیے ہیں۔ جن کا اقتباس درج ذیل ہے :-

۱۔ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام بارہ ہیں اور ان کے پہلے حضرت علی علیہ السلام اور آخری حضرت امام مہدی علیہ السلام ہیں وہ اکانوے (۹۱) ہیں۔

۲۔ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام خاندانِ رسولؐ سے ہیں تین سو نواسی (۳۸۹) ہیں۔

۳۔ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام نسلِ فاطمہ سے ہیں ایک سو بانوے (۱۹۲) ہیں۔

۴۔ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام نسلِ علی علیہ السلام سے ہیں وہ دو سو چودہ (۲۱۴) ہیں۔

۵۔ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام حضرت امام حسین علیہ السلام کی توہینِ پشت میں ہیں ایک سو اڑتالیس (۱۳۸) ہیں۔

۶۔ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی نسل سے ہیں (۱۸۵) ایک سو پچاس ہیں۔

۷۔ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام

امام حسن عسکریؑ کے صاحبزادے ہیں (۱۳۶) ایک سو چھیالیس ہیں۔

۸۔ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام بارہویں اور آخری امام ہیں ایک سو چھتیس (۱۳۶) ہیں۔

۹۔ وہ روایات جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق ہیں دو سو چودہ (۲۱۴) ہیں۔

۱۰۔ وہ روایات جن میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی طولانی عمر کا تذکرہ ہے تین سو اٹھارہ (۳۱۸) ہیں۔

۱۱۔ وہ روایات جن میں ذکر ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی غیبت طویل ہوگی اکانوے (۹۱) ہیں۔

۱۲۔ وہ روایات جن میں ظہور کی بشارت ہے چھ سو ستاون (۶۵۷) ہیں۔

۱۳۔ وہ روایات جن میں ذکر ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام دنیا کو عدل و انصاف سے بھر کر دیں گے ایک سو تھیس (۱۶۳) ہیں۔

۱۴۔ وہ روایات جن میں ذکر ہے کہ دین اسلام حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ دنیا پر حاوی ہو گا ستیالیس (۳۷) ہیں۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام سے متعلق اسلامی ذخیرہ احادیث میں کل روایات کی تعداد دو ہزار آٹھ سو ستتر (۲۸۷۰) ہے۔

(علامات ظہور مہدی صفحہ ۱۳-۱۴)

اے پروردگار!

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ
فَظَهَرَ اللَّهُمَّ لَنَا وَلِيكَ وَأَبْنِ سِتِّ نَبِيِّكَ الْمُسَمَّى بِاسْمِ رَسُولِكَ
حَتَّى لَا يَظْفَرُ بِشَيْءٍ مِّنَ الْبَاطِلِ إِلَّا مَرَّتَهُ وَيُحِقِّ الْحَقَّ
وَيَحْقِيقَهُ وَاجْعَلْهُ اللَّهُمَّ مَقْرِنًا لِّمَنْظُورِي عِبَادِكَ وَنَاصِرًا
لِّمَنْ لَا يَجِدُ لَهُ نَاصِرًا غَيْرَكَ وَمُجَدِّدًا لِّمَا عَطَّلَ مِنْ
أَحْكَامِ كِتَابِكَ وَمُشِيدًا لِّمَا وَسَّاءَ مِنْ أَعْلَامِ دِينِكَ
وَسُتْرًا لِّنَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

ترجمہ: بزدل بھروسے میں فساد رونما ہو گیا اور خود لوگوں ہی کے ہاتھوں، انے
معبود اپنے دل (صاحب العجز) کو جو تیرے نبی کا نواسہ ہے اور تیرے
رہول ہی کا ہم نام ہے ظاہر فرمادے کہ کوئی باطل ایسا نہ ملے جس کا پردہ
چاک نہ کر دے اور حق کو حق ثابت کر کے رہے، اے پروردگار! اس کو
اپنے مظلوم بندوں کا پشت پناہ، اور جس بے کس کا تیرے سوا کوئی نہ ہو،
اس کا مددگار اے جہلا، کہ تیری کتاب کے جو احکام معطل ہو رہے
ہیں انہیں وہ پھر سے جاری و ساری کر دے اور تیرے دین کی نشانیوں
اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کو مستحکم کر دے۔

انتظارِ ظہورِ امرائہ
حَاصِلٌ لِّلَّهِ إِلَّا اللَّهُ

زیارتِ امامِ زمانہؑ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْعَصْرِ وَالزَّمَانِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ الرَّحْمَنِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا إِمَامَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَرِيكَ الْقُرْآنِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَامِعَ الْكُفْرِ وَالطُّغْيَانِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا دَافِعَ الظُّلْمِ وَالْعُدْوَانِ
 عَجَّلَ اللهُ فَرَجَكَ وَسَهَّلَ اللهُ
 مَخْرَجَكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

سلام ہو آپ پر ابہ شہنشاہ زمانہ۔ سلام ہو آپ پر اے خلیفہ
 خدا۔ سلام ہو آپ پر اے جن و انس کے امام۔ سلام ہو آپ
 پر اے شریکِ قرآن۔ سلام ہو آپ پر اے کفر و شرک اور ظلم
 و سرکشی کو نیست و نابود کرنے والے۔ سلام ہو آپ پر خداوند
 عالم آپ کی کشائش میں قبیل فرمائے اور آپ کے ظہور کو
 سل فرمائے۔ اور خدا کی رحمتیں اور برکتیں آپ پر ہوں۔

امام مہدی علیہ السلام کا ایک فرمان مومنین کے نام

ہم تمہارے تمام حالات سے واقف ہیں ان میں سے کوئی بھی (معاملہ، ہم سے چھپا ہوا نہیں ہے اور وہ ساری لغزشیں جو تم سے (سرزد) ہوتی رہتی ہیں ہم ان سے بھی (اچھی طرح) باخبر ہیں اسی وقت سے جب تم میں سے اکثر (افراد) بعض ایسی برائیوں کی طرف مائل ہیں جن سے تمہارے نیک بزرگ دوری اختیار کئے ہوئے تھے!

ہم تمہاری نگہداشت اور دیکھ بچال میں کوتاہی نہیں کرتے اور نہ تمہاری یاد کو دل سے نکالتے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو بے سرو سامانیاں اور مصیبتیں تم پر ٹوٹ پڑتیں اور دشمن تمہیں کچل کر رکھ دیتے۔ (لہذا) تقویٰ الہی اختیار کرو (اللہ سے ڈرو) ہماری نصرت کرو اور جو فتنہ تمہیں اپنے زرعے میں لے ہوئے ہے اس سے بچنے کے لئے مجھ سے تدبیر و رہنمائی کے طالب رہو۔

اقتباس از: بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۱۷۵

امام زمانہ علیہ السلام کا درج بالا فرمان بزرگ عالم شیخ مفید علیہ الرحمۃ کے نام ایک خط سے نقل کیا گیا۔

طالب دعا - سید نذر عیسیٰ

اپنے بچوں کی معلومات کے لئے Scam کی